۷۲۷۵

احادیث ومعارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِیحُ البُخَارِی

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وشرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ دوم

کتاب الانبیاء

دَارُالاِشَاعَت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 021-2213768

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۷۲۷۵

احادیث ومعارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدابہار گلشن!

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اوّل دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء

طباعت :

ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۱

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱

مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴

ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل [illegible] کراچی ۱

چودھواں پارہ

پندرھواں پارہ

یا مویشی کے لئے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں :

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة حَدَّثَنَا سليمان قال اخبرني يزيد بن خصيفة قَالَ اخبرني السائب بن يزيد سمع سفيان بن ابي زُهَيْرٍ الشَّنَوِيَّ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ :

۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہو جایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم (میں نے خود سنا تھا) :

كِتَابُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ !!

ذکر انبیاء علیہم السلام !!

باب ۳۰۱۔ خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ صَلْصَالٌ۔ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ۔ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ۔ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ :

۳۰۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صَلْصَالٌ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صلصل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صرصر (مضاعف کرکے) دروازہ بند کرتے وقت کی آواز کے لئے، جیسے کَبْکَبْتُهٗ، کبتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتْ بِهٖ کے معنی یہ ہیں کہ (حوا علیہا السلام، ایام حمل گزارتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ اَنْ لَّا تَسْجُدَ معنی میں اَنْ تَسْجُدَ کے ہے:

باب ۳۰۲۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابن عباس۔ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ فِيْ كَبَدٍ۔ فِيْ

۳۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) " لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ" اِلَّا عليها حافظ

شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا. الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ
الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ
مِنَ اللِّبَاسِ. مَا تُمْنُونَ النُّطْفَةَ فِي
أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ
عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ. النُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ
كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ
شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فِي أَحْسَنِ
تَقْوِيمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ. أَسْفَلَ سَافِلِينَ
إِلَّا مَنْ آمَنَ. خُسْرٍ. ضَلَالٍ. ثُمَّ اسْتَثْنَى
إِلَّا مَنْ آمَنَ. لَازِبٍ. لَازِمٌ. نُنْشِئَكُمْ
فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
نُعَظِّمُكَ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى
آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا. فَأَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا
وَيَتَسَنَّهْ. يَتَغَيَّرْ. آسِنٌ. مُتَغَيِّرٌ...
وَالْمَسْنُونُ. الْمُتَغَيِّرُ. حَمَإٍ جَمْعُ
حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ. يَخْصِفَانِ
أَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ. يُؤَلِّفَانِ
الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ
سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ
إِلَى حِينٍ هَهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. الْحِينُ
عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى
عَدَدُهُ. قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي
هُوَ مِنْهُمْ:

کے معنی میں ہے (قبیلہ ہذیل کی زبان کے مطابق) فی
کبد۔ بمعنی فی شدۃ خلق۔ وریاشا (حسن
کی قرأت کے مطابق، قرأت متواترہ وریشًا ہے،
حسن کی قرأت کے مطابق۔ بمعنی مال۔ دوسرے حضرات
نے کہا ہے کہ ریاش اور ریش ہم معنی ہیں لباس کا جو
حصہ اوپر ہو اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ماتمنون
یعنی نطفہ جو عورت کے رحم میں (جاتا ہے) مجاہد نے
"إنه على رجعه لقادر" کے متعلق فرمایا
(مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ) نطفہ کو پھر دوبارہ
احلیل ذکر میں (لوٹا دے) جتنی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیں انہیں جوڑا کر کے پیدا کیا، آسمان کا بھی جوڑا
بنایا (زمین کو) یکتا ذات صرف اللہ کی ہے فی أحسن
تقویم بمعنی سب سے عمدہ پیدائش میں (اللہ تعالیٰ
انسان کو) عمر کے سب سے ناقص حصے (پیری وضعیفی)
میں پہنچا دیتے ہیں (کہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور حسنات
کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے) سوا ان کے جو ایمان لائے
(اور آخر تک اعمال خیر کرتے رہے) خسر بمعنی گمراہی
اور بے راہی) پھر "إلا من آمن" سے استثناء
کیا (یعنی مومن اس سے مستثنیٰ ہیں) لازب بمعنی لازم
ننشئکم یعنی جس صورت وہیئت میں بھی ہم چاہیں
گے۔ نسبح بحمدک" یعنی ہم تیری تعظیم وتنزیہ کرتے
ہیں، ابو العالیہ نے کہا ہے کہ آیت فتلقی آدم من
ربہ کلمات سے مراد کلمات دعائیہ یہ ہیں "ربنا
ظلمنا انفسنا" الخ فأزلهما یعنی انہیں لغزش
اور غلطی پر اکسایا یتسنہ بمعنی یتغیر، آسن بمعنی متغیر، مسنون بمعنی متغیر، حمإ، حمأة کی جمع
ہے ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس کا رنگ (امتداد زمانہ سے) بدل گیا ہو۔ یخصفان یعنی ملانے لگے، من ورق الجنة
مطلب یہ ہے کہ پتوں کو ملا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے لگے تھے (تاکہ ستر پوشی کر سکیں) سوآتهما شرمگاہ
سے کنایہ ہے متاع إلى حين سے اس موقع پر مراد قیامت تک کا وقت ہے لفظ "حین"، عربی محاورہ میں
تھوڑی دیر سے لے کر زمانہ کے غیر متناہی سلسلے تک کے لئے بولا جاتا ہے، قبیلہ، یعنی وہ طبقہ جس سے اس کا

تعلق ہے !!!

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ ؛

۵۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی اُن سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ بنائی پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو، دیکھو، کن الفاظ سے وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام وجواب ہوگا، آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم ملائکہ نے جواب دیا، السلام وعلیک ورحمۃ اللہ، گویا انہوں نے " ورحمۃ اللہ علیہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل وصورت میں داخل ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں (حسن وجمال اور طول وعرض کی) کمی ہوتی رہی، تاآنکہ نوبت اس دور تک پہنچی۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة رَضِيَ اللهُ عنه قال قال رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ ؛

۵۵۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہونگی جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے الائش نکالیں گے ان کے کنگھے سونے کے ہونگے اور پسینہ مشک کی طرح، ان کی انگیٹھیوں میں الوہ یعنی انجوج پڑا ہوا ہوگا، یہ نہایت پاکیزہ عود ہے ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہونگی، یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کی صورت پر، ساٹھ گز لمبی، آسمان سے باتیں کرتی ہوئیں ؛

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يحيى عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب بنت ابي سلمة عن اُمِّ سلمة ان ام سليم قالت يا رسول الله۔ اِنَّ الله لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الحق فهل على مرأة الغُسُلُ اِذَا احتلمت قَالَ

۵۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے، ان سے (ام المومنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قرآن مجید میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل

نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ:

واجب ہو جاتا ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، بشرطیکہ پانی دیکھ لے! ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ہنسی آگئی اور فرمانے لگیں اچھا، عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (ماں کی) شباہت کہاں سے آتی ہے:

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ۔ بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ۔ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ۔ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ۔ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ فَقَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ۔ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

۵۵۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (جو تورات اور شریعت موسوی کے نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامتؔ کی سب سے پہلی علامت؟ وہ کون کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے لئے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے بھی ابھی مجھے آکر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ملائکہ میں یہی تو یہودیوں کے دشمن ہیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامتؔ کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظہور پذیر ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا۔ وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شباہت کا جہاں تک تعلق ہے، تو جب مرد، عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے (یہ سن کر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" پھر عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہود حیرت انگیز حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام کے متعلق انہیں علم ہو گیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمتیں دھرنی شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فقالوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ ؛

متعلق کچھ نہ بتائیے! چنانچہ کچھ یہودی آئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر بیٹھ گئے آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا تم لوگوں میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے، ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے! آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہو گا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب انکے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا! وہیں ساری حقیقت کھل گئی ؛

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بشر بن محمد اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرۃَ رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم نحوه یَعْنِیْ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا ؛

۵۵۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (عبدالرزاق کی) روایت کی طرح، یعنی اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑا کرتا اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کیا کرتی[1] ؛

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ وَمُوْسٰی بن حزام قالا حدثنا حسین بن علی عن زائدۃ عن میسرۃ الاشجعی عن ابی حازم عن ابی هریرۃ رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ کَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَکْتَهُ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ ؛

۵۵۸۔ ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حسین بن علی نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ اشجعی نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے معاملے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر (اس کی اصلاح و استقامت کی طرف سے بے توجہی برتے گا) اور اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں کے بارے میں میری وصیتوں پر ہمیشہ عامل رہنا (کہ ان کے ساتھ معاملے میں میانہ روی اور سوجھ بوجھ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا ؛)

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عمر بن حفص حدثنا الاعمش حدثنا زید بن وهب حدثنا عبداللّٰه حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

۵۵۹۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

---

[1] بنی اسرائیل کو من سلویٰ انعام الٰہی کے طور پر ملا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، سزا کے طور پر سلویٰ کا گوشت سڑا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت حوا علیہا السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو گئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے ؛

الصّادق المصدوق ان احدکم یجمع فی بطن امّہ اربعین یومًا ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکًا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فان الرجل لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخل الجنۃ وان الرجل لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخل النار۔

حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق المصدوق تھے کہ انسان کی خلقت اس کے ماں کے پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے پھر وہ اتنے ہی دنوں تک علقہ و غلیظ اور جامد خون کی صورت میں باقی رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر (چوتھے مرحلہ پر) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ فرشتہ اس کے عمل۔ اس کی مدتِ حیات (روزی) اور یہ کہ سعید ہے یا شقی کو لکھ لیتا ہے اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ انسان (زندگی بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی ہے اور وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے اسی طرح ایک شخص جنتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وکل فی الرحم ملکًا فیقول یا رب نطفۃ یا رب علقۃ یا رب مضغۃ فاذا اراد ان یخلقھا قال یا رب اذکر ام انثی یا رب شقی ام سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک فی بطن امہ۔

۵۶۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کے لئے ایک فرشتہ متعین کر دیا ہے، وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! نطفہ ہے، اے رب مضغہ ہے، اے رب، علقہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے رب! یہ مرد ہے یا اے رب! یہ عورت ہے؟ اے رب یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

۵۶۱۔ حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبۃ عن ابی عمران الجونی عن انس یرفعہ ان اللہ یقول لاھون اھل النار عذابًا لو ان لک ما فی الارض من شیء کنت تفتدی بہ قال نعم۔ قال فقد سالتک ما ھو اھون من ھذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی فابیت الا الشرک۔

۵۶۱۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے جہنم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا کہ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے

اسے بدلے میں دے سکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا (یوم میثاق میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا لیکن (جب تم دنیا میں آئے تو) اسی شرک کا راستہ اختیار کیا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عمر بن حفص بن غیاث حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بن مُرَّةَ عن مسروق عن عبد الله رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۵۶۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کوئی انسان ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامۂ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے ایجاد کیا تھا۔

باب ۳۰۳۔ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ

قَالَ وَقَالَ اللیث عن یحیٰی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رَضِیَ اللهُ عنها قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔ وَقَالَ یحیٰی بن ایوب حَدَّثَنِی یحیٰی بن سعید بِهٰذَا۔

۳۰۳۔ ارواح ایک جگہ جمع لشکر کی صورت میں تھیں مصنفؒ بیان کرتے ہیں اور لیث نے روایت بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ارواح ایک جگہ لشکر کی صورت میں تھیں، پس وہاں جن روحوں میں باہم اتفاق و اتحاد طبیعت ہوا وہ (اس دنیا میں جسم کے اندر آنے کے بعد بھی) باہم طبیعت اور اخلاق کے اعتبار سے متفق و متحد رہیں اور جن میں باہم وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں بھی مختلف رہیں اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۰۴۔ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیَ الرَّاْیِ مَا ظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِیْ۔ اَمْسِکِیْ۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِکْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَقَالَ مجاهد۔ الْجُوْدِیُّ۔ جَبَلٌ بِالْجَزِیْرَةِ دَاْبٌ مِثْلُ حَالٌ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ

۳۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) بَادِیَ الرَّاْیِ کے متعلق فرمایا کہ وہ چیز جو ہمارے سامنے (بغیر کسی غور و فکر کے) واضح ہو۔ اَقْلِعِیْ یعنی روک لو۔ فَارَ التَّنُّوْرُ یعنی پانی اس میں سے ابل پڑے اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور بمعنی) روئے زمین اور مجاہد نے فرمایا کہ الْجُوْدِیُّ جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ دَاْبٌ۔ بمعنی حال۔ اور نوح کی خبر کی ان پر تلاوت کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے

بِاٰيَاتِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛

قوم! اگر میرا یہاں ٹھہرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات تمہارے سامنے بیان کرنا تمہیں زیادہ ناگوار رہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تک۔

باب ۳۰۵۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ ؛

۳۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آپکڑے آخر سورہ تک ؛

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال سالم وَقَالَ ابن عمر رضي الله عنهما قَامَ رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى على الله بما هو اهله ثُمَّ ذكر الدَّجَّالَ فقال اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ؛

۵۶۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے ؛

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا ابو نعيم حَدَّثَنَا شيبان عن يَحْيٰى عن ابي سلمة سمعت اباهريرة رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ ؛

۵۶۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی تھی، وہ کانا ہوگا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا ؛

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بن اسماعيل حَدَّثَنَا عبد الواحد بن زياد حدثنا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ يَجِيْءُ نُوْحٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَقُوْلُ

۵۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن (نوح علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے، اللہ تعالیٰ

الله تعالى بلغت فيقول نعم اى رب فيقول لامته هل بلغكم فيقولون لا ما جاءنا من نبى فيقول لنوح من يشهد لك فيقول محمد صلى الله عليه وسلم وامته فنشهد انه قد بلغ وهو قوله جل ذكره وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس والوسط العدل؛

دریافت فرمائے گا، کیا (میرا پیغام) تم نے پہنچا دیا تھا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اے رب العزت! ۔ اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائیں گے کیا (نوح علیہ السلام نے) تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہمارے پاس آپ کا کوئی نبی نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نوح (علیہ السلام) سے دریافت فرمائیں گے اس لئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت (کے لوگ) میرے گواہ ہیں، چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی مفہوم اللہ جل ذکرہ کے اس ارشاد کا ہے کہ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی درمیانی کے ہیں؛

۵۶۶ - حدثني اسحاق بن نصر حدثنا محمد بن عبيد حدثنا ابو حيان عن ابى زرعة عن ابى هريرة رضى الله عنه قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى دعوة فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة وقال انا سيد القوم يوم القيامة هل تدرون بمن يجمع الله الاولين والاخرين فى صعيد واحد فيبصرهم الناظر ويسمعهم الداعى وتدنو منهم الشمس فيقول بعض الناس الا ترون الى ما انتم فيه الى ما بلغكم الا تنظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس ابوكم آدم فياتونه فيقولون يا آدم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك واسكنك الجنة الا تشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه وما بلغنا فيقول ربى غضب غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله ونهانى عن الشجرة فعصيته نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى نوح فياتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول

۵۶۶ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے آں حضورؐ کی خدمت میں دست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا آپؐ نے اس کی ہڈی کا گوشت دانتوں سے نکال کر تناول فرمایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا تمہیں معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (کیونکہ جگہ برابر ہوگی) اور حجاب کوئی نہ ہوگا) آواز دینے والے کی آواز ہر جگہ سنی جا سکے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا ایک شخص اپنے قریب کے دوسرے شخص سے کہے گا، دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے، کیوں نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لئے جائے کچھ لوگوں کا مشورہ ہوگا کہ جدِ امجد آدم علیہ السلام! آپ انسانوں کے جدِ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی، ملائکہ کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور جنت میں آپ کو (پیدا کرنے کے بعد) ٹھہرایا تھا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری

الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ ۔

شفاعت کر دیں آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے کہ (گناہ گاروں پر) اللہ تعالیٰ آج اس درجہ غضبناک ہیں کہ کبھی اتنے غضبناک نہیں ہوئے تھے، اور آئندہ کبھی نہ ہوں گے اور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے سے منع کر چکے تھے لیکن میں اس فرمان کو بجا لانے میں کوتاہی کر گیا تھا آج تو مجھے اپنی ہی پڑی ہے (نفسی نفسی) تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کرینگے، اے نوح علیہ السلام! آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر سب سے پہلے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو "عبد الشکور" کہہ کر پکارا ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا، آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے (نفسی نفسی) تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی، اے محمد! سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نصر بن علی بن نصر اخبرنا ابو احمد عن سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فھل من مدکر مثل قراءۃ العامۃ ۔

۵۶۷۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی انہیں ابو احمد نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابو اسحاق نے، انہیں اسود بن یزید نے اور انہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آیت) "فہل من مدکر" مشہور قراءت کے مطابق تلاوت کی تھی (ادغام کے ساتھ)

باب ۳۰۶۔ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ

۳۰۶۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے سے) ڈرتے کیوں نہیں (خدا کے عذاب سے) تم بعل (بت) کی تو عبادت کرتے ہو۔ اور سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اعراض کرتے ہو، اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے آباء اجداد کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا پس بے شک وہ سب لوگ (عذاب کے لئے) حاضر کئے جائیں گے، سوا اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے (کہ انہیں جنت

مسعود وابن عباس اَنَّ الیاس هُوَ اِدرِیسُ ؛

میں داخل کیا جائے گا اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا ہے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (تَرَکنا علیہ فی الآخرین کے متعلق، فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جاتا رہے گا، سلامتی ہو الیاسین (الیاس علیہ السلام اور ان کے متبعین) پر، بے شک ہم اسی طرح مخلصین کو بدلہ دیتے ہیں، بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ الیاس، ادریس علیہ السلام کا نام تھا؛

باب ۳۰۷۔ ذِكرُ ادريس عَلَيْهِ السَّلَامِ وَقَولُ اللهِ تعالىٰ وَهُوَ جَدُّ اَبِی نوحٍ وَ يُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ط قَالَ عَبْدَانُ اخبرنا عبدالله اخبرنا عبدالله اخبرنا يُونُسُ عَنِ الزُّهرِيِّ

۳۰۷۔ ادریس علیہ السلام کا تذکرہ آپ نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود نوح علیہ السلام کے دادا تھے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسمان) پر اٹھا لیا تھا، عبدان نے کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے ؛ ح

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا احمد بن صالح حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عن ابن شهاب قال قال انس كَانَ ابوذر رضی الله عنه يحدث ان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جبرئيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَاَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ

۵۶۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میرا قیام ان دنوں میں مکہ میں تھا، پھر جبریلؑ اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چلے۔ جب آسمان دنیا پر پہنچے، تو جبریلؑ علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جبریل! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اب دروازہ کھلا، جب ہم آسمان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ سے ہماری ملاقات ہوئی کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں طرف تھیں اور کچھ بائیں طرف، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا جبریل، یہ کون صاحب ہیں؟ تو

الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ
ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَرَجَ
بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ
لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ
الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي
السَّمٰوٰتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ
وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ
ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ
فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى
فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ
بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ
هٰذَا قَالَ عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا
يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى
ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَىٰ خَمْسِينَ صَلَاةً
فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى
مَا الَّذِي فَرَضَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ
شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي

انہوں نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو انسانی روحیں انکے
دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد (بنی آدم) کی روحیں تھیں،
ان میں جو روحیں دائیں طرف تھیں، وہ جنتی تھیں اور جو بائیں طرف
تھیں وہ دوزخی تھیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے تھے تو وہ
مسکراتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے، پھر جبرئیل
علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اس
آسمان کے داروغہ سے بھی انہوں نے کہا کہ دروازہ کھولو انہوں نے
بھی اسی طرح کے سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے پھر دروازہ
کھولا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے تفصیل
بتایا کہ آں حضورؐ نے مختلف آسمانوں پر ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور
ابراہیم علیہ السلام کو پایا لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے مراتب
کی کوئی تعیین نہیں کی صرف اتنا کہا کہ آں حضورؐ نے آدم علیہ السلام
کو آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پایا اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے پر۔
اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب جبرئیل علیہ السلام،
ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، خوش آمدید
صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے جبرئیل سے پوچھا، یہ کون صاحب
ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میرا گزر موسیٰ
علیہ السلام کے قریب سے ہوا تو انہوں نے بھی کہا کہ خوش آمدید،
صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرئیل
علیہ السلام نے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح
بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام
پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا خوش
آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب
ہیں؟ جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ابن شہاب زہری نے
بیان کیا اور مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری
رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں
سے قلم کے لکھنے کی آواز صاف سننے لگا تھا ابن حزم نے بیان کیا

فقال ھِیَ خَمْسٌ وَھِیَ خَمْسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فقال رَاجِعْ رَبَّکَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّیْ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی بِیْ سِدْرَۃَ الْمُنْتَھٰی فَغَشِیَھَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَاھِیَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا فِیْھَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤُ وَاِذَا تُرَابُھَا الْمِسْکُ ؛

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پر فرض کیں میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا اور جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر کیا چیز فرض کی گئی ہے ؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس وقت کی نمازیں ان پر فرض ہوئی ہیں ، انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے مراجعت کیجئے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہیں ہے چنانچہ میں واپس ہوا اور رب العزت کے حضور میں مراجعت کی ، اس کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ کم ہو گیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے (اور مزید کمی کرائیے) پھر انہوں نے (پہلی تفصیلات کا) ذکر کیا کہ رب العزت نے ایک حصہ کی کمی کر دی ۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں خبر کی ، انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے ، کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے میں پھر واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی ، اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ فرمایا کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ہی باقی رکھا گیا ، ہمارا قول بدلا نہیں کرتا ، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو مراجعت کرنی چاہیئے ، لیکن میں نے کہا کہ مجھے رب العزت سے شرم آتی ہے (بار بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لائے جہاں مختلف قسم کے رنگ محیط تھے ، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی ، اس کے بعد مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے قبے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے ؛

باب ۳۰۸ ۔ قول اللہ تعالیٰ ۔ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وقولہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ بِالْاَحْقَافِ اِلٰی قولہ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ فیہ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَیْمَانَ عن عائشۃ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؛

۳۰۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (نبی بنا کر بھیجا) انہوں نے کہا ، اے قوم اللہ کی عبادت کرو " اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے مرتفع اور مستطیل سلسلوں میں (جہاں ان کی قوم رہتی تھی) ڈرایا " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں ، مجرم قوموں کو " تک " اس باب میں عطاء ، اور سلیمان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے ؛

باب ۳۰۹ ۔ قولِ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ شَدِیْدَۃٍ عَاتِیَۃٍ قَالَ ابن عیینۃ ۔ عتت علی الخزان سَخَّرَھَا عَلَیْھِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا مُتَتَابِعَۃً فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْھَا صَرْعٰی کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ

۳۰۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " لیکن قوم عاد تو انہیں ایک نہایت سخت قسم کی آندھی سے ہلاک کیا گیا جو بڑی ہی غضب ناک تھی " ابن عیینہ نے (آیت کے لفظ عاتیہ کی تشریح میں فرمایا کہ اس) عتت علی الخزان " جوان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رہی تھی " (آیت میں لفظ حُسُوْمًا بمعنی) متتابعۃ

اصولها فهل ترى لهم من باقية. بقية ہے۔" پس تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھتا ہے
کہ گویا گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے" باقیہ بمعنی بقیہ؛

٥٦٩۔ حدثنا محمد بن عرعرة
حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن
عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور
قال قال ابن كثير عن سفيان عن ابيه عن
ابن ابي نعم عن ابي سعيد رضي الله عنه قال
بعث علي رضي الله عنه الى النبي صلى الله عليه
وسلم بذهيبة فقسمها بين الاربعة الاقرع
بن حابس الحنظلي ثم المجاشعي وعيينة
بن بدر الفزاري وزيد الطائي ثم احد بني نبهان
وعلقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب
فغضبت قريش والانصار قالوا يعطي صناديد
اهل نجد ويدعنا قال انما اتألفهم فاقبل
رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتئ
الجبين كث اللحية محلوق الراس فقال اتق
الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيت
ايامنني الله على اهل الارض فلا تأمنوني فسأله
رجل قتله احسبه خالد بن الوليد فمنعه
فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب
هذا قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز حناجرهم
يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية
يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان
لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد:

٥٦٩۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ
نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(غزوہ خندق کے موقعہ پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد
پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی تھی (مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا کہ ابن
کثیر نے بیان کیا ان سے سفیان نے ان سے ان کے والد نے ان سے
ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی
رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
کچھ سونا بھیجا تو آں حضورؐ نے اسے چار حضرات میں تقسیم کر دیا، اقرع
بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو
بعد میں بنونبہان میں شامل ہو گئے تھے اور علقمہ بن علاثہ عامری
جو بعد میں بنو کلاب میں شامل ہو گئے تھے اس پر قریش اور انصار
نے ناگواری محسوس کی اور کہنے لگے کہ آں حضورؐ نے نجد کے سرداروں
کو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں صرف
ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے
آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار بھدے طریقے پر ابھرے
ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی۔ ڈاڑھی بہت گھنی تھی اور
سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈریئے، (صلی اللہ علیہ
وسلم) آں حضورؐ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں گا
تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین
پر امین بنا کر بھیجا ہے لیکن کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص
کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا
خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لیکن آں حضورؐ
نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر جب وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے یا (آپؐ نے فرمایا کہ)
اس شخص کے بعد (اسی کے قوم سے) ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو قرآن کی تلاوت تو کرے گی لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے
نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں
کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہی تو میں اس کا اس طرح استیصال کروں گا جیسے قوم عاد کا استیصال (عذاب

الٰہی سے) ہوا تھا۔

۵۷۰۔ حدثنا ۔ خالد بن یزید حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الاسود قال سمعت عبد اللہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فھل من مدکر ؛

باب ۳۱۰ ۔ قصۃ یاجوج وماجوج ؛ وقول اللہ تعالیٰ قالوا یاذا القرنین، ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض ؛

باب ۳۱۱ ۔ قول اللہ تعالیٰ ویسئلونک عن ذی القرنین ۔ قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا انا مکنا لہ فی الارض واتینٰہ من کل شیئ سببا فاتبع سببا الی قولہ ائتونی زبر الحدید واحدھا ۔ زبرۃ وھی القطع حتیٰ اذا ساوی بین الصدفین یقال عن ابن عباس الجبلین والسدین ۔ الجبلین ۔ خرجا اجرا قال انفخوا حتیٰ اذا جعلہ نارا قال اٰتونی افرغ علیہ قطرا ۔ اصبب علیہ رصاصا ویقال الحدید، ویقال الصفر وقال ابن عباس النحاس ۔ فما اسطاعوا ان یظھروہ ۔ یعلوہ استطاع استفعل من اطعت لہ فلذلک فتح اسطاع یسطیع وقال بعضھم استطاع یستطیع وما استطاعوا لہ نقبا قال ھذا رحمۃ من ربی فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکا ۔ الزقہ بالارض ۔ وناقۃ دکاء ۔ لاسنام لھا والدکداک من الارض مثلہ حتیٰ صلب من الارض وتلبد وکان وعد

۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے، کہا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ آیت "فھل من مدکر" کی تلاوت فرما رہے تھے ؛

۳۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین، یاجوج اور ماجوج زمین پر فساد مچاتے ہیں ؛"

۳۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہیے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہو لئے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ" تک زبر کا واحد زبرۃ ہے اور ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ "یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان کو برابر کر دیا" ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بین الصدفین کی تفسیر میں) منقول ہے کہ "دو پہاڑوں کے درمیان" اور السدین (الصدفین کی دوسری قرأت) بھی الجبلین (دو پہاڑ) کے معنی میں ہے ۔ خرجا بمعنی اجر عظیم (دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر کرنے کے بعد) " ذوالقرنین نے (عملہ سے) کہا کہ اب دھونکو ؛ یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو کہا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ میں اس پر ڈال دوں (افرغ علیہ قطرا کے معنی ہیں کہ) میں اس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطر کے معنی) بعض نے لوہے (پگھلے ہوئے) سے کئے ہیں اور بعض نے پیتل سے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی تانبا

رَبِّیْ حَقًّا وَتَرَکْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ. حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ قَالَ قَتَادَۃُ. حَدَبٌ. اَکَمَۃٌ. قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَیْتَهٗ۔

بتایا ہے" سو قوم یاجوج وماجوج کے لوگ (اس سد کے بعد) نہ اس پر چڑھ سکتے تھے (یظھروہ معنی) یعلوہ استطاع اطعت لہ سے استفعال کا صیغہ ہے اسی لئے اسطاع یسطیع (کے ھمزہ کو، تا کے حذف کے بعد) فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لیکن بعض حضرات اسے استطاع، یستطیع ہی پڑھتے ہیں۔" اور نہ وہ اس میں نقب ہی لگا سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا کہ یہ بھی میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا" یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، اسی سے بولتے ہیں" ناقۃ دکاء" جس اونٹ کے کوہان نہ ہو، اور الدکداک من الارض۔ زمین کی اس ہموار سطح کو کہتے ہیں جو خشک ہو چکی ہو اور کہیں سے اٹھی ہوئی نہ ہو۔" اور میرے پروردگار کا ہر وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم انہیں ایک کو دوسرے سے گڈمڈ کر دیں گے" یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکلنے لگیں گے" قتادہ نے بیان کیا کہ "حدب" بمعنی ٹیلہ ہے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے سدِ سکندری کو منقش چادر کی طرح دیکھا ہے تو آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا تم اسے دیکھ چکے ہو۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ ابْنَۃَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَزِعًا یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَّدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا قَالَتْ زَیْنَبُ ابْنَۃُ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ۔

۵۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے ان سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھبرائے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب میں اس شر کی وجہ سے تباہی مچ جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو ہیں آج یاجوج وماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر آں حضورؐ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ

۵۷۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے

هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فتح الله من ردم ياجوج وماجوج مثل هذا وعقد بيده تسعين ۔

ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے پھر آپؐ نے اپنی انگلیوں سے نوے کے عدد کی طرح کر کے واضح کیا ۔

۵۷۳۔ حدثني اسحاق بن نصر حدثنا ابو اسامة عن الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا آدم فيقول لبيك وسعديك والخير في يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قالوا يا رسول الله واينا ذلك الواحد قال ابشروا فان منكم رجلا ومن ياجوج وماجوج الفا ثم قال والذي نفسي بيده اني ارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبرنا فقال ما انتم في الناس الا كالشعرة السوداء في جلد ثور ابيض او كشعرة بيضاء في جلد ثور اسود ۔

۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے، ہر وقت میں آپ کی اطاعت وبندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے! اس وقت (کی ہولناکی کا اور وحشت کا یہ عالم ہوگا کہ) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف و وحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے،" صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہوگا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یاجوج وماجوج کی قوم سے ہوں گے، پھر آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہوں گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپؐ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوگے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں ۔

باب ۳۱۲۔ قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا وقوله ان ابراهيم كان امة قانتا وقوله ان ابراهيم

۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک ابراہیمؑ (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے)

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ وَقَالَ ابو ميسرة الرَّحِيْم بلسان الحبشة ؛

ایک امت تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرماں بردار" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک ابراہیمؑ نہایت نرم طبیعت اور بڑے ہی بردبار تھے"۔ ابو میسرہ نے کہا کہ (اواہ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ؛

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا محمد بن كثير اخبرنا سفيان حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بن النعمان قال حدثني سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْحَكِيْمُ ؛

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی لوٹا دیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے"۔ اور انبیاء میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اور میرے اصحاب میں سے بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا[1] تھا، اس وقت میں بھی وہی جملہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ "جب تک میں ان کے ساتھ تھا ان پر نگران تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک ؛

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اسماعيل بن عبد الله قال اخبرني اخي عبد الحميد عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ ،

۵۷۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میرے بھائی عبد الحمید نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں سعید مقبری نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے

---

[1] یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکھڑ بدوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضورؐ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے، یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے کمزور ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے گئے۔ معتمد اور مشہور صحابہ میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمد اللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور واضح ہیں ؛

فَيَقُوْلُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ ؛

وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کریں گے آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون رسوائی ہوگی کہ میرے والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا؛

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو ان بُكَيْرًا حدثه عن كُرَيْبٍ مولى ابن عباس ان ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم فقال اَمَا لَهُمْ فقد سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ ؛

۵۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس کے مولیٰ کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں، پھر آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہوگیا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں، یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے اور وہ بھی پانسہ پھینکتے ہوئے؛

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بن مُوْسٰى اخبرنا هشام عن معمر عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ان النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما راى الصُّوَرَ فِي البيت لم يدخل حتى امر بها فَمُحِيَتْ وراى ابراهيم واسماعيل عليهما السلام بِاَيْدِيْهِمَا الازلام فقال قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ ؛

۵۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ایوب نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں، اور آپ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیر (پانسے کے) تھے تو آپ نے فرمایا، اللہ ان پر بربادی لائے، واللہ، ان حضرات نے کبھی تیر (پانسے کے) نہیں پھینکے تھے؛

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد اللّٰهِ حَدَّثَنَا يحيى بن سعيد حدثنا عبيد الله قال حَدَّثَنِيْ سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا

۵۷۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار

نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا قال ابُو اسامة وَمُعْتَمِرٌ عن عبيد الله عن سعيد عن ابي هريرة عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آں حضورؐ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ، بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو، جو جاہلیت میں شریف تھے، اسلام میں بھی وہ شریف ہیں (بلکہ اس سے بڑھ کر) جب کہ دین کی سمجھ انہیں آ جائے۔ ابو اسامہ اور معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مؤمل حدثنا اسماعيل حدثنا عوفٌ حَدَّثَنَا ابو رجاء حدثنا سمرة قال قال رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَأَنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۵۷۹۔ ہم سے مؤمل نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبرائیل ومیکائیل) آئے پھر یہ دونوں حضرات مجھے ساتھ لے کر ایک لمبے بزرگ کے پاس گئے وہ اتنے لمبے تھے کہ ان کا سر میں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام تھے:

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بيان بن عمرو حدثنا النضر اخبرنا ابن عون عن مجاهد أَنَّهُ سمع ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنهما وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ اوك ف ر قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِنْحَدَرَ فِي الْوَادِي:

۵۸۰۔ ہم سے بیان عمرو نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں مجاہد نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ کے سامنے دجال کا لوگ تذکرہ کر رہے تھے کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "کافر" یا (یوں لکھا ہوگا) "ک، ف، ر" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ سے میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی، البتہ آپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام (کی شکل و وضع معلوم کرنے) کے لئے تم اپنے صاحب[1] کو دیکھ سکتے ہو، اور موسیٰ علیہ السلام میانہ قد، گندم گوں، ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی جیسے میں انہیں اس وقت بھی وادی میں اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں:

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن القُرَشِيُّ عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۵۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن القرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

[1] صاحبکم کے لفظ سے اشارہ آں حضورؐ نے اپنی ذات مبارک کی طرف کیا تھا، کیوں کہ آں حضورؐ ابراہیم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السلام وَهُوَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ ؛

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں ختنہ کرایا تھا، مقام قدوم میں ؛

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد بالقدوم مُخَفَّفَةً تابعہ عبدالرحمٰن بن اسحاق عن ابی الزناد تابعہ عجلان عن ابی ھریرۃ ورواہ محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ ؛

۵۸۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی " بالقدوم" بالتخفیف اس روایت کی متابعت عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابو الزناد کے واسطہ سے کی ہے۔ ان کی (عبدالرحمٰن بن اسحاق یا شعیب کی) متابعت عجلان نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے، اور محمد بن عمرو نے اس کی روایت ابو سلمہ سے کی ہے ؛

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سعید بن تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ اَخْبَرَنَا ابن وھب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب عن مُحَمَّدٍ عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا ؛

۵۸۳۔ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی انہیں ایوب نے انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے توریہ[1] (کذب) تین مرتبہ کے سوا اور کبھی نہیں کیا ؛

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا محمد بن محبوب حَدَّثَنَا حماد بن زید عن ایوب عن محمد عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلَهٗ اِنِّیْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا ۔ وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهٗ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ

۵۸۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تھے ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ "میں بیمار ہوں" اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ " بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے" اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت

---

[1] توریہ کا مفہوم یہ ہے کہ واقعہ کچھ اور ہو، لیکن کوئی شخص کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اسے ذو معنیین الفاظ کے ساتھ اس انداز میں بیان کرے کہ مخاطب اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے بلکہ اس کا ذہن خلاف واقعہ چیز کی طرف منتقل ہو جائے۔ شریعت نے بعض حالات میں اس کی اجازت دی ہے، چونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے، اس لئے حدیث میں اس کے لئے کذب (جھوٹ) کا لفظ استعمال کیا گیا۔ حدیث تفصیل کے ساتھ آ رہی ہے ؛

[2] روایتوں میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں "قَدُّوم" دال کے تشدید کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں دال کی تخفیف کے ساتھ، دال کی تخفیف کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو بڑھئی کا آلہ (بسولہ) بھی مراد ہو سکتا ہے ویسے یہ مختلف مقامات کا نام بھی ہے اور اگر تشدید کے ساتھ پڑھا جائے تو یقینی طور پر کسی مقام کا نام ہی ہوگا ؛

اختِي فَاَتَى بِسَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَاِنَّ هٰذَا سَاَلَنِي فَاَخْبَرْتُهُ اِنَّكِ اُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِيْنِي فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمْ تَاْتُوْنِي بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتُمُوْنِي بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۔

ترین عورت ہے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیجکر انہیں بلوایا اور سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں ؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بہن (دینی رشتہ کے اعتبار سے پھر آپ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مؤمن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی اعتبار سے) اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت! اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعاء کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا حضرت سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے دیا جب حضرت سارہ آئیں تو .... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی ماء السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) ہیں ؛

(صفحہ گزشتہ کا حاشیہ)

۳ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود باعث کوفت تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر! اس لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعۃً آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درجہ میں اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگرچہ مخاطب کا ذہن یقینی طور پر عام قسم کی بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کلہاڑے سے توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً نہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا، تو آپ نے طنزاً کہا کہ "یہ سارا کام اس بڑے بت نے کیا ہے" واقعی کلہاڑا بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جن کے تم پجاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے ؛

۵۸۵۔ حدثنا عبید اللہ بن موسی او ابن سلام عنہ اخبرنا ابن جُرَیج عن عبد الحمید بن جبیر عن سعید بن المسیب عن اُمّ شریک رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال کان ینفخ علی ابراھیم علیہ السلام۔

۵۸۵۔ ہم سے عبید اللہ بن موسٰی نے حدیث بیان کی یا ابن سلام نے (ہم سے حدیث بیان کی) عبید اللہ بن موسٰی کے واسطہ سے انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبد الحمید بن جبیر نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر پھونکا تھا (تاکہ اور بھڑکے، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا)

۵۸۶۔ حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش قال حدثنی ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم قلنا یا رسول اللہ اینا لا یظلم نفسہ قال لیس کما تقولون لم یلبسوا ایمانھم بظلم بشرک اولم تسمعوا الی قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم۔

۵۸۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم (گناہ) کی آمیزش نہ کی، تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہو گا جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی" (میں ظلم سے مراد) شرک ہے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے

باب ۳۱۳۔ یزفون۔ النسلان فی المشی۔

۳۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یزفون" یعنی تیز چلتے ہوئے۔

۵۸۷۔ حدثنا اسحاق بن ابراھیم بن نصر حدثنا ابو اسامۃ عن ابی حیان عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بلحم فقال ان اللہ یجمع یوم القیامۃ الاولین والاخرین فی صعید واحد فیسمعھم الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس منھم فذکر حدیث الشفاعۃ فیاتون ابراھیم فیقولون انت نبی اللہ وخلیلہ من الارض اشفع لنا الی ربک فیقول فذکر کذباتہ نفسی نفسی اذھبوا الی موسٰی تابعہ انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک ہموار اور وسیع علاقے میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (سطح کے ہموار ہونے کی وجہ سے) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت ذکر کی کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے، پھر انہیں اپنے جھوٹ (توریہ) یاد آ جائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے، تم لوگ موسٰی علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنِي۔ احمد بن سعید ابو عبداللہ حدثنا وهب بن جرير عن ابيه عن ايوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرحم الله ام اسماعيل لولا انها عجلت لكان زمزم عينا معينا۔ قال الانصاري حدثنا ابن جريج اما كثير بن كثير فحدثني قال اني وعثمان بن ابي سليمان جلوس مع سعيد بن جبير فقال ما هكذا حدثني ابن عباس قال اقبل ابراهيم باسماعيل وامه عليهم السلام وهي ترضعه معها شنة لم يرفعه ثم جاء بها ابراهيم وبابنها اسماعيل۔

۵۸۸۔ مجھ سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور زمزم کے پانی کو بہنے سے روک نہ دیا ہوتا) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا (تمام روئے زمین پر) محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) کہ کثیر بن کثیر نے مجھ سے جو حدیث بیان کی کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس نے مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی تھی بلکہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے، وہ ابھی اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا اس روایت حدیث کو آں حضورؐ کی طرف سے منسوب کرکے نہیں بیان کیا ہے۔ پھر انھیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنِي۔ عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ايوب السختياني وكثير بن كثير بن المطلب بن ابي وداعة يزيد احدهما على الآخر عن سعيد بن جبير قال ابن عباس اول ما اتخذ النساء المنطق من قبل ام اسماعيل اتخذت منطقا لتعفي اثرها على سارة ثم جاء بها ابراهيم وبابنها اسماعيل وهي ترضعه حتى وضعهما عند البيت عند دوحة فوق زمزم في اعلى المسجد وليس بمكة يومئذ احد وليس بها ماء فوضعهما هنالك ووضع عندهما جرابا فيه تمر وسقاء فيه ماء ثم قفى ابراهيم منطلقا فتبعته ام اسماعيل فقالت يا ابراهيم اين تذهب وتتركنا بهذا الوادي الذي ليس فيه انس ولا شيء فقالت له ذلك مرارا وجعل لا يلتفت اليها۔ فقالت

۵۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ دونوں حضرات اضافہ و کمی کے ساتھ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر کے واسطہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عورتوں میں (کام اور مصروفیت کے وقت کمر پر) پٹکا باندھنے کا طریقہ (اسماعیل علیہم السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے پٹکا اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (پٹکا باندھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کرکے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلے، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زمزم کے کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لاکر بٹھا دیا، ان دنوں مکہ کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور ہاجرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو وہیں چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی

لہٗ اللہ الذی امرك بھذا قال نعم قالت اذن
لا یضیعنا۔ ثم رجعت فانطلق ابراھیم حتی اذا
کان عند الثنیۃ حیث لا یرونہ استقبل بوجھہ
البیت ثم دعا بھؤلاء الکلمات ورفع یدیہ
فقال رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر
ذی زرع حتی بلغ یشکرون وجعلت ام اسماعیل
ترضع اسماعیل وتشرب من ذلك الماء حتی اذا نفد ما فی
السقاء عطشت وعطش ابنھا وجعلت تنظر
الیہ یتلوی او قال یتلبط فانطلقت کراھیۃ
ان تنظر الیہ فوجدت الصفا اقرب جبل فی الارض
یلیھا فقامت علیہ ثم استقبلت الوادی تنظر
ھل تری احدًا فلم تر احدًا فھبطت من الصفا حتی
اذا بلغت الوادی رفعت طرف درعھا ثم سعت
سعی الانسان المجھود حتی جاوزت الوادی ثم اتت
المروۃ فقامت علیھا ونظرت ھل تری احدًا
فلم تر احدًا ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن
عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلك
سعی الناس بینھما فلما اشرفت علی المروۃ
سمعت صوتًا فقالت صہ ترید نفسھا ثم تسمعت
فسمعت ایضًا فقالت قد اسمعت ان کان عندك
غواث فاذا ھی بالملك عند موضع زمزم فبحث
بعقبہ او قال بجناحہ حتی ظھر الماء فجعلت
تحوضہ وتقول بیدھا ھکذا وجعلت تغرف
من الماء فی سقائھا وھو یفور بعد ما تغرف
قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یرحم اللہ ام اسماعیل لو ترکت زمزم او قال
لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینًا
قال فشربت وارضعت ولدھا فقال لھا الملك
لا تخافوا الضیعۃ فان ھھنا بیت اللہ یبنی

رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام (گھر
شام آنے تک کے لئے) روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ السلام
کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس آب وگیاہ
وادی میں جہاں کوئی بھی متنفس موجود نہیں، آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جا
رہے ہیں؟ انھوں نے بار بار اس جملے کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام
ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ
نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس
پر ہاجرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے
گا، چنانچہ وہ واپس آگئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہوگئے جب وہ
مقام ثنیتہ پر، جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے
بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ان الفاظ میں دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھا کر
عرض کی "میرے رب! میں نے اپنے خاندان کو اس وادی غیر ذی.....
زرع میں ٹھہرایا ہے" (قرآن مجید کی آیت) یشکرون تک آپ کے دعائیہ
کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے
لگیں اور خود پانی پینے لگیں آخر جب مشکیزہ کا سارا پانی ختم ہوگیا تو وہ
پیاسی رہنے لگیں، اور ان کے صاحبزادے بھی پیاسے رہنے لگے، وہ اب
دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا لخت جگر (پیاس کی شدت سے) پیچ وتاب
کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لوٹ رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ
اس حالت میں انہیں دیکھنے سے دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی،
وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی وہ اسی پر چڑھ گئیں (پانی کی تلاش
میں) اور وادی کی طرف رخ کرکے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس
نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ صفا سے اتر گئیں اور جب
وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا (تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں)
اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ
پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہوکر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر
آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(صفا اور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع
ہوئی (ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز

هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهُ وَكَانَ
الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السيول
فتاخذ عن يمينه وَشماله فكانت كَذٰلِكَ حتى
مرت بِهِمْ رُفْقَةٌ من جرهم او اهل بيت من
جُرْهُمْ مُقْبِلِيْنَ من طريق كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا في اسفل
مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فقالوا ان هٰذا الطائر
لَيَدُوْرُ على ماء لعهدنا بهٰذا الوادي وما فيه
ماء فارسلوا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فاذا هم بالماء
فَرَجَعُوْا فاخبروهم بالماء فاقبلوا قال وام
اسماعيل عند الماء فقالوا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا ان
نَنْزِلَ عندك فقالت نعم ولكن لا حق لكم
في الماء قَالُوْا نَعَمْ. قال ابن عباس قال النبي
صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم فَاَلْفَى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ
وَهِيَ تُحِبُّ الْاِنْسَ فَنَزَلُوْا وارسلوا الى اَهْلِيْهِمْ
فَنَزَلُوْا معهم حَتّٰى اِذَا كَانَ بِهَا اهل اَبْيَاتٍ مِنْهُمْ
و شب الغلام و تعلم العربية مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ
وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا ادرك زوجوه امْرَاَةً
منهم و ماتت ام اسماعيل. فجاء ابراهيم بعد
مَا تزوج اسماعيل يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يجد
اسماعيل فسال امراته عنه فقالت خرج يبتغي
لَنَا ثُمَّ سالها عن عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فقالت
نَحْنُ بشر نحن في ضيق وَشدة فشكت اليه
قَالَ فاذا جاء زوجك فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ و
قولي له يُغَيِّرْ عتبة بابه فلما جاء اسماعيل
كَاَنَّهُ اٰنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هل جاءكم من احد
قالت نعم جاءنا شيخ كذا وكذا فسالنا عنك
فاخبرته. وسالني كيف عيشنا فاخبرته انا في
جهد و شدة قال فهل اوصاك بشيء قالت
نعم امرني ان اقرا عليك السلام و يقول غير

سنائی دی انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہیں تھیں اور آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو کرو کہا، کیا دیکھتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں ہے) وہیں ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا یا یہ کہا کہ اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ظاہر ہو گیا، حضرت ہاجرہ نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تاکہ پانی بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ نہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے ضیاع کا خوف ہرگز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا، جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ نے یہ فرمایا) کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آکر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی، اب یہ سب لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے

عتبة بابك قال ذالك ابي وقد امرني ان افا
رقك الحقي باهلك فطلقها وتزوج منهم اخرى
فلبث عنهم ابراهيم ماشاء الله ثم اتاهم
بعد فلم يجده فدخل على امرأته فسالها
عنه فقالت خرج يبتغي لنا قال كيف انتم وسالها
عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بخير
وسعة واثنت على الله فقال ما طعامكم قالت
اللحم قال فما شرابكم قالت الماء قال اللهم
بارك لهم في اللحم والماء قال النبي صلى الله
عليه وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان
لهم دعا لهم فيه قال فهما لا يخلو عليهما
احد بغير مكة الا لم يوافقاه قال فاذا جاء زوجك
فاقرئي عليه السلام ومريه يثبت عتبة بابه
فلما جاء اسماعيل قال هل اتاكم من احد قالت
نعم اتانا شيخ حسن الهيئة واثنت عليه فسالني
عنك فاخبرته فسالني كيف عيشنا فاخبرته انا
بخير قال فاوصاك بشيء قالت نعم هو يقرأ عليك
السلام ويأمرك ان تثبت عتبة بابك قال
ذاك ابي وانت العتبة امرني ان امسكك ثم
لبث عنهم ماشاء الله ثم جاء بعد ذلك واسماعيل
يبري نبلا له تحت دوحة قريبا من زمزم فلما
رآه قام اليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد
والولد بالوالد ثم قال يا اسماعيل ان الله امرني بامر
قال فاصنع ما امرك ربك قال وتعينني قال
واعينك قال فان الله امرني ان ابني ههنا بيتا
واشار الى اكمة مرتفعة على ما حولها قال فعند
ذلك رفعا القواعد من البيت فجعل اسماعيل
ياتي بالحجارة وابراهيم يبني حتى اذا ارتفع البناء
جاء بهذا الحجر فوضعه له فقام عليه وهو

پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ
ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں
قائم ہوگا انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل
گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و دل بستگی تو تھی ہی
چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے
لوگوں کو بھی بلوایا اور سب لوگ بھی یہیں آکر قیام پذیر ہوگئے اسی
طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آکر آباد ہوگئے اور بچہ (اسماعیل علیہ السلام
جرہم کے بچوں میں) جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں
اسماعیل علیہ السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور
سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے
قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی، پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ
(ہاجرہ علیہ السلام) کا بھی انتقال ہوگیا حضرت اسماعیل کی شادی کے
بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں، اپنے چھوڑے ہوئے سرمایہ کو دیکھنے
تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ
نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا، کہ
روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش
وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں
ہے بڑی تنگی ترشی میں گزر اوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے
شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان
سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈالیں
پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے
کچھ انسیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟
ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے
تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ
باہر گئے ہوئے ہیں، پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال
ہے! میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزر اوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی
ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی
تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو

بینی واسماعیل ینا ولہ الحجارۃ وھما یقولون رَبَّنَا تقبل مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قال نجعلا یبنیان حتّٰی یدورا احول البیت وھما یقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

سلام کہہ دوں اور کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں جدا کردوں، اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی اور بنو جرہم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی! ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمایئے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطۂ زمین پر بھی موافق نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موافق آجاتا ہے) ابراہیمؑ نے چلتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ، بڑی اچھی وضع و شکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتا دیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سروقد کھڑے ہوگئے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کروں گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں (اللہ کا) اور آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف! آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے جب دیواریں بلند ہوگئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھ دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسماعیل علیہ السلام پتھر دیئے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جاتے تھے "ہمارے رب" ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے، بہت جاننے

والے ہیں، فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے " ہمارے رب ! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں "

۵۹۰۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر عبد الملك بن عمرو قال حدثنا ابراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما كان بين ابراهيم وبين اهله ما كان خرج باسماعيل وام اسماعيل ومعهم شنة فيها ماء فجعلت ام اسماعيل تشرب من الشنة فيدر لبنها على صبيها حتى قدم مكة فوضعها تحت دوحة ثم رجع ابراهيم الى اهله فاتبعته ام اسماعيل حتى لما بلغوا كداء نادته من ورائه يا ابراهيم الى من تتركنا قال الى الله قالت رضيت بالله قال فرجعت فجعلت تشرب من الشنة ويدر لبنها على صبيها حتى لما فنى الماء قالت لو ذهبت فنظرت لعلى احس احدا قال فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت هل تحس احدا فلم تحس احدا فلما بلغت الوادي سعت واتت المروة ففعلت ذلك اشواطا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل تعني الصبي فذهبت فنظرت فاذا هو على حاله كانه ينشغ للموت فلم تقرها نفسها فقالت لو ذهبت فنظرت لعلي احس احدا فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت فلم تحس احدا حتى اتمت سبعا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل فاذا هي بصوت فقالت اغث ان كان عندك خير فاذا جبريل فقال بعقبه هكذا وغمز عقبه على الارض قال فانبثق الماء فدهشت ام اسماعيل فجعلت تحفز قال فقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم لو

۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی ان سے کثیر بن کثیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان جو کچھ ہونا تھا جب وہ ہوا، تو آپ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں، جب ابراہیم علیہ السلام مکہ پہنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس آنے لگے، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں (اسماعیل علیہ السلام کو گود میں اٹھائے ہوئے) جب مقام کداء پر پہنچے تو آپ نے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر! ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میں اللہ پر خوش ہوں بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں، جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہئے ممکن ہے کوئی متنفس نظر آجائے۔ بیان کیا کہ یہی سوچ کر وہ صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آجائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر جب وادی میں اتریں تو دوڑ کر مروہ تک آئیں اسی طرح کئی چکر لگائے۔ پھر سوچا، کہ چلوں، ذرا بچے کو تو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے، چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا جیسے موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ ان کا دل بہت بے چین ہوا، سوچا، چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کوئی متنفس نظر آجائے۔ آئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر کر دیکھتی رہیں، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے سات چکر لگائے پھر سوچا، چلوں دیکھوں، بچہ کس حالت میں ہے اسی وقت انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے (آواز سے مخاطب

تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا فجعلت تشرب من
الماء ويدرّ لبنها على صبيها قال فمر ناس من
جُرْهُمٍ ببطن الوادي فاذا هم بطير كانهم انكروا
ذاك وقالوا ما يكون الطير الا على ماء فبعثوا رسولهم
فنظر فاذا هم بالماء فاتاهم فاخبرهم فاتوا
اليها فقالوا يا ام اسماعيل أَتَأْذَنِينَ لنا ان نكون
معك او نسكن مَعَكِ فبلغ ابنها فَنَكَحَ فيهم
امرأة قال ثم انه بدا لابراهيم فقال لاهله
انى مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قال فجاء فسلم فقال اين اسمٰعيل
فقالت امرأته ذهب يصيد قال قولي له اذا جاء
غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جاء اخبرته قال انت ذاك
فاذهبي الى اهلك قال ثم انه بدا لابراهيم فقال
لاهله انى مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قال فجاء فقال اين اسمٰعيل
فقالت امرأته ذهب يصيد فقالت الا تنزل فَتَطْعَمُ
وَتَشْرَبَ فقال وما طعامكم وما شرابكم قالت
طعامنا اللحم وشرابنا الماء قال اللهم بارك
لهم في طعامهم وشرابهم۔ قال فقال ابو القاسم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ ثُمَّ انه بدا لابراهيم فقال لاهله انى مُطَّلِعٌ
تَرِكَتِي فجاء فوافق اسماعيل من وراء زمزم
يصلح نبلاً له فقال يا اسماعيل ان ربك امرني
ان اَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قال اطع ربك قال انه قد
امرني ان تعينني عليه قال اذن افعلُ اوكما
قال۔ قال فقاما فجعل ابراهيم يبني واسماعيل
يناوله الحجارة ويقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ حتى ارتفع البناءُ وَضَعُفَ
الشيخ على نقل الحجارة فقام على حجر المقام
فجعل يناوله الحجارة ويقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ؛

ہو کر) کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو، وہاں
جبریل موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا (اشارہ کرکے بتایا)
اور زمین ایڑی سے کھود دی بیان کیا کہ اس عمل کے نتیجے میں پانی پھوٹ
پڑا۔ ام اسماعیل دہشت زدہ ہو گئیں پھر وہ زمین کھودنے لگیں بیان
کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے
دیتیں تو پانی پھیل جاتا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ زمزم کا پانی پیتی
رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو پلاتی
رہیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ افراد وادی کے نشیب
سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں کچھ عجیب سا معلوم ہوا
(کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا)
انہوں نے آپس میں کہا کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا
سکتا ہے، ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو واقعی
وہاں پانی موجود تھا، اس نے آکر اپنے قبیلہ والوں کو اطلاع دی تو
یہ سب لوگ یہاں آگئے اور کہا کہ اے ام اسماعیل! کیا آپ ہمیں اپنے
ساتھ رہنے کی یا (یہ کہا کہ) اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ پھر ان
کے بچے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم کی ہی ایک
لڑکی سے ان کا نکاح ہو گیا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے
ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل (سارہ رضی اللہ عنہا) سے
فرمایا کہ میں جن لوگوں کو (مکہ چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لینے جاؤں گا، بیان
کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کرکے دریافت فرمایا
کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے گئے ہیں
انہوں نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ
بدل ڈالیں (جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی نے واقعہ
کی اطلاع دی) اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمہیں ہو (جسے
بدلنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کہہ گئے ہیں) اب تم اپنے گھر جا سکتی
ہو، بیان کیا کہ پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت
آئی اور انہوں نے اپنی اہل سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں
انہیں دیکھنے جاؤں گا، بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور
دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے

لئے گئے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ٹھہریئے اور کچھ تناول فرما لیجئے (پھر تشریف لے جائیے گا) ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے پیتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے کھانے اور ان کے پانی میں برکت نازل فرمایئے۔ بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی برکت اب تک چلی آرہی ہے (کہ اگر مکہ میں کوئی مسلسل صرف انہیں دونوں چیزوں پر کھانے پینے میں انحصار کرے پھر بھی انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا) بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور اپنی اہل سے انہوں نے کہا کہ جن کو میں چھوڑ آیا ہوں ان کی خبر لینے جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور اس مرتبہ اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جو زمزم کے پیچھے اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اے اسماعیل! تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کا ایک گھر بناؤں، بیٹے نے عرض کی کیا کہ پھر اپنے رب کا حکم بجا لایئے، انہوں نے فرمایا اور مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ عرض کیا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں او کما قال۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات اٹھے اور ابراہیم علیہ السلام ردّے رکھتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں حضرات یہ دعا کرتے جاتے تھے " ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں "، بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہوگئی اور بزرگ (حضرت ابراہیم) کو پتھر (دیوار پر) رکھنے میں دشواری ہوئی تو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور یہ دعا زبان پر جاری تھی " اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں "

۵۹۱۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش حدثنا ابراهيمُ التيميُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابا ذر رضي الله عنه قال قلت يا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مسجد وضع في الارض اَوَّلُ قال المسجد الحَرَامُ قال قلت ثم اَيٌّ قَالَ المسجدُ الاقصى قلت كم كَانَ بينهما قال اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ اَيْنَمَا ادركتكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَاِنَّ الفَضْلَ فِيهِ :

۵۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی تھی؟ .... آنحضورؐ نے فرمایا کہ مسجد حرام! انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ لیکن اب جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً اسے ادا کر لو کہ فضیلت اسی میں ہے (کہ وقت پر نماز پڑھی جائے)

۵۹۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عمرو بن ابي عمرو مولى المُطَّلِبِ عن انس بن مالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلع له اُحُدٌ فقال هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ابراهيم حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي احرمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عبد الله بن زيد عن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ!... ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا اور میں مدینہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیانی حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے:

۵۹۳۔ حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ ان ابن ابی بکر اخبر عبداللہ بن عمر عن عائشۃ رضی اللہ عنہم زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الم تری ان قومک بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراہیم فقلت یا رسول اللہ الا تردھا علی قواعد ابراہیم فقال لو لا حدثان قومک بالکفر فقال عبداللہ بن عمر لئن کانت عائشۃ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراہیم وقال اسماعیل عبداللہ بن ابی بکر:

۵۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابن ابی بکر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ اسے قواعد ابراہیم کے مطابق دوبارہ اس کی تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا ہی کرتا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آں حضورؐ نے ان دونوں رکنوں کے، جو مقام ابراہیم کے قریب ہیں، استلام کو صرف اسی وجہ سے چھوڑا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر بناء ابراہیمؑ کے مطابق نہیں ہوئی تھی اور اسماعیل نے کہا کہ عبداللہ بن ابی بکر (بجائے ابن ابی بکر کے)

۵۹۴۔ حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک بن انس عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن عمرو بن سلیم الزرقی اخبرنی ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید:

۵۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انہیں ان کے والد نے انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے اور انہیں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ "اے اللہ" رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر، جیسی کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر، اور اپنی برکت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے اور عظمت والا ہے:

۵۹۵۔ حدثنا قیس بن حفص وموسی بن اسماعیل قالا حدثنا عبدالواحد بن زیاد حدثنا ابو قرۃ مسلم بن سالم الھمدانی قال حدثنی عبداللہ بن عیسی سمع عبدالرحمن

۵۹۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے

بن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اهدی لك هدیۃ سمعتها من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاهدها لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلاۃ علیکم اهل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید ؛

سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا، کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک ہدیہ پہنچاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے عرض کی، جی ہاں یہ ہدیہ مجھے ضرور عنایت فرمائیے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آں حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر اور اہلبیت پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجا کریں، اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (نماز کے قعدہ التحیات میں) آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو " اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرمائیے محمد پر آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرمائیے محمد پر اور آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں"

۵۹۶۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن المنهال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین و یقول ان اباکما کان یعوذ بها اسماعیل واسحاق اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وهامۃ و من کل عین لامۃ ؛

۵۹۶۔ ہم سے ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے منہال نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ضرر رساں نظر سے ؛

باب ۳۱۴۔ قوله عز وجل ونبئهم عن ضیف ابراهیم وقوله ولکن لیطمئن قلبی ؛

۳۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے " اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں " ارشاد " اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے " تک ؛

۵۹۷۔ حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن و سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن احق بالشك من ابراهیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال

۵۹۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سعید بن مسیب نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ۔

طرح زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یہ صرف اس لئے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (پوری طرح) اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا (جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا)۔

باب ۳۱۵۔ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

۳۱۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یاد کرو اسماعیل کو کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قتیبة بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَکَ اَحَدُ الْفَرِیْقَیْنِ بِاَیْدِیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَھُمْ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ۔

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی ایک جماعت سے گزرے جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہی تھی آں حضورؐ نے فرمایا، بنو اسماعیل! تیر اندازی کئے جاؤ کہ تمہارے جد امجد بھی تیر انداز تھے۔ اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے تیر اندازی بند کر دی آں حضورؐ نے فرمایا، کیا بات ہوئی تم لوگ تیر کیوں نہیں چلاتے، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب آپ فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں! اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، مقابلہ جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۱۶۔ قِصَّةُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فِیْہِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا واقعہ اس سلسلے میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

باب ۳۱۷۔ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِلٰی قَوْلِہٖ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔

۳۱۷۔ کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی وفات ہو رہی تھی" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ تک۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراھیم سمع المعتمر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکرم الناس قَالَ اَکْرَمُھُمْ اَتْقَاھُمْ قالوا یا نبی اللہ لیس عن ھذا نسألک قال فاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ

۵۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے معتمر سے سنا انہوں نے عبید اللہ سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ شریف ہے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے

ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فعن معادن العرب تسالونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا ؛

آں حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف یوسف بن نبی اللہ (یعقوبؑ) بن خلیل اللہ (ابراہیم علیہم السلام) تھے، صحابہ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ عرب کے شرفاء کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے اخلاق وعادات کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے ؛

باب ۳۱۸۔ ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ وانتم تبصرون ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون فانجیناہ واھلہ الا امراتہ قدرناھا من الغابرین وامطرنا علیھم مطرا فساء مطر المنذرین ؛

۳۱۸۔ "اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے ہوئے بھی کیوں فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو تم آخر کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو کچھ نہیں تم محض جاہل لوگ ہو اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آل لوط کو اپنی بستی سے نکالدو، یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی سوا ان کی بیوی کے کہ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، پس ڈرائے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی بُرا تھا ؛

۶۰۰۔ حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر اللہ للوط ان کان لیاوی الی رکن شدید ؛

۶۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ میں آنا چاہتے تھے ؛

باب ۳۱۹۔ فلما جاء آل لوط المرسلون قال انکم قوم منکرون برکنہ بمن معہ لانھم قوتہ ترکنوا تمیلوا فانکرھم ونکرھم واستنکرھم واحد یھرعون یسرعون دابر آخر صیحۃ ھلکۃ للمتوسمین للناظرین لبسبیل لبطریق ؛

۳۱۹۔ "پھر جب آل لوط کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آئے تو لوط نے کہا کہ آپ لوگ کسی دوسری جگہ کے معلوم ہوتے ہیں (موسٰی علیہ السلام کے واقعہ میں) "برکنہ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرعون کے ساتھ تھے، کیونکہ وہ اس کی قوت بازو تھے ترکنوا بمعنی تمیلوا۔ فانکرھم، نکرھم اور استنکرھم کے معنی ہیں ایک ہیں یھرعون بمعنی یسرعون۔ دابر بمعنی آخر صیحۃ بمعنی ھلکۃ۔ للمتوسمین ای للناظرین لبسبیل ای لبطریق ؛

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا محمود حدثنا ابو احمد حدثنا سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود عَنْ عبد اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قال قرأ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فہل من مُدَّکِر ؛

۶۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مدکر" پڑھا تھا۔

بَابٌ ۳۲۰۔ قَوْلِ اللّٰہِ تعالیٰ وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا کَذَّبَ اَصْحَابُ الْحِجْرِ

اَلْحِجْرُ موضع ثمود و امّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَام۔ وَکُلُّ مَمْنُوْعٍ فَھُوَ حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ۔ وَالْحِجْرُ کُلُّ بِنَاءٍ بَنَیْتَہٗ وَمَا حَجَرْتَ عَلَیْہِ مِنَ الْاَرْضِ فَھُوَ حِجْرٌ وَمِنْہُ سُمِّیَ حَطِیْمُ الْبَیْتِ حِجْرًا کَاَنَّہٗ مُشْتَقٌّ من مَحْطُوْمٍ مِثْلَ قَتِیْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ وَیُقَالُ للانثی من الخیل الحجر۔ وَیقال لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وحِجًی۔ و اما حِجْرُ الیمامۃ فھو منزل ؛

۳۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قوم ثمود کے پاس ہم نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بھیجا" حجر والوں نے (اپنے نبی کو) (جھٹلایا) "حجر، ثمود کی بستی تھی اور حرث حجر کے معنی حرام کے ہیں۔ ہر ممنوع چیز کو حجر محجور کہتے ہیں۔ جو بھی عمارت تم تعمیر کرو اسے حجر کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو زمین احاطہ کے ذریعہ گھیر دو اسے بھی حجر کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے۔ جیسے قتیل مقتول سے۔ گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو حجر کہتے ہیں اور حجیٰ بھی۔ لیکن حجر الیمامۃ بستی تھی (قوم ثمود کی)

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اَلْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سفیان حدثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ زمعۃ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَ النَّاقَۃَ قَالَ انْتَدَبَ لَھَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَمَنَعَۃٍ فِیْ قُوَّۃٍ کَاَبِیْ زَمْعَۃَ ؛

۶۰۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے (اور خطبہ کے درمیان) آپ نے اس قوم کا ذکر کیا جنہوں نے اونٹنی کو ذبح کر دیا تھا آں حضور نے فرمایا خدا کی بھیجی ہوئی، اس (اونٹنی کو ذبح کرنے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور باعزت فرد تھا، ابو زمعہ کی طرح ؛

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا محمد بن مسکین ابو الحسن حَدَّثَنَا یحیٰی بن حسّان بن حَیَّانَ اَبُوْ زکریا حَدَّثَنَا سلیمان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عنھما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم لما نزل الْحِجْرَ فِیْ غَزْوَۃِ تبوک اَمَرَھُمْ ان لا یَشْرَبُوْا من بِئْرِھَا وَلَا یستقوا منھا فَقَالُوْا قد عَجَنَّا مِنْھَا وَاسْتَقَیْنَا فَاَمَرَھُمْ اَنْ

۶۰۳۔ ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابو زکریا نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر (ثمود کی بستی) میں پڑاؤ کیا، غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے تو آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ پئیں اور نہ اپنے برتنوں میں ساتھ لیں، صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا بھی

يطرحوا ذلك العجين ويهرقوا ذلك الماء ويروى عن سبرة بن معبد وابي الشموس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بالقاء الطعام. وقال ابوذر عن النبي صلى الله عليه وسلم من اعتجن بمائه۔

گوندھ لیا اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا آں حضورؐ نے انہیں حکم دیا کہ گندھا ہوا آٹا پھینک دیں اور پانی بہا دیں اور سبرہ بن معبد اور ابوالشموس کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو پھینک دینے کا حکم دیا تھا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس نے آٹا اس پانی سے گوندھ لیا ہو (وہ اسے پھینک دے)

۶۰۴۔ حدثنا۔ ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اخبره ان الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ارض ثمود الحجر فاستقوا من بئرها واعتجنوا به فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهريقوا ما استقوا من بئرها وان يعلفوا الابل العجين وامرهم ان يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة. تابعه اسامة عن نافع۔

۶۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنووں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور آٹا بھی اس پانی سے گوندھ لیا لیکن آں حضورؐ نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں اس کے بجائے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

۶۰۵۔ حدثني۔ محمد اخبرنا عبد الله عن معمر عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه رضي الله عنهم ان النبي صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم ما اصابهم ثم تقنع۔

۶۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد (عبد اللہ) رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو اس صورت میں تم روتے ہوئے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ کجاوے پر تشریف رکھتے تھے۔

۶۰۶۔ حدثنا۔ عبد الله حدثنا وهب حدثنا ابي سمعت يونس عن الزهري عن سالم ان ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم۔

۶۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس سے سنا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ تمہیں ان لوگوں کی بستی سے گزرنا پڑ رہا ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزرو کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آپکڑے جس میں ظالم لوگ گرفتار کئے گئے تھے۔

باب ۳۲۱۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ ؛

۳۲۱۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا ؛"

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا۔ اسحاق بن منصور اخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحاق ابن ابراهيم عليهم السلام ؛

۶۰۷۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام تھے ؛

باب ۳۲۲۔ قَولِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ ؛

۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک یوسف اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں، پوچھنے والوں کے لئے عبرتیں ہیں ؛

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا۔ عبيد بن اسماعيل عن ابي اسامة عن عبيد الله قال اخبرني سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة رضي الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكرم الناس قال اتقاهم لله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فاكرم الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألوني الناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا ؛

۶۰۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں سعید بن ابی سعید نے خبر دی انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف، اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے ؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، انسانی برادری (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں (کہ ان میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں) جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے تھے اسلام کے بعد بھی وہ ویسے ہی ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے ؛

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا۔ محمد اخبرنا عبدة عن عبيد الله عن سعيد عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا ؛

۶۰۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے، انہیں سعید نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اسی طرح ؛

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا۔ بدل ابن المحبر اخبرنا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

۶۱۰۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا مری ابابکر یصلی بالناس قالت انہ رجل اسیف متی یقم مقامك رق فعاد فعادت قال شعبۃ فقال فی الثالثۃ او الرابعۃ انکن صواحب یوسف مروا ابابکر۔

میں، ان سے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ وہ بہت رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب کھڑے ہونگے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی آں حضورؐ نے انہیں دوبارہ یہی حکم دیا، لیکن انہوں نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو، ابوبکر سے کہو۔

۶۱۱۔ حدثنا الربیع بن یحیی البصری حدثنا زائدۃ عن عبد الملك بن عمیر عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ ان ابابکر رجل فقال مثلہ فقال مروہ فانکن صواحب یوسف فام ابوبکر فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حسین عن زائدۃ رجل رقیق۔

۶۱۱۔ ہم سے ربیع بن یحیی بصری نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ابوبردہ بن ابی موسی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابوبکر رضی اللہ رقیق القلب انسان ہیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی یہی عذر دہرایا آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطہ سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کیے۔

۶۱۲۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللہم انج سلمۃ بن ہشام اللہم انج الولید بن الولید اللہم انج المستضعفین من المؤمنین اللہم اشدد وطأتك علی مضر اللہم اجعلہا سنین کسنی یوسف۔

۶۱۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (مشرکوں کی زیادتی اور ظلم سے) اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں لے لیجئے، اے اللہ یوسف علیہ السلام کے عہد کی سی قحط سالی ان پر نازل فرمائیے۔

۶۱۳۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریۃ حدثنا جویریۃ بن اسماء عن مالك عن الزہری ان سعید بن المسیب وابا عبید اخبراہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف

۶۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) بلانے

ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِي لَاَجَبْتُهُ ؛

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن سلام اخبرنا ابن فضيل حدثنا حصين عن سفيان عن مسروق قال سألت ام رومان وهي ام عائشة لما قيل فيها ما قيل قالت بينما انا مع عائشة جالستان اذ ولجت علينا امرأة من الانصار وهي تقول فعل الله بفلان وفعل قالت فقلت لم قالت انه نمى ذكر الحديث فقالت عائشة اي حديث فاخبرتها قالت فسمعه ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما افاقت الا وعليها حمى بنافض فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لهذه قلت حمى اخذتها من اجل حديث تحدث به فقعدت فقالت والله لئن حلفت لا تصدقوني ولئن اعتذرت لا تعذروني فمثلي ومثلكم كمثل يعقوب وبنيه فالله المستعان على ما تصفون۔ فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله ما انزل فاخبرها فقالت بحمد الله لا بحمد احد ؛

کے لئے آتا تو میں ضرور اس کے ساتھ چلا جاتا ؛

۶۱۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابن فضیل نے خبر دی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے ام رومان رضی اللہ عنہا سے جو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو افواہ اڑائی گئی تھی اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاری خاتون ہمارے یہاں آئیں اور کہا کہ اللہ فلاں (مسطح رضی اللہ عنہ) کو بدلہ دے اور وہ بدلہ بھی دے چکا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے ادھر کی ادھر لگائی ہے، پھر انصاری خاتون نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تہمت کا سارا) واقعہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی والدہ سے) پوچھا کہ کون سا واقعہ ہے؟ تو ان کی والدہ نے انہیں واقعہ کی تفصیل بتائی، عائشہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم ہو گیا؟ ان کی والدہ نے بتایا کہ ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ بے ہوش ہو گئیں اور گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ ایک بات اس سے کہی گئی تھی اور اسی کے صدمے سے بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا کہ بخدا، اگر میں قسم کھاؤں، جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو اسے بھی نہیں تسلیم کر سکتے، بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی سی ہے (کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کی من گھڑت کہانی سن کر فرمایا تھا کہ) "جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد چاہتا ہوں، اس کے بعد آں حضور واپس تشریف لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا وہ نازل فرمایا (حضرت عائشہ کی برأت کے سلسلے میں) جب آں حضورؐ نے اس کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے صرف اللہ کی حمد و ثنا ہے کسی اور کی نہیں ؛

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا۔ يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عروة انه سأل عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم ارايت قوله حَتّٰى اِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا قالت بل كذبهم قومهم

۶۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا "حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا۔" (بالتشدید) ہے یا كذبوا (بالتخفیف)

نقلت واللہ لقد استیقنوا ان قومھم کذبوھم وما ھُوَ بالظنِ فقالت یا عُرَیَّۃُ لقد استیقنوا بذالک قلت فلعلھا اوکُذِبُوا قالت معاذ اللہ لم تکن الرسل تظن ذلک بربھا واما ھذہ الاٰیۃ قالت ھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَصَدَّقُوْھُمْ وَطَالَ عَلَیْھِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْھُمُ النَّصْرُ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَتْ مِمَّنْ کَذَّبَھُمْ مِنْ قَوْمِھِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اتباعھم کذَّبُوا ھُمْ جَاءَھُمْ نَصْرُ اللّٰہِ قال ابو عبد اللہ اِسْتَیْاَسُوْا افتعلوا من یئست منہ من یوسف۔ لا تیأسوا من روح اللہ معناہ الرجاء۔ اخبرنی عبدۃ حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم قال الکَرِیْمُ ابنُ الکریم ابنِ الکَرِیْمِ ابنِ الکَرِیْمِ یُوْسُفُ بن یَعْقُوْبَ بنِ اِسْحَاقَ بنِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ؛

یہاں تک کہ جب انبیاء نا امید ہوگئے اور انہیں خیال گزرنے لگا کہ اب انہیں جھٹلا دیا جائے گا، تو اللہ کی مدد پہنچی' تو انہوں نے فرمایا کہ ذ یہ بالتشدید ہے اور مطلب یہ ہے کہ) ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا میں نے عرض کی کہ اس کا تو انہیں یقین تھا ہی کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے پھر قرآن میں لفظ) "ظن" (گمان وخیال کے معنی میں) استعمال کیوں کیا گیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "عریہ! انبیاء اسے پوری طرح جانتے تھے اور یقین رکھتے تھے (کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے) میں نے عرض کی "شاید یہ" اوکذبوا (بالتخفیف) ہو! انہوں نے فرمایا معاذ اللہ! انبیاء اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا گمان نہیں کر سکتے (خلاف وعدہ کا) لیکن یہ آیت، انہوں نے فرمایا ...... تو اس کا تعلق انبیاء کے ان متبعین سے ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کی تھی، پھر جب آزمائشوں اور مشکلات کا سلسلہ طویل ہوا اور اللہ کی مدد پہنچنے میں تاخیر پر تاخیر ہوتی رہی (کیونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا) انبیاء اپنی قوم کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہوگئے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور (مدد کی تاخیر کی وجہ سے) انہیں یہ گمان ہوا (شدت مایوسی کی وجہ سے) کہ کہیں ان کے متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو ایک دم اللہ کی مدد آ پہنچی۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ استیأسوا، افتعلوا کے وزن پر ہے یئست سے۔ منہ اے من یوسف۔ لا تیأسوا من روح اللہ کے معنی رجاء امید کے ہیں۔ مجھے عبدہ نے خبر دی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں ؛

باب ۳۲۳۔ قول اللہ تعالیٰ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ارکض: اضرب یرکضون یعدون ؛

۳۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایوب (علیہ السلام) نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف اور مرض نے آگھیرا ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں" ارکض بمعنی اضرب۔ یرکضون اے یعدون ؛

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن محمد الجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْہِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَحْتَثِیْ

۶۱۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں ان پر گرنے لگیں آپ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے ان کے پروردگار نے ان

فِي ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ ..... بَرَكَتِكَ ؛

سے کہا کہ اے ایوب! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو (سونے کی ٹڈیاں) کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ صحیح ہے، اے رب العزت! لیکن آپ کی برکت سے میں کس طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں؛

باب ۳۲۴۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى إِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا. كلمه. وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا يقال للواحد وللاثنين وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ. ويقال خَلَصُوْا نَجِيًّا اعتزلوا نجيا والجميع انجية يتناجون. تلقف. تلقم ؛

۳۲۴۔ اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ کو کہ وہ (اپنی عبادات و ایمان میں) مخلص اور موحد تھے اور رسول و نبی تھے، جب کہ ہم نے طور کی داہنی جانب سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے انہیں قریب بلایا اور ان کیلئے اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی ہارون کو نبوت سے سرفراز کیا؛ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے لفظ نجیٌّ استعمال ہوتا ہے بولتے ہیں خلصوا نجیا، یعنی سرگوشی کے لئے علیحدہ جگہ چلے گئے (اگر نجیٌّ کا لفظ مفرد کے لئے استعمال ہوا ہو تو اس کی جمع انجیہ ہو گی تلقف بمعنی تلقم؛

باب ۳۲۵۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلٰى قوله مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ؛

۳۲۵۔ "اور فرعون کے خاندان کے ایک مومن فرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد مسرف کذاب تک ؛

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب سمعت عروة قال قالت عائشة رضي الله عنها فرجع النبي صلى الله عليه وسلم الى خديجة يرجف فؤاده فانطلقت به الى ورقة بن نوفل وكان رجلا تنصر يقرأ الانجيل بالعربية فقال ورقة ماذا ترى فاخبره فقال ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسٰى وان ادركني يومك انصرك نصرا مؤزرا. الناموس صاحب السر الذي يطلعه بما يستره عن غيره ؛

۶۱۷۔ ہم سے محمد عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے عروہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غار حرا سے) سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد) ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت گھرائے ہوئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا آں حضورؐ کو (اپنے عزیز) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھتے تھے ورقہ نے پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آں حضورؐ نے انہیں بتایا تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ ہیں "ناموس" جنہیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا اور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس، راز دار کو کہتے ہیں۔ جو ایسے راز پر بھی مطلع ہو جو آدمی دوسروں سے چھپاتا ہے ؛

باب ۳۲۶۔ قول الله عز وجل وهل

۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام)

آتاكَ حَدِيثُ مُوسىٰ اِذْ رَاٰى نَارًا اِلىٰ قوله
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى، آنَسْتُ اَبْصَرْتُ
نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الآية. قال
ابن عباس المقدس المبارك طُوًى ....
اسم الوادي. سيرتها حالتها. والنُّهىٰ
التُّقَى. بملكنا بأمرنا. هوى شَقِيَ. فَارِغًا
الا من ذكر موسىٰ. رِدْأً، كَيْ يُصَدِّقُنِي.
وَيُقَالُ مُغِيثًا اَوْ مُعِينًا. يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ
وَيَبْطِشُ يَأْتَمِرُونَ يتشاورون. وَالْجِذْوَةُ
قطعة غليظة من الخشب ليس فيها
لهب سَنَشُدُّ سنعينك، كُلَّمَا عَزَّزْتَ
شَيْئًا فقد جعلت له عَضُدًا. وقال
غيره كلما لم ينطق بحرف او فيه
تَمْتَمَةٌ اَوْ فَأْفَأَةٌ فهي عُقْدَةٌ. اَزْرِي ظهري
فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلىٰ تأنيث
الْأَمْثَلِ يقول بدينكم. يقال خذ المثلى
خذ الامثل. ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا، يقال هل
اتيت الصف اليوم يعني المصلَّى الَّذِي
يُصَلَّى فيه. فأوجس اضمر خوفًا،
فذهبت الواو من خيفة لكسرة الخاء
فِي جُذُوعِ النَّخْلِ. على جذوع خَطْبُكَ
بالك. مِسَاسَ مصدر ماسّه مِسَاسًا
لَنُنْسِفَنَّهُ، لَنُذْرِيَنَّهُ. الضَّحَاءُ الحَرُّ.
قُصِّيهِ. اتّبعي اثره. وقد يكون ان
تقص الكلام نحن نقص عليك. عن
جُنُبٍ. عن بُعْدٍ. وعن جنابة وعن
اجتناب واحد. قال مجاهد على قَدَرٍ
مَوْعِدٌ. لا تَنِيَا لا تضعفا. يَبَسًا يابسًا
من زينة القوم الحلي الذي استعاروا

کا واقعہ معلوم ہوا جب انہوں نے آگ دیکھی (اللہ تعالیٰ
کے ارشاد "بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى" تک۔ آنَسْتُ
ای ابصرت میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے تمہارے
لئے اس میں سے کوئی انگارہ لاسکوں" (تاپنے کے لئے)
..... آخر آیت تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
اَلْمُقَدَّسَ مبارک کے معنی میں ہے "طُوًى" وادی کا
نام ہے۔ سیرتها یعنی اس کی حالت۔ النهى بمعنی...
پرہیز گاری۔ بملکنا یعنی اپنے حکم سے۔ هوی یعنی
بدبخت رہا۔ فارغا یعنی (ہر چیز، خوف و ڈر سے موسیٰ
علیہ السلام کی والدہ کا دل) خالی تھا سوا موسیٰ علیہ
السلام کے ذکر کے۔ رِدْأً يُصَدِّقُنِي (یعنی میرے
ساتھ ہارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیجئے تاکہ فرعون
کے دربار میں میری رسالت کی تصدیق کریں) رداً کے معنی
فریاد رس کے بھی آتے ہیں اور مددگار کے بھی یبطش اور
یبطش (طاء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) یاتمرون بمعنی
یتشاورون۔ الجذوۃ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں
لپٹ نہ ہو (اگرچہ آگ ہو) سنشد یعنی ہم تمہاری
مدد کریں گے کہ جب تم نے کسی کی مدد کی تو گویا تم اس کے
دست و بازو بن گئے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ جب
کوئی حرف زبان سے نہ ادا ہو پائے لکنت ہو یا فا زبان
پر آجاتا ہے تو اس کے لئے لفظ "عقدہ" استعمال کرتے
ہیں ازری بمعنی ظہری فیسحتکم بمعنی فَيُهْلِكَكُمْ
المثلى۔ امثل کی تانیث ہے (بمعنی افضل) کہتے ہیں
خذ المثلى، خذ الامثل۔ ثم ائتوا صَفًّا، کہتے ہیں
هل اتيت الصف اليوم۔ (یہاں الصف سے مراد)
وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ فاوجس۔ یعنی
دل میں پیدا ہوا، خوف۔ ضعيفة (دراصل یہ خوفة
تھا) کا واؤ خاء کے کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا ہے۔
فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل۔ خطبك

من آل فرعون۔ فقذفتها۔ القیتها القی۔ صنع۔ فنسی موسٰی ھم یقولونہ اخطا الرب ان لا یرجع الیھم قولا فی العجل

بمعنی، بالک۔ مساس مصدر ہے ماسہ مساسًا سے لننسفنہ یعنی لنذرینہ، الضحاء بمعنی الحر۔ قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نقص الکلام سے اس کے معنی ماخوذ ہوں (جیسے آیت) نحن نقص علیک۔ میں ہے عن جنب یعنی عن بعد۔ اور عن جنابۃ وعن اجتناب ایک معنی میں ہیں مجاہد نے فرمایا کہ علی قدر (میں قدر کا ترجمہ) وعدہ متعینہ ہے۔ لا تنیا یعنی لا تضعفا یبسًا بمعنی یابسًا۔ من زینۃ القوم سے مراد وہ زیورات ہیں جو انہوں نے آل فرعون سے مستعار لئے تھے فقذفتھا ای القیتھا۔ القی بمعنی صنع۔ فنسی موسی، یعنی سامری اور اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسٰی علیہ السلام، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا یرجع الیھم قولًا، گوسالہ کے بارے میں ہے۔

۶۱۸۔ حدثنا ھدبۃ بن خالد حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ حتی اتی السماء الخامسۃ فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبًا بالاخ الصالح والنبی الصالح۔ تابعہ ثابت وعباد بن ابی علی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

۶۱۸۔ ہم سے ہدبۃ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس رات کے متعلق حدیث بیان کی جس سے آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ جب آپ پانچویں آسمان پر... تشریف لائے تو وہاں ہارون علیہ السلام تشریف رکھتے تھے، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! اس روایت کی متابعت ثابت اور عباد بن ابی علی نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

باب ۳۲۷۔ قول اللہ تعالٰی وھل اتاک حدیث موسٰی وکلم اللہ موسٰی تکلیمًا:

۳۲۷۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد اور کیا آپ کو موسٰی کا واقعہ معلوم ہوا، اور اللہ تعالٰی نے موسٰیؑ کو اپنے کلام سے نوازا:

۶۱۹۔ حدثنا ابراھیم بن موسٰی اخبرنا ھشام بن یوسف اخبرنا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ رأیت موسٰی واذا رجل ضرب رجل کانہ من رجال شنوءۃ ورأیت عیسٰی فاذا ھو رجل ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس وانا اشبہ ولد ابراھیم ثم اتیت بانائین

۶۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی سرگذشت بیان کی جس میں آپؐ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ میں نے موسٰی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گٹھے ہوئے بدن کے تھے، بال گھنگھریالے.... تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءۃ کے افراد میں سے ہوں اور میں نے عیسٰی علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد اور نہایت سرخ

فِي اَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْاٰخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ اَيُّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ اَخَذْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ ؛

وسفید تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ) معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں، اور میں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام اور استقامت) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو، آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالية حَدَّثَنَا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينبغي لعبد ان يقول انا خير من يونس بن مَتّٰى ونسبه الى ابيه وذكر النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اسري به فقال موسى آدَمُ طُوَالٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وقال عيسى جَعْدٌ مَرْبُوْعٌ وذكر مالك خازن النار وذكر الدَّجَّال ؛

۶۲۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے ابو العالیہ سے سنا اور ان سے تمہارے نبی کے چچازاد بھائی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام پر ترجیح دے آں حضورؐ نے آپ کا نام آپ کے والد کی طرف سے منسوب کر کے لیا۔ اور آں حضورؐ نے شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں اور دراز قد تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلۂ شنوءہ کے کوئی صاحب ہوں اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام درمیانہ قد تھے اور آں حضورؐ نے داروغۂ جہنم، مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجّال کا بھی ذکر فرمایا ؛

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حَدَّثَنَا سفيان حَدَّثَنَا ايوب السَّخْتِيَانِيُّ عن ابن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنهما ان النبي صلى اللهُ عليه وسلم لما قدم المدينة وجدهم يصومون يومًا يعني عاشوراء فقالوا هٰذَا يوم عظيم وهو يوم نَجَّى الله فيه مُوْسٰى واغرق آل فرعون فصام موسى شكرًا لله فقال انا اَوْلٰى بموسى مِنْهُمْ فصامه وامر ؛

۶۲۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب سختیانی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر کے صاحبزادے (عبد اللہ) نے، اپنے والد کے واسطے سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑا باعظمت دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکرانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہؓ کو بھی اس کا حکم دیا ؛

باب ۳۲۸۔ قول الله تعالى وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ

۳۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، پھر اس میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا اور اس طرح ان کے رب کے متعین کردہ چالیس دن پورے

مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يقال دكه۔ زلزله۔ فدكتا۔ فدككن۔ جعل الجبال كالواحدة كما قال الله عزوجل اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يقل كُنَّ رَتْقًا ملتصقتين۔ اُشْرِبُوْا۔ ثوب۔ مشرب۔ مصبوغ۔ قال ابن عباس انبجست انفجرت واذ نتقنا الجبل رفعنا ٭

ہو گئے" اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری غیر موجودگی میں میری قوم کی نگرانی کرتے رہنا، اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا، پھر جب موسیٰ ہمارے متعین کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے (بلا واسطہ) گفتگو کی تو انہوں نے عرض کی میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے، میں آپ کو دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد" وانا اول المؤمنین" تک بولتے ہیں دکہ یعنی اسے جھنجھوڑ دیا۔ (آیت میں) فدکتا معنی میں فدککن کے ہے "الجبال" کو واحد کے حکم میں تسلیم کر کے (اور اسی طرح الارض کو آیت میں تثنیہ کا صیغہ لائے) جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا (بصیغۂ تثنیہ) اس کے بجائے کن رتقاً (بصیغۂ جمع) نہیں فرمایا (رتقا کے معنی) ملے ہوئے کے ہیں۔ اُشْرِبُوْا (یعنی ان کے دلوں میں گوسالے کی محبت رس بس گئی تھی) ثوب مشرب رنگا ہوا کپڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انبجست کے معنی پھوٹ پڑی وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ، یعنی پہاڑ کو ہم نے ان کے اوپر اٹھایا ٭

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يَفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ ٭

۱۴۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں، اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا (بے ہوش ہی نہیں کئے گئے ہوں گے بلکہ) انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا ٭

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد الجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا مَعْمَرٌ عن همام عن ابي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بنو اسرائيل لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا

۱۴۲۳۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوا کرتا اور اگر حواء علیہما السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت کبھی نہ

الدَّهْرُ ؛

کرتی (حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے ؛

باب ۳۲۹۔ طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يشبه صغار الحلم حقيق۔ حق۔ سقط كل من ندم فقد سقط في يده ؛

۳۲۹۔ قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا طوفان ہے۔ بکثرت اموات کا وقوع ہونے لگے تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں۔ القمل اس چیچڑی کو کہتے ہیں جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق بمعنی حق۔ سقط (بمعنی نادم ہوا) جو شخص بھی نادم ہوتا ہے تو (گویا) وہ اپنے ہاتھ میں گر پڑتا ہے (یعنی کبھی ہاتھ کو دانتوں سے، شدت غم میں کاٹتا ہے اور کبھی ہاتھ سے دوسری حرکتیں کرتا ہے جو غم والم پر دلالت کرتی ہیں :)

باب ۳۳۰۔ حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ؛

۳۳۰۔ خضر علیہ السلام کا واقعہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ؛

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عمرو بن محمد حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أن عبيد الله بن عبد الله أخبره عن ابن عباس أنه تمارى هو والحر بن قيس الفزاري في صاحب موسى قال ابن عباس هو خضر فمر بهما أُبَيُّ بن كعب فدعاه ابن عباس فقال إني تماريت أنا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سأل السبيل إلى لقيه هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يَقُولُ بَيْنَمَا موسى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فقال هل تعلم أحدا أعلم منك قال لا فأوحى الله إلى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل إليه فجعل له الحوت آية وقيل له إذا فقدت الحوت فارجع فإنك ستلقاه فكان يتبع الحوت في البحر فقال لموسى فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره فقال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فوجدا خضرا فكان من شأنهما الذي قص

۶۲۴۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حر بن قیس فزاری رضی اللہ عنہ سے صاحب موسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں ان کا اختلاف ہوا پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ .... وہاں سے گزرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرا اپنے ان ساتھی سے صاحب موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لئے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ان کے حالات کا تذکرہ سنا ہے ..؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ان سے آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اس روئے زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے (جنہیں ان امور کا علم ہے جن کا آپ کو نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھا تو انہیں مچھلی کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے (تو جہاں گم ہوئی ہو وہاں) واپس آجانا وہیں ان سے ملاقات ہو گی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا میں (سفر کے دوران) مچھلی کی برابر نگرانی کرتے

اللہُ فی کتابہٖ ؛

رہے پھر ان سے ان کے رفیق سفر نے کہا کہ آپ نے خیال نہیں کیا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور مجھے محض شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل رکھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ یہ حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں حضرات کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ؛

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا علیُّ بن عبد اللہ حَدَّثَنَا سفیان حدثنا عمرو بن دینار قال اخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفًا البکالیّ یزعم ان موسیٰ صاحب الخضر لیس ھُوَ مُوسیٰ بنی اسرائیل انما مُوسیٰ اٰخر فقال۔ کذب عَدُوُّ اللہ حَدَّثَنَا اُبَیّ بن کعب عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان مُوسیٰ قَامَ خَطِیْبًا فِی بَنِی اِسْرَائِیلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اعلم فقال اَنَا فعتب اللہ عَلَیْہِ اِذ لَمْ یَرُدَّ العِلمَ اِلَیْہِ فقال لَہٗ بَلٰی لی عَبْدٌ بِمَجمع البَحْرَین ھُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ ای رب وَمَن لی بہٖ وَرُبَّمَا قال سفیان ای رب وکیف لی بہ قال تاخذ حُوتًا فتجعلہ فِی مِکْتَلٍ حیثما فقدت الحوت فَھُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قال فھو ثَمَّہٗ واخذ حوتا فجعلہ فِی مِکْتَلٍ ثم انطلق ھو وفتاہ یوشع بن نون حتی اتیا الصخرۃ وضعا رؤسھما فرقد موسیٰ واضطرب الحوت فخرج فسقط فِی البحر فَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فی البحر سَرَبًا فامسک اللہ عن الحوت جریۃ المَاءِ فصار مثل الطاق فقال ھٰکذا مثلَ الطاق فانطلقا یمشیان بقیۃ لَیْلَتِھِمَا وَیَوْمِھِمَا حتی اِذَا کَانَ من الغد قال لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لقد لَقِیْنَا مِن سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا ولم یجد مُوسیٰ النصب حتی جاوز حیث امرہ اللہ قال لہٗ فتاہ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّی نَسِیْتُ الحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہِ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فی البحر

۶۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ، موسیٰ، صاحب خضر بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں (علیہم السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن خدا نے قطعًا بے بنیاد بات کہی، ہم سے ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطاب کر رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا، کون سا شخص سب سے زیادہ جاننے والا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پہ عتاب فرمایا کیونکہ (جیسا کہ چاہیئے تھا) انہوں نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں! میرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا آکر ملتے ہیں وہاں رہتا ہے اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے عرض کیا، اے رب العزت! میں ان سے کس طرح مل سکوں گا ؟ سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ اے رب کیف لی بہ ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک مچھلی پکڑ کر اپنے تھیلے میں رکھ لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں تمہیں ملے گا۔ بعض اوقات انہوں نے (بجائے فھو ثم کے) فھو ثمہ کہا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ پھر آپ اور آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، جب یہ حضرات چٹان پر پہنچے تو سر سے ٹیک لگا لی، موسیٰ علیہ السلام کو نیند آگئی اور مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ اچھی طرح بنا لیا، اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہو گئی، انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح! پھر دونوں حضرات اس دن اور رات کے باقیماندہ حصے

عَجَبًا فكان للحوت سَرَبًا ولهما عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا رجعًا يقصان اثارهما حتّٰى انتهيا الى الصخرة فاذا رجل مُسَجًّى بثوب فسلم موسٰى فرد عليه فقال وَاَنّٰى بارضك السَّلَامُ قال انا مُوسٰى قال مُوسٰى بنى اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمنى مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قال يا موسٰى انى على علم من علم الله علمنيه الله لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه قال هل اَتَّبِعُكَ قال اِنَّكَ لَنْ تستطيع مَعِيَ صبرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا الى قوله اَمْرًا فانطلقا يمشيان عَلٰى سَاحِلِ البحر فمرت بهما سفينة فكلموهم ان يحملوهم فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فحملوه بغير نول فلما ركبا فِى السَّفِينة جاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر فِى البحر نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ قال له الخضر يا موسٰى ما نقص علمى وعلمك من علم الله اِلَّا مثل ما نقص هٰذا العُصْفُورُ بِمِنقَارِهٖ من البحر اِذا اخذ الفاس فنزع لوحًا قال فلم يفجاء مُوسٰى الا وقد قلع لوحًا بِالْقَدُّومِ فقال له مُوسٰى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت اِلى سفينتهم فخرقتها ليغرق اهلها لقد جئت شيئًا اِمرًا قال الم اقل انك لن تستطيع معى صَبرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِى مِن اَمْرِى عُسْرًا فكَانَتُ الاولى من موسٰى نسيانًا فلما خَرَجَا من البحر مَرُّوا بغلام يلعب مَعَ الصبيان فاخذ الخضر براسه فقلعه بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ سفيان باطراف اصابعه كانه يقطِفُ شيئًا فقال له موسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا

میں چلتے رہو جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ، کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں . . . .

. . . .

موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اس متعینہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھئے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں مچھلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل رکھا اور اس مچھلی نے تو (وہیں چٹان کے قریب) دریا میں اپنا راستہ حیرت انگیز طریقہ پر بنا لیا تھا، مچھلی کو تو راستہ مل گیا تھا اور یہ حضرات (خدا کی اس قدرت پر) حیرت زدہ تھے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں ہیں چنانچہ دونوں حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا اس خطے میں تو سلام کا رواج نہیں تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے پوچھا، بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں، میں اس کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم مفید سکھا دیں، جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے موسیٰ، میرے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا اسی طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم سکھایا ہے اور آپ اس کو نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "امرا" تک۔ آخر موسیٰ اور خضر علیہ السلام چلے، دریا کے کنارے کنارے پھر ان کے قریب سے ایک کشتی گزری، ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار کر لیں، کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو

زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ
أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ
سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ
بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا
أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ مَائِلًا
أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ
شَيْئًا إِلَى فَوْقُ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا
إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ
يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ
فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى
لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ
أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ
مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ. قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ
قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ
فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو
غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

کو پہچان لیا اور کسی اجرت کے بغیر اس پر سوار کر لیا۔ جب یہ اصحاب
اس پر سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر
بیٹھ کر اس نے پانی اپنی چونچ میں ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ خضر علیہ السلام
نے فرمایا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے
علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے دریا میں چونچ
مارنے سے دریا کے پانی میں کمی ہوگی، اتنے میں خضر علیہ السلام نے
کلہاڑی اٹھائی اور کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا، موسیٰ علیہ السلام
نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلہاڑی سے نکال چکے تھے اس پر وہ بول
پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے
سوار کر لیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا
کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ
نے نہایت ناگوار کام کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے
آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے
موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ (یہ بے صبری اپنے وعدہ کو بھول جانے
کی وجہ سے ہوئی، اس لئے) آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ نہ کریں جو
میں بھول گیا تھا اور (میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں، یہ پہلی بات
موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب دریائی سفر ختم ہوا
تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ
کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے (دھڑ
سے) جدا کر دیا، سفیان نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے (جدا کرنے کی کیفیت
بتانے کے لئے) اشارہ کیا، جیسے وہ کوئی چیز اچک رہے ہوں، اس
پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا، کسی
دوسرے کی جان کے بدلے میں بھی یہ نہیں تھا، بلاشبہ آپ نے ایک
برا کام کیا، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا، اچھا اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلئے گا بے شک آپ میرے بارے میں عذر
کو پہنچ چکے یہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنا لیں، لیکن
انہوں نے انکار کر دیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے
یوں اشارہ کیا، سفیان نے (کیفیت بتانے کے لئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں، میں نے سفیان
سے "مائلا" کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے ہم ان کے یہاں آئے اور انہوں نے ہماری

میزبانی سے بھی انکار کیا، پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہو گئی جن باتوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے میں ان کی تاویل و توجیہہ آپ پر واضح کروں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ تکوینی واقعات ہمارے لئے بیان کرتا، سفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (جمہور کی قرأت وراءھم کے بجائے) اماھم، ملک یاخذ کل سفینۃ غصبًا، پڑھا ہے۔ اور وہ بچہ (جس کی خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے (سن کر) یاد کی تھی سفیان سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے ہی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس سے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی : یا (اس کے بجائے یہ جملہ کہا) تحفظتہ، من انسان" (شک علی بن عبداللہ کو تھا) تو سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا، کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار کے واسطہ سے میرے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے ؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے سن کر یاد کی تھی ؛

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن سعید الاصبہانی اخبرنا ابن المبارک عن معمر عن همام بن مُنَبِّهٍ عن ابی هریرة رَضِیَ اللّٰهُ عنه عن النبی صلی اللّٰه عَلَیْهِ وسلم قال اِنَّمَا سُمِّیَ الخَضِرَ اَنَّه جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ ؛

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے حدیث بیان کی انہیں ابن مبارک نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خضر علیہ السلام کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ وہ ایک صاف اور بے آب و گیاہ زمین پر بیٹھے تھے، لیکن جوں ہی اٹھے تو وہ جگہ سرسبز و شاداب تھی؛

باب ۲۳

۶۲۷ حَدَّثَنَا اِسْحَاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه انه سمع ابی هریرة رَضِیَ اللّٰهُ عنه یقول قال رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ ؛

۶۲۷۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھک کر خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہوں یہ کہتے ہوئے کہ ہمارا سوال صرف مغفرت کا ہے لیکن انہوں نے اس کے برعکس کیا اور اپنے سرین کے بل گھسٹے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے "حبۃ فی شعرۃ" (ایک مہمل جملہ)

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاق بن ابراهیم حَدَّثَنَا روح بن عبادة حَدَّثَنَا عوف عن الحسن ومحمد وخِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ موسٰی کان رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ

۶۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن، محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی باحیا اور ستر پوشی کے معاملہ میں انتہائی محتاط تھے، ان کی حیاء اور شرم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بدن کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا

إسرائيل فقالوا ما يستتر هذا التستر إلا من عيب بجلده إما برص وإما أدرة وإما آفة وإن الله أراد أن يبرئه مما قالوا لموسى فخلا يوما وحده فوضع ثيابه على الحجر ثم اغتسل فلما فرغ أقبل إلى ثيابه ليأخذها وإن الحجر عدا بثوبه فأخذ موسى عصاه وطلب الحجر فجعل يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى انتهى إلى ملإ من بني إسرائيل فرأوه عريانا أحسن ما خلق الله وأبرأه مما يقولون وقام الحجر فأخذ ثوبه فلبسه وطفق بالحجر ضربا بعصاه فوالله إن بالحجر لندبا من أثر ضربه ثلاثا أو أربعا أو خمسا فذلك قوله يا أيها الذين آمنوا لا تكونوا كالذين آذوا موسى فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها ؛

جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے یا برص ہے یا انتفاخ خصیتین ہے یا پھر کوئی اور بیماری ہے اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کے ہفوات سے برأت کرے گا، ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرنے کے لئے آئے اور ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر) رکھ دیئے، پھر غسل کیا جب فارغ ہوئے تو کپڑے اٹھانے کے لئے بڑھے، لیکن پتھر ان کے کپڑوں کے سمیت بھاگنے لگا (خدا کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا اٹھایا اور پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے، یہ کہتے ہوئے کہ پتھر میرا کپڑا دے دے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے (بے خبری میں) ان سب نے آپ کو ننگا دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں، اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے آپ کی برأت کر دی اب پتھر بھی رک گیا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا، پھر پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ بخدا، اس پتھر پر، موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور باعزت تھے" میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۹۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن الأعمش قال سمعت أبا وائل قال سمعت عبد الله رضي الله عنه قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم قسما فقال رجل إن هذه القسمة ما أريد بها وجه الله فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فغضب حتى رأيت الغضب في وجهه ثم قال يرحم الله موسى قد أوذي بأكثر من هذا فصبر ؛

۶۲۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال) ایک مرتبہ تقسیم کیا ایک شخص نے کہا کہ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے میں نے آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آں حضورؐ غصہ ہوئے اور میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا؛

باب ۳۳۱۔ يعكفون على أصنام لهم متبر خسران وليتبروا يدمروا ما علوا ما غلبوا ؛

۳۳۱۔ "وہ اپنے بتوں کے پاس (ان کی عبادت کے لئے) آکر بیٹھتے ہیں، متبر کے معنی خسران۔ وليتبروا أي يدمروا۔ ما علوا أي ما غلبوا ؛

٦٣٠۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال۔ کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجنی الکباث وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بالاسود منہ فانہ اطیبہ قالوا اکنت ترعی الغنم قال وھل من نبی الا وقد رعاھا۔

٦٣٠۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں تھے) پیلو کے پھل توڑنے لگے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہو گئے ہوں انہیں توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا آں حضورؐ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ۳۳۲۔ واذ قال موسیٰ لقومہ

ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ الایۃ قال ابو العالیۃ۔ العوان۔ النصف بین البکر والھرمۃ۔ فاقع۔ صاف۔ لا ذلول۔ لم یذلھا العمل۔ تثیر الارض۔ لیست بذلول تثیر الارض ولا تعمل فی الحرث مسلمۃ من العیوب۔ لاشیۃ۔ بیاض صفراء ان شئت سوداء۔ ویقال صفراء کقولہ جمالات صفر فادارأتم۔ اختلفتم۔

۳۳۲۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔" آخر آیت تک ابو العالیہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) العوان نوجوان اور بوڑھے کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع، بمعنی صاف، لاذلول۔ یعنی جسے کام نے نڈھال اور لاغر نہ کر دیا ہو۔ تثیر الارض یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ نہ زمین جوت سکے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمۃ یعنی عیوب سے پاک ہو، لاشیۃ، یعنی سفیدی (نہ ہو) صفراء اگر تم چاہو تو اس کے معنی سیاہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفر میں۔ فادارأتم بمعنی فاختلفتم۔

باب ۳۳۳۔ وفاۃ موسیٰ وذکر ما بعدہ۔

۳۳۳۔ موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے بعد کے حالات۔

٦٣١۔ حدثنا یحیی بن موسیٰ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل ملک الموت الی موسیٰ علیہما السلام فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت۔ قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالاٰن قال فسال اللہ ان یدنیہ

٦٣١۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ابن طاؤس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جب ملک الموت، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے چانٹا مارا (کیونکہ انسان کی صورت میں آئے تھے) ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر

من الارض المقدسة رمية بحجر قال ابوهريرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت ثم لاريتكم قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر قال واخبرنا معمر عن همام حدثنا ابوهريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ؛

رکھیں ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں اس کے ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام بولے، اے رب! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ابھی کیوں نہ آجائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستے کے کنارے ریت کے سرخ ٹیلے کے نیچے، عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، اور ہمیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح ؛

۶۳۲۔ حدثنا ابواليمان اخبرنا شعيب عن الزهرى قال اخبرنى ابوسلمة بن عبدالرحمن وسعيد ابن المسيب ان اباهريرة رضى الله عنه قال استب رجل من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم. والذى اصطفى محمدا صلى الله عليه وسلم على العالمين فى قسم يقسم به، فقال اليهودى. والذى اصطفى موسى على العالمين فرفع المسلم عند ذلك يده فلطم اليهودى فذهب اليهودى الى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره الذى كان من امره وامر المسلم فقال لا تخيرونى على موسى فان الناس يصعقون فاكون اول من يفيق فاذا موسى باطش بجانب العرش فلا ادرى اكان فيمن صعق فافاق قبلى اوكان ممن استثنى الله ؛

۶۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک فرد اور یہودیوں سے ایک شخص کا باہم جھگڑا ہوا، مسلمانوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا، قسم کھاتے ہوئے انہوں نے یہ جملہ کہا اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان کے معاملے کی آپ کو اطلاع دی آں حضورؐ نے اسی موقع پر فرمایا تھا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا؛

۶۳۳۔ حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبدالرحمن ان اباهريرة قال

۶۳۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی فقال له موسی انت آدم الذی اخرجتک خطیئتک من الجنة فقال له آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالاته وبکلامه ثم تلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی مرتین۔

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ اور آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی (آسمان پر) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ آدم ہیں (علیہ السلام تمام انسانوں کے جدامجد اور عظیم المرتبت پیغمبر) جنہیں ان کی لغزش نے جنت سے نکالا تھا آدم علیہ السلام نے فرمایا، اور آپ موسیٰ ہیں (علیہ السلام) کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نوازا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے مقدر کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے آنحضورؐ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

۶۳۴ - حدثنا مسدد حدثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیه وسلم یوما قال عرضت علی الامم ورایت سوادا کثیرا سد الافق فقیل هذا موسی فی قومه۔

۶۳۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حصین بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے، پھر بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم کے ساتھ۔

باب ۳۳۴ - قول اللہ تعالی وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأة فرعون الی قوله وکانت من القانتین۔

۳۳۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وکانت من القانتین" تک۔

۶۳۵ - حدثنا یحیی بن جعفر حدثنا وکیع عن شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمدانی عن ابی موسی رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا آسیة امرأة فرعون ومریم بنت عمران وان فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

۶۳۵ - ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہمدانی نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہا السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔

باب ۳۳۵ - ان قارون کان من قوم موسی۔ الآیة۔ لتنوء لتثقل۔ قال

۳۳۵ - "بے شک قارون، موسیٰؑ کی قوم کا ایک فرد تھا"۔ الآیة۔ (آیت میں) لتنوء بمعنی لتثقل

ابن عباس اولی القوۃ۔ لا یرفعھا العصبۃ من الرجال یقال الفرحین۔ المرحین ویکان اللہ مثل اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ۔ ویوسع علیہ ویضیق ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اولی القوۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کی کنجیوں کو لوگوں کی ایک پوری جماعت بھی نہ اٹھا پاتی تھی، الفرحین بمعنی المرحین، وَیکَاَنَّ اَلَمْ تَرَ اَنَّ کی طرح ہے۔ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر (یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے ؛"

باب ۳۳۵۔ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْباً اِلٰی اھل مدین لان ملین بلد ومثلہ واسال القریۃ۔ واسال العیر یعنی اھل القریۃ واھل العیر وراءکم ظھریا لم یلتفتوا الیہ یقال۔ اذا لم یقض حاجتہ ظھرت حاجتی وجعلتنی ظھریا۔ قال الظھری ان تاخُذُ مَعَکَ دابۃ او وعاءً تستظھر بہ مکانتھم ومکانھم واحد یغنوا یعیشوا یائس۔ یحزن اسی احزن وقال الحسن انک لانت الحکیم الرشید یستھزئون وقال مجاھد۔ لیکۃ الایکۃ۔ یوم الظلۃ اظلال الغمام العذاب علیھم ؛

۳۳۵۔ "والی مدین اخاھم شعیبا" سے اہل مدین مراد ہیں، کیونکہ مدین ایک شہر تھا (اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب نبی بنا کر بھیجے گئے۔) اسی طرح واسال القریۃ اور واسال العیر سے اہل قریہ اور اہل عیر مراد ہیں۔ وراءکم ظھریا یعنی ان کی طرف انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔ ظھرت حاجتی اور جعلتنی ظھریا امام بخاریؒ نے فرمایا کہ الظھری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ کوئی چوپایہ یا برتن رکھو جس سے تمہیں مدد حاصل ہوتی رہے مکانتھم اور مکانھم ایک چیز ہے یغنوا بمعنی یعیشوا یائس بمعنی یحزن۔ آسی بمعنی احزن اور حسن نے فرمایا کہ انک لانت الحکیم الرشید کہہ کر وہ ان کا مذاق بنایا کرتے تھے۔ مجاہد نے فرمایا کہ لیکۃ اور الایکۃ ہم معنی ہیں۔ یوم الظلۃ سے مراد یہ ہے کہ عذاب کے بادلوں نے ان پر (سایہ ڈالا تھا) ؛

باب ۳۳۶۔ قول اللہ تعالیٰ وَاِنَّ یُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلٰی قولہ وَھُوَ مُلِیْمٌ قال مجاھد مذنبٌ المشحون الموقر فَلَوْلَا اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ الآیۃ فَنَبَذْنَاہُ بِالْعَرَاءِ بوجہ الارض وَھُوَ سَقِیْمٌ وَاَنْبَتْنَا عَلَیْہِ شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ من غیر ذات اصل الدباء ونحوہ وَاَرْسَلْنَاہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی ،

۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بے شک یونس رسولوں میں سے تھے" ارشاد خداوندی "وھو ملیم" تک مجاہدؒ نے فرمایا کہ (ملیم بمعنی) مذنب ہے) المشحون بمعنی الموقر" پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے" الآیۃ فنبذناہ بالعراء (میں العراء سے مراد) زمین (خشکی کا علاقہ) ہے (یعنی ہم نے ان کو خشکی پر ڈال دیا اور وہ نڈھال تھے اور ہم نے ان کے قریب بغیر تنے کا ایک پودا، جیسے کدو وغیرہ، پیدا کر دیا تھا اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے

حِينٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ ؛

پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے اور ہم نے ایک مدت تک انہیں نفع اٹھانے کا موقعہ دیا۔" اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صاحب حوت (یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیے کہ جب انہوں نے (مچھلی کے پیٹ سے) مغموم حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارا" آیت میں مکظوم، کظیم کے معنی میں ہے۔ یعنی مغموم۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني الاعمش۔ حَدَّثَنَا ابو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن ابی وائل ...... عن عبد الله رَضِيَ اللهُ عنه عن النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يونس بن مَتَّى ؛

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص میرے متعلق یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں، مسدد نے اس اضافہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ یونس بن متی ؛

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن قتادة عن ابی العالية عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ونسبه الى ابيه ؛

۶۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ نے ان کے والد کی طرف منسوب کرکے ان کا نام لیا تھا ؛

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يحيى بن بكير عن الليث عن عبد العزيز بن ابی سلمة عن عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابی هريرة رضي الله عنه قال بينما يهودي يعرض سلعته اعطي بها شيئا كرهها فقال لا والذی اصطفى موسى على البشر فسمعه رجل من الانصار فقام فلطم وجهه وقال تقول والذی اصطفى موسى على البشر والنبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بين اظهرنا فذهب اليه فقال ابا القاسم إِنَّ لِي ذِمَّةً وعهدا فما بَالُ فلان لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النبي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى رأى في وجهه ثم قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ

۶۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے ان سے عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے، ان سے عبداللہ بن فضل نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا (لوگوں کو بیچنے کے لئے) لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا، اس لئے کہنے لگا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ جملہ ایک انصاری صحابی نے سن لیا اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ابھی موجود ہیں اور تم اس طرح قسم کھاتے ہو کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا، اس پر وہ یہودی آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، اے ابوالقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن و صلح

اللهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى ؛

کا عہد و پیمان ہے، پھر فلاں شخص کا کیا حال ہوگا (جو مسلمان ہے اور) اس نے میرے منہ پر چانٹا مارا ہے آں حضورؐ نے صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چانٹا مارا تھا؟ انہوں نے وجہ بیان کی تو آنحضورؐ غصے ہوگئے اور غصہ کے آثار چہرۂ مبارک پر نمایاں ہوگئے پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں باہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمان و زمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے ؛

۶۳۹ - حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم سمعت حميد بن عبد الرحمٰن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لعبد ان يقول انا خير من يونس بن متى ؛

۶۳۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں ؛

باب ۳۳۷ - وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يتعدون. يجاوزون في السبت. إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا. شوارع الى قوله كونوا قردة خاسئين:

۳۳۷ - "اور ان سے اس بستی کے متعلق پوچھئے جو دریا کے کنارے تھی" اذ یعدون فی السبت" (میں یعدون) یعتدون کے معنی میں ہے یعنی سبت کے دن انہوں نے حد سے تجاوز کیا "جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں ان کے گھاٹ پر آجاتی تھیں" شرعا بمعنی شوارع۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کونوا قردۃ خاسئین" تک ۔

باب ۳۳۸ - قول الله تعالى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا الزبر. الكتب واحدها زبور. زبرت. كتبت. وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ. قال مجاهد سبحي معه وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ. الدروع وقدر في السرد المسامير والحلق ولا يدق المسمار فيتسلسل ولا يعظم

۳۳۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور"۔ الزبر بمعنی الکتب اس کا واحد زبور ہے زبرت بمعنی کتبت۔" اور بے شک ہم نے داؤدؑ کو اپنے پاس سے فضل دیا تھا (اور ہم نے کہا تھا کہ اے پہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کر" مجاہدؒ نے فرمایا کہ) (اوّبی معہ معنی) سبحی معہ ہے۔ اور پرندوں کو بھی (ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا) اور لوہے کو ان کے لئے نرم کیا تھا کہ اس سے زرہیں بنائیں"......

نیفصھم۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؛

سابغات بمعنی دروع " اور بنانے میں ایک خاص انداز رکھو، (یعنی زرہ کی) کیلوں اور حلقے بنانے میں، یعنی کیلوں کو اتنا باریک بھی نہ کر دو کہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے " اور اچھے عمل کرو، بے شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں "۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ۔ رواه موسی بن عقبة عن صفوان عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

۶۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرأت بہت آسان کر دی گئی تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے تھے اور زین، کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے اس کی روایت موسیٰ بن عقبہ نے کی ان سے صفوان نے، ان سے عطاء بن یسار نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب ان سعید بن المسیب اخبره وابا سلمة بن عبد الرحمن ان عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما قال اخبر رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ انی اقول والله لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عشت فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قلت قد قلته قَالَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وافطر وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ من ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وافطر یومین قال قلت انی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قال فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِكَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّیَامِ قلت انی اُطِیْقُ اَفْضَلَ

۶۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں نے کہا ہے کہ خدا کی قسم، جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزار دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزاروں گا ؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا تھا آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے نباہ نہیں سکو گے اس لئے روزہ بھی رکھا کرو، اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو، اور رات میں بھی عبادت کیا کرو اور سویا بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح روزے کا یہ طریقہ بھی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا میں نے عرض کی کہ میں اس سے افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بغیر روزے کے رہا

منه يارسول الله قال لا افضل من ذلك ؛ کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آں حضور نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو، اور ایک دن روزہ کے بغیر رہا کرو، داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ بھی یہی تھا اور یہی سب سے افضل طریقہ ہے میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں لیکن آں حضور نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔

۶۴۲۔ حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مسعر حدثنا حبيب بن ابى ثابت عن ابى العباس عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم الم انبأ انك تقوم الليل وتصوم النهار فقلت نعم فقال فانك اذا فعلت ذلك هجمت العين ونفهت النفس صم من كل شهر ثلاثة ايام فذلك صوم الدهر او كصوم الدهر قلت انى اجد بى قال مسعر يعنى قوة قال فصم صوم داود عليه السلام وكان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى ؛

۶۴۲۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہو اور دن میں (روزانہ) روزے رکھتے رہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آں حضور نے فرمایا، لیکن اگر تم اسی طرح کرتے رہو تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہارا جی اکتا جائے گا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو کہ یہی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے یا (آپ نے فرمایا کہ) زندگی بھر کے روزے کی طرح ہے میں نے عرض کی کہ اپنے میں، میں محسوس کرتا ہوں، مسعر نے بیان کیا کہ آپ کی مراد قوت سے تھی، آں حضور نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو آپ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے ؛

باب ۳۳۹۔ احب الصلاة الى الله صلاة داود واحب الصيام الى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما قال على وهو قول عائشة ما الفاه السحر عندى الا نائما ؛

۳۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ ہے، آپ (ابتدائی) آدھی رات سویا کرتے تھے، اور ایک تہائی رات میں عبادت کیا کرتے تھے پھر جب رات کا چھٹا حصہ باقی رہ جاتا تو سویا کرتے تھے اسی طرح ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے متعلق فرمایا تھا کہ جب بھی سحر کے وقت میرے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہے تو سوئے ہوئے ہوتے تھے ؛

۶۴۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عمرو بن اوس الثقفى سمع عبد الله بن عمرو قال قال لى

۶۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصيام الى الله صيام داؤد كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلاة الى الله صلاة داؤد كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه

بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے آپ آدھی رات تک سوتے تھے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔

باب ۳۴۰ - واذكر عبدنا داؤد ذا الايد انه اواب الى قوله وفصل الخطاب قال مجاهد الفهم فى القضاء- ولا تشطط لا تسرف- واهدنا الى سواء الصراط ان هذا اخى له تسع وتسعون نعجة يقال للمرأة نعجة- ويقال لها ايضا شاة ولى نعجة واحدة فقال اكفلنيها مثل وكفلها زكرياء ضمها- وعزنى غلبنى صار اعز منى- اعززته- جعلته عزيزا فى الخطاب يقال المحاورة قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك الى نعاجه وان كثيرا من الخلطاء الشركاء ليبغى الى قوله انما فتناه- قال ابن عباس اختبرناه وقرأ عمر فتناه بتشديد التاء فاستغفر ربه وخر راكعا واناب ؛

۳۴۰۔ اور یاد کیجئے ہمارے بندے داؤد بڑی قوت والے کو، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد، وَفَصْلَ الْخِطَابِ (فیصلہ کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطا کی تھی) تک مجاہد نے فرمایا (فصل الخطاب سے مراد) فیصلے کی سوجھ بوجھ ہے، ولا تشطط یعنی بے انصافی نہ کیجئے" اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے ننانوے نعجۃ (دنبیاں) ہیں" عورت کے لئے بھی نعجۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور نعجۃ بکری کو بھی کہتے ہیں "اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے وہ بھی مجھ کو دے ڈال یہ کفلها زکریا کی طرح ہے بمعنی ضمها "اور گفتگو میں مجھے دباتا ہے۔ داؤد نے کہا کہ اس نے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کر کے واقعی تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انما فتناہ" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فَتَنَّاهُ" کے معنی ہیں، ہم نے ان کا امتحان کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاء کی تشدید کے ساتھ "فَتَّنَاهُ" کیا کرتے تھے "سو انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کی اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے۔

۶۴۴۔ حدثنا محمد حدثنا سهل بن يوسف قال سمعت العوام عن مجاهد قال قلت لابن عباس، اسجد فى ص فقرأ ومن ذريته داؤد وسليمان حتى اتى فبهداهم اقتده فقال نبيكم صلى الله عليه وسلم ممن امر ان يقتدى بهم ؛

۶۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے العوام سے سنا، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کیا کروں؟ تو آپ نے آیت "ومن ذریتہ داؤد وسلیمان" کی تلاوت کی "فبھداھم اقتدہ" تک۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم تھا۔

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا موسیٰ بن اسماعیل حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال لیس ص من عزائم السجود ورایت النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم یسجد فیها۔

باب ۳۴۱ - قول الله تعالیٰ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الراجع المنیب. وقوله هب لي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وقوله وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ، وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ. اذبنا له عین الحدید. وَمِنَ الْجِنِّ من یعمل بین یدیه الی قوله من محاریب قال مجاهد بنیان ما دون القصور. وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كالحیاض للابل. وقال ابن عباس. كالجوبة مِنَ الْأَرْضِ. وقدور راسیات الی قول الشکور. فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الارض تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ عصاه فلما خر الی قوله المهين. حب الخير عن ذکر ربي فطفق مَسْحًا بالسوق والاعناق. یمسح اعراف الخیل وعراقیبها. الاصفاد. الوثاق. قال مجاهد الصافنات صَفَنَ الفرس رفع احدی رجلیه حتّٰی تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الحافر. الجیاد. السراع جسدًا شیطانًا رخاء. طیبة. حیث اصاب. حیث شاء فامنن. اعط. بغیر حساب. بغیر حرج۔

۱۶۴۵ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سورۂ صٓ۔ کا سجدہ ضروری نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۳۴۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے"۔ الراجع بمعنی المنیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی) "مجھے ایسی سلطنت دیجئے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے" اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کر دیا) کہ اس کی صبح کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا"۔ (واسلنا له عين القطر بمعنی) اذبنا له عين الحديد) ہے" اور جنات میں کچھ وہ تھے جو ان کے آگے ان کے پروردگار کے حکم سے خوب کام کرتے تھے" ارشاد "من محاریب" تک مجاہد نے فرمایا کہ (محاریب سے مراد بڑی عمارتیں ہیں) جو محلات سے چھوٹی ہوں" اور مجسمے اور لگن جیسے حوض جیسے اونٹوں کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے زمین میں گڑھے (بڑے بڑے) ہوا کرتے ہیں" اور (بڑی بڑی) جمی ہوئی دیگیں" ارشاد "الشکور" تک "پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا بجز ایک زمین کے کیڑے کے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھاتا رہا، سو جب وہ گر پڑے تب جنات پر حقیقت واضح ہوئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد المهين تک "سلیمانؑ کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا" پھر آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں

پر ہاتھ پھیرنے لگے"، یعنی گھوڑوں کے ایال اور ان کی کونچیں کاٹنے لگے (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے) الاصفاد بمعنی الوثاق۔ مجاہد نے فرمایا کہ الصافنات، صفن الفرس سے مشتق ہے، اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک پر کھڑا ہو جائے۔ الجیاد یعنی دوڑنے میں تیز۔ جسداً بمعنی شیطان۔ رخاء یعنی پاکیزہ۔ حیث اصاب یعنی جہاں چاہے۔ فامنن، اعط کے معنی میں ہے۔ بغیر حساب یعنی بغیر کسی مضائقہ کے؛

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان عِفرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البَارِحَةَ لِيَقطَعَ عَلَىَّ صَلَاتِي فَاَمكَنَنِيَ اللهُ مِنهُ فَاَخَذتُهُ فَارَدتُّ اَن اَربُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِن سَوَارِي المَسجِدِ حَتّٰى تَنظُرُوا اِلَيهِ كُلُّكُم فَذَكَرتُ دَعوَةَ اَخِي سُلَيمَانَ رَبِّ هَب لِي مُلكًا لَا يَنبَغِي لِاَحَدٍ مِن بَعدِي فَرَدَدتُّهُ خَاسِئًا۔ عِفرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ۔ من انس او جان مثل زبنية جماعتها الزبانية؛

۶۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سرکش جن کل رات میرے سامنے آگیا، تاکہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے اسے پکڑ لیا پھر میں نے چاہا، کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی کہ "مجھے ایسی سلطنت دیجئے جو میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو" اس لئے میں نے اسے نامراد واپس کر دیا، عنفریت سرکش کے معنی میں ہے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے؛

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا خالد بن مخلد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيمَانُ بنُ دَاوُدَ لَاَطُوفَنَّ اللَّيلَةَ عَلٰى سَبعِينَ امرَاَةً تَحمِلُ كُلُّ امرَاَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِن شَاءَ اللهُ فَلَم يَقُل وَلَم تَحمِل شَيئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اَحَدُ شِقَّيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ۔ قَالَ شُعَيبٌ وَابنُ اَبِي الزِّنَادِ تِسعِينَ وَهُوَ اَصَحُّ؛

۶۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریگا ان کے رفیق نے کہا انشاء اللہ لیکن انہوں نے نہیں کہا، چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بچہ پیدا نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو (سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے "نوے" بیان کیا (بجائے ستر کے) اور یہی زیادہ صحیح ہے؛

۶۴۸۔ حَدَّثَنِي عمر بن حفص حدثنا ابی حَدَّثَنَا الاعمش حَدَّثَنَا ابراهيم التيمی عن ابيه عن ابی ذر رضی الله عنه قَالَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللهِ ای مسجد وضع اوَّلَ۔ قَالَ المَسجِدُ الحَرَامُ

۶۴۸۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! سب

قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ۔

سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے سوال کیا کہ اس کے بعد کونسی؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ۔ میں نے سوال کیا اور ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی فاصلہ کتنا تھا؟ فرمایا چالیس سال، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے۔ فوراً نماز پڑھ لو۔ تمہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے) تمام روئے زمین مسجد ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا۔ ابو الیمان اخبرنا شعیب حَدَّثَنَا ابو الزناد عن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا انہ سمع ابا ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ انّہ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّاسِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِی النَّارِ وَقَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدٰھُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَھُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ ابو ھریرۃ۔ واللّٰہ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ اِلَّا یَوْمَئِذٍ وَمَا کُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَةَ

۶۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو، پھر پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگے ہوں اور آں حضورؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے بچے تھے اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا لے گیا ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں اور انہیں صورت حال کی اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ اچھا، چھری لاؤ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سکین (چھری) کا لفظ اسی دن سنا۔ ورنہ ہم ہمیشہ (چھری کے لئے) مدیہ کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

باب ۳۴۲۔ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ وَلَا تُصَعِّرْ۔ الْاِعْرَاضُ بِالْوَجْہِ۔

۳۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" اور بے شک دی تھی ہم نے لقمان کو حکمت کہ اللہ کا شکر ادا کرو" ارشاد "ان اللہ لا یحب کل مختال فخور" تک۔ لا تصعر یعنی چہرہ نہ پھیرو۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا۔ ابو الولید حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللّٰہ قَالَ۔ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اَیُّنَا لَمْ یَلْبِسْ اِیْمَانَہٗ بِظُلْمٍ فنزلت لَا تُشْرِكْ

۶۵۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی ہم میں ایسا کون ہوگا

باللہ اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمٌ عَظِیمٌ ؛

اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ بے شک شرک ظلم عظیم ہے ؛

۶۵۱ - حَدَّثَنَا اسحاق اخبرنا عیسیٰ بن یونس حَدَّثَنَا الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال لما نزلت اَلَّذِینَ اٰمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اِیمَانَھُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ علی المسلمین فقالوا یا رَسُولَ اللہ اینا لا یظلم نفسہ قال لَیْسَ ذٰلِکَ اِنَّمَا ھُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیمٌ ؛

۶۵۱ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی ...... ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت " جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ، نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کی ، ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی ہوگی ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ، یہ مطلب نہیں ، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے ، کیا تم نے نہیں سنا ، کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ، اسے نصیحت کرتے ہوئے : کہ " اے بیٹے ! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک ، عظیم ظلم ہے ؛

باب ۳۴۳ - وَاضْرِبْ لَھُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْیَۃِ الآیۃ فَعَزَّزْنَا . قال مجاھد شَدَّدْنَا . وَقَالَ ابن عَبَّاسٍ . طائرکم مصائبکم ؛

۳۴۳ - " اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی مثال بیان کیجئے " الایۃ . فَعَزَّزْنَا کے معنی کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ " ہم نے انہیں تقویت پہنچائی " ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طائرکم کے معنی تمہاری مصیبتیں ہیں ! ؛

باب ۳۴۴ - قول اللہ تعالیٰ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَاءً خَفِیًّا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اِلٰی قولہ لَمْ نَجْعَلْ لَہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا قَالَ ابن عباس . مثلاً یقال رَضِیًّا مَرْضِیًّا . عِتِیًّا . عصیًّا عتا یعتوا قال رَبِّ اَنّٰی یَکُونُ لِیْ غُلٰمٌ الی قولہ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ویقال صَحِیْحًا فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا فاوحی . فاشار . یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ الی قولہ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا . حَفِیًّا . لَطِیفًا عَاقِرًا الذکر والانثی سَوَاءٌ ؛

۳۴۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " (یہ) تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی رحمت (فرمانے کا) اپنے بندے زکریا پر) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا ، کہا اے میرے پروردگار ! میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ، اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی ہے " ارشاد " لم نجعل لہٗ من قبل سمیًّا تک . ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " رضیا " مرضیًّا کے معنی میں استعمال ہوا ہے . عتیا بمعنی عصیا . عتا یعتوا ، رسویا بمعنی) صحیحًا . " پھر وہ اپنی قوم کے روبرو حجرہ سے برآمد ہوئے اور ان سے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو " . فاوحی ای فاشار . " اے یحییٰ ! کتاب کو مضبوط پکڑ لو " ارشاد " ویوم یبعث حیًّا " تک . حفیًّا بمعنی لطیفًا . عاقرًا ، مؤنث اور

مذکر دونوں کے لئے آتا ہے :

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ھدبة بن خالد حَدَّثَنَا ھمام بن یحیی حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صَعْصَعَةَ ان نبي الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسلم حدثهم عن ليلة اسرى بِهٖ ثُمَّ صَعِدَ حتى اتى السماء الثانية فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مِنْ هٰذَا قَالَ جبريل قيل ومن معك قال محمد قِيلَ وَ ارسل اليه قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت اتم قالا مرحبًا بالاخ الصَّالِحِ وَالنَّبِي الصَّالِحِ :

۶۵۲۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ آپ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لائے پھر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں ؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں ؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا، کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا ؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسٰی اور یحیٰی علیہ السلام وہاں تشریف رکھتے تھے، یہ دونوں حضرات آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحیٰی اور عیسٰی (علیہم السلام) ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا، دونوں حضرات نے جواب دیا اور کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی :

باب ۳۴۵۔ قول الله تعالى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ الى قوله يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابن عباس وَ آلِ عمران المؤمنين مِنْ آل ابراهيم وَآلِ عمران وآل ياسين وآل محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ المومنون۔ ويقال آل يعقوب۔ اهل يعقوب فاذا صَغَّرُوْا آلَ ثُمَّ رَدُّوْهُ الى الاصل قالوا اُهَيل :

۳۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں" (اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے "۔ اپنی طرف سے ایک کلمہ کی" "بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان میں منتخب کیا ہے ارشاد "یرزق من یشاء بغیر حساب : تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آل عمران آل ابراہیم آل عمران آل یاسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سائر الانبیاء کے مومنین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے اور یہ مؤمنین کا طبقہ ہے۔ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں، چنانچہ جب اس کی تصغیر کی جائے گی تو اپنی اصل حالت پر آجائے گا اور کہیں گے۔ اھیل :

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حَدَّثَنِي سعيد بن المسيب قال قال ابو هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رسول

۶۵۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يقول ابوهريرة وَإِنِّي أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر ایک، بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے، سوا مریم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ! میں اسے (مریم علیہا السلام) اور اس کی ذریت کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

باب ۳۴۶۔ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَال يكفل. يضم. كفلها ضمها مخففة ليس من كفالة الديون وشبهها ؛

۳۴۶۔ اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر لیا ہے، اے مریم! اپنے پروردگار کی عبادت کرتی رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ، یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں، ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔" یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں، کفلھا یعنی ضمھا، (بعض قرأتوں میں) تخفیف کے ساتھ ہے، یہاں کفالت دیون وغیرہ سے ماخوذ ہو کر استعمال ہوا ہے (بلکہ ضم واخذ کے معنی ہیں)۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا۔ احمد ابن ابي رجاء حَدَّثنا النضر عن هشام قال اخبرني ابي قال سمعت عبد الله بن جعفر قال سمعتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عنه يقول سمعت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم يقول خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بنتُ عمران وَخَيْرُ نسائها خَدِيْجَةُ ؛

۶۵۴۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضور فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام) اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ ہیں (رضی اللہ عنہا)

باب ۳۴۷۔ قَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ واحد وَجِيْهًا. شَرِيْفًا وَقَالَ ابراهيم. المسيح.

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم" ارشاد "فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ" یبشرک (بالتشدید) اور یبشرک (بالتخفیف) ایک ہی چیز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الکہل بمعنی حلیم ہے۔

الصدیق۔ وقال مجاھد۔ الکھل۔ الحلیم والاکمہ۔ من یبصر بالنھار ولا یبصر وقال غیرہ من یولد اعمیٰ ؛

اور الاکمہ اس شخص کو کہتے ہیں جو دن میں تو دیکھ سکتا ہو لیکن رات میں اُسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ اسے کہتے ہیں جو پیدائشی نابینا ہو ؛

۶۵۵۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت مرۃ الھمدانی یحدث عَنْ اَبِی مُوْسیٰ الاشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ۔ وَقَالَ ابن وَھبٍ اَخبرنِی یونس عن ابن شھاب قال حدثنی سعید بن المسیب ان اباھریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقولُ النِّسَاءِ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاہُ عَلٰی طِفْلٍ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِی ذَاتِ یَدِہٖ یقول ابوھریرۃ علی اثر ذٰلک وَلَمْ یرکب مریم بنت عمران بعیرًا قط تابعہ ابن اخی الزھری واسحاق الکلبی عن الزھری ؛

۶۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، کہا کہ میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی! مردوں میں تو بہت سے کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں، اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفقت و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ہی فرمایا کہ مریم ابنت عمران رضی اللہ عنہا اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں اس روایت کی متابعت زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے اور اسحاق کلبی نے۔ زہری کے واسطے سے کی ؛

باب ۳۴۷۔ قولہ یا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ قال ابوعبید کلمتہ۔ کن فکان۔ وقال غیرہ وروح

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم تو بس اللہ کے ایک پیغمبر ہیں اور اس کا ایک کلمہ جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے، پس اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس سے باز آجاؤ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے بیٹا ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے" ! ابوعبید نے بیان

منه. احياه فجعله روحًا. ولا تقولوا ثلاثة :

کیا کہ کلمتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئے۔ دوسرے حضرات نے کہا کہ وروح منہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح ڈالی، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں :

۶۵۶۔ حدثنا۔ صدقة بن الفضل حدثنا الوليد عن الاوزاعي قال حدثني عمير بن هانئ قال حدثني جنادة بن ابي امية عن عبادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة حق والنار حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل. قال الوليد حدثني ابن جابر عن عمير عن جنادة وزاد من ابواب الجنة الثمانية ايها شاء :

۶۵۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا، (آخر الامر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمیر نے اور جنادہ نے اور اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے (ایسا شخص) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا (داخل ہو گا)

باب ۳۴۸۔ واذكر في الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها نبذناه. القيناه اعتزلت شرقيا. مما يلي الشرق. فاجاءها افعلت من جئت. ويقال. جاها. اضطرها. تساقط تسقط. قصيا. قاصيا. فريا. عظيما. قال ابن عباس نسيا لم اكن شيئا. وقال غيره النسي الحقير. وقال ابو وائل. علمت مريم ان التقي ذو نهية حين قالت ان كنت تقيا. قال وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء. سريا نهر صغير بالسريانية.

۳۴۸۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں۔ نبذناہ ای القیناہ۔ اعتزلت۔ شرقیا یعنی شرقی گوشہ کی طرف۔ فاجاءها اجئت سے افعال (مزید) کا صیغہ ہے۔ الجاها۔ اضطرها کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ تساقط بمعنی تسقط قصیا یعنی قاصیا۔ فریا بمعنی عظیما، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نسیا کے معنی یہ ہیں کہ میں کچھ ہوتا ہی نہ" دوسرے حضرات نے کہا کہ النسی حقیر کے معنی میں ہے، ابو وائل نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام کو اس پر یقین تھا کہ تقویٰ ہی دانائی ہے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا تھا (جبریل علیہ السلام سے) کہ کاش تم متقی ہوتے۔" اور وکیع نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ، سریا، سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں :

۶۵۷۔ حدثنا۔ مسلم بن ابراهيم

۶۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن

حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة عيسى وكان في بني إسرائيل رجل يقال له جريج كان يصلي جاءته أمه فدعته فقال أجيبها أو أصلي فقالت اللهم لا تمته حتى تريه وجوه المومسات وكان جريج في صومعته فتعرضت له امرأة وكلمته فأبى فأتت راعيا فأمكنته من نفسها فولدت غلاما فقالت من جريج فأتوه فكسروا صومعته وأنزلوه وسبوه فتوضأ وصلى ثم أتى الغلام فقال من أبوك يا غلام قال الراعي قالوا نبني صومعتك من ذهب قال لا إلا من طين. وكانت امرأة ترضع ابنا لها من بني إسرائيل فمر بها رجل راكب ذو شارة فقالت اللهم اجعل ابني مثله فترك ثديها وأقبل على الراكب فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديها يمصه قال أبو هريرة كأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يمص إصبعه ثم مر بأمة فقالت اللهم لا تجعل ابني مثل هذه فترك ثديها فقال اللهم اجعلني مثلها فقالت لم ذاك فقال الراكب جبار من الجبابرة وهذه الأمة يقولون سرقت زنيت ولم تفعل.

حازم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گہوارہ میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا، وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ آخر انہوں نے نماز نہیں توڑی) اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہو کر) بد دعا کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اس کے.... بعد بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کہا، کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے، لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں، مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا (واقعہ) ایک بنی اسرائیل کی عورت تھی، اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیہ اور خوش پوش گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت!) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے لے جائی گئی!! (جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری اور زنا کی، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا؛

۶۵۸۔ حدثنا ابراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق

۶۵۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے۔ ح اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے

اخبرنا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ لقیت موسیٰ قال فنعتہ فاذا رجل حسبتہ قال مضطرب رجل الرأس کانہ من رجال شنوءۃ قال ولقیت عیسیٰ فنعتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراہیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال واتیت باناءین احدھما لبن والآخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت الفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک ؛

عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ، میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے افراد ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی آں حضورؐ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے، جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، آں حضورؐ نے بیان فرمایا، کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۶۵۹۔ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا اسرائیل اخبرنا عثمان بن المغیرۃ عن مجاہد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عیسیٰ وموسیٰ وابراہیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر واما موسیٰ فآدم جسیم سبط کانہ من رجال الزط

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں اسرائیل نے خبر دی، انہیں عثمان بن مغیرہ نے خبر دی انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ، گھنگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو ؛

۶۶۰۔ حدثنا ابراہیم بن المنذر حدثنا ابو ضمرۃ حدثنا موسیٰ عن نافع قال عبد اللہ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بین ظہری الناس المسیح الدجال فقال ان اللہ لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنیٰ کان عینہ عنبۃ طافیۃ واراني اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ما یری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ

۶۶۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، لیکن دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا (اس لئے اس کا خدائی کا دعویٰ بداہتہً غلط ہوگا) اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل و صورت کے اعتبار

رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تابعه عُبَيْدُ اللّٰه عن نافع ؛

سب سے زیادہ حسین وجمیل! ان کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں ؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ مسیح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل وصورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبداللہ نے نافع کے واسطہ سے کی ؛

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا احمد بن محمد المكي قال سمعت ابراهيم بن سعد قال حدثني الزهري عن سالم عن ابيه قال لا والله ما قال النبي صلى الله عليه وسلم لعيسى احمر ولكن قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قال الزهري رجل من خزاعة هلك فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؛

۶۶۱ ۔ ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسٰی علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنے کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہارا لئے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں ؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے جو دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مڑے ہوئے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے ؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل وصورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا، زہری نے بیان کیا کہ یہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک شخص تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا؛

۶۶۲ ۔ حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة أن أبا هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال سمعت رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول انا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ؛

۶۶۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم (عیسٰی علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا ؛

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن علي عن عبد الرحمٰن ابن ابي عمرة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بعيسى بن مريم في الدنيا والآخرة والانبياء اخوة لعلات امهاتهم شتى ودينهم واحد. وقال ابراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی، اور انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ مسائل فروع میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن دین و عقیدہ سب کا ایک ہی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۶۶۴۔ وحَدَّثَنَا۔ عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأى عيسى بن مريم رجلاً يسرق فقال له اسرقت قال كلا والله الذي لا اله الا هو فقال عيسى آمنت بالله وكذبت عيني ؛

۶۶۴۔ اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، پھر اس سے دریافت فرمایا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا ؛

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا۔ الحميدي حدثنا سفيان قال سمعت الزهري يقول اخبرني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس سمع عمر رضي الله عنه يقول على المنبر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تطروني كما اطرت النصارى عيسى بن مريم فانما انا عبده فقولوا عبد الله ورسوله ؛

۶۶۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اس لئے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ؛

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا صالح بن حي ان رجلاً من اهل خراسان قال للشعبي فقال الشعبي اخبرني

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں صالح بن حی نے خبر دی کہ خراسان کے ایک شخص نے شعبی سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوبردہ نے خبر دی اور

ابو بردۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادب الرجل امتہ فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا کان لہ اجران واذا آمن بعیسی ثم آمن بی فلہ اجران والعبد اذا اتقی ربہ واطاع موالیہ فلہ اجران ؛

اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی باندی کی نہایت عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور تمام رعایتوں کے ساتھ اسے تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جو پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے اور غلام جو اپنے رب کا بھی تقویٰ رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے؛

۶۶۷۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراہیم ثم یوخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید الی قولہ العزیز الحکیم قال محمد بن یوسف ذکر عن ابی عبد اللہ عن قبیصۃ قال ھم المرتدون الذین ارتدوا علی عھد ابی بکر فقاتلھم ابو بکر رضی اللہ عنہ ؛

۶۶۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن نعمان نے، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی، جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بے شک ہم اسے کرنے والے ہیں، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب کو دائیں (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا لیکن کچھ کو بائیں (دوزخ کی) جانب لے جایا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا، کہ جب تک میں ان میں موجود ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو آپ ہی ان کے نگہبان ہیں، اور آپ ہر چیز پر نگہبان ہیں" ارشاد "العزیز الحکیم تک"، محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے اور ان سے قبیصہ نے بیان کیا کہ یہ وہ مرتدین ہیں جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور جن سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی؛

باب ۳۴۹۔ نزول عیسی بن مریم علیہ السلام ؛

۳۴۹۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ؛

۶۶۸۔ حدثنا اسحاق اخبرنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب

۶۶۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے

ان سعید بن المسیب سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرءوا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا۔

ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے اس وقت مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور ما فیہا سے بڑھ کر ہوگا، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہونگے"۔

۶۶۹۔ حدثنا ابن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب عن نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم تابعہ عقیل والاوزاعی۔

۶۶۹۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہوگے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

باب ۳۵۔ ما ذکر عن بنی اسرائیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۳۵۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ۔

۶۷۰۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ابوعوانۃ حدثنا عبدالملک عن ربعی بن حراش قال قال عقبۃ بن عمرو لحذیفۃ الا تحدثنا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی سمعتہ یقول ان مع الدجال اذا خرج ماء ونارا فاما الذی یری الناس انھا النار فماء بارد واما الذی یری الناس انہ ماء بارد فنار تحرق فمن ادرک منکم فلیقع فی الذی یری انھا نار فانہ عذب بارد۔ قال حذیفۃ وسمعتہ یقول۔ ان رجلا کان فیمن کان قبلکم اتاہ الملک لیقبض روحہ فقیل لہ ھل عملت من خیر.... قال ما اعلم قیل لہ انظر قال ما اعلم

۶۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آں حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہونگے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا وہ تو جلانے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ دکھائی دیتی ہو کیونکہ وہ انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آں حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ عہد گزشتہ میں ایک شخص کے پاس ملک الموت آئے، ان کی روح قبض کرنے (اور ان کی روح قبض کی) پھر ان سے پوچھا گیا، کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد ہے؟

شيئاً غير اني كنت ابايع الناس في الدنيا واجازيهم فانظر الموسر واتجاوز عن المعسر فادخله الله الجنة فقال وسمعته يقول ان رجلاً حضره الموت فلما يئس من الحياة اوصى اهله اذا انا مت فاجمعوا لي حطباً كثيراً واوقدوا فيه ناراً حتى اذا اكلت لحمي وخلصت الى عظمي فامتحشت فخذوها فاطحنوها ثم انظروا يوماً راحاً فاذروه في اليم ففعلوا فجمعه فقال له لم فعلت ذلك قال من خشيتك فغفر الله له قال عقبة بن عمرو وانا سمعته يقول ذاك وكان نباشاً۔

انہوں نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں پڑتی ان سے کہا گیا کہ یاد کرو، انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی یاد نہیں، سوا اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اور لین دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال اور مالدار ہوتے انہیں تو میں (اپنا قرض وصول کرتے وقت) مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر جنت میں داخل کیا۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آگیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا (پھر میری نعش اس میں ڈال دینا) جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈی کو پیس لینا اور کسی تند ہوا والے دن کا انتظار کرنا۔ اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت کیا، ایسا تم نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

۶۷۱ - حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرني معمر ويونس عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله ان عائشة وابن عباس رضي الله عنهم قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا۔

۶۷۱ - مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آں حضورؐ اپنی چادر چہرہ مبارک پر بار بار ڈال لیتے تھے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے آں حضورؐ نے اسی حالت میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، آں حضورؐ (اس شدید وقت میں بھی ان کی گمراہی کا ذکر کر کے اپنی امت کو) ان کے کئے سے ڈرانا چاہتے تھے۔

۶۷۲ - حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن فرات القزاز قال سمعت ابا حازم قال قاعدت ابا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي

۶۷۲ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فرات قزاز نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ آں حضورؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے

بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ ۔

جب بھی ان کے کوئی نبی ہلاک ہو جاتے تو دوسرے ان کی قائم مقامی کے لئے موجود ہوتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس سے کس طرح وہ عہدہ برآ ہوئے)

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سعید بن ابی مریم حَدَّثَنَا ابو غسان قال حَدَّثَنِی زَیْدُ بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رضی اللّٰه عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ سَلَکُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَکْتُمُوْهُ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ ۔

۶۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہو سکتا ہے۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عمران بن میسرة حَدَّثَنَا عبد الوارث حَدَّثَنَا خَالِدٌ عن ابی قلابة عن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بلال ان یشفع الاذان وَاَنْ یُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ۔

۶۷۴۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا لیکن بعض حضرات نے کہا کہ یہ تو یہود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ آخر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان میں (کلمات) دو دو دفعہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک دفعہ۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة رضی اللّٰهُ عنها کَانَتْ تَکْرَهُ اَنْ یَجْعَلَ یَدَهُ فِیْ خَاصِرَتِهِ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَفْعَلُهُ ۔ تابعه شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ۔

۶۷۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ اس طرح یہود کرتے ہیں۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے کی۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قتیبة بن سعید حَدَّثَنَا لیث عَنْ نافع عَنِ ابن عمر رضی اللّٰه عنهما عن رسول اللّٰه صلی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت (بقیہ دن کے

إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلاَ فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلاَ لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لاَ قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ.

مقابلے میں) تمہاری مثال یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور رکھے اور کہا کہ میرا کام آدھے دن پر کون ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا، پھر ایک شخص نے کہا کہ آدھے دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون شخص ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا۔ اب نصاریٰ ایک ایک قیراط کی مزدوری پر آدھے دن سے عصر کی وقت تک مزدوری کرنے پر تیار ہوگئے، پھر اس شخص نے کہا کہ عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر کون شخص میرا کام کرے گا؟ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہیں لوگ ہو جو دو دو قیراط کی مزدوری پر عصر سے سورج ڈوبنے تک کام کرو گے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہاری مزدوری دگنی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس فیصلہ پر غصہ ہوگئے اور کہنے لگے کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۷۷ ۱۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن عمرو عن طاؤس عن ابن عباس قال سمعت عمر رضی اللہ عنہ يقول قَاتَلَ اللَّهُ فُلاَنًا أَلَمْ يَعْلَمْ ان النبی صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا. تابعہ جابر و ابوہریرۃ عن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۷ ۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا انہیں معلوم نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، یہود پر اللہ کی لعنت ہو، ان کے لئے چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اس روایت کی متابعت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۷۸ ۱۔ حَدَّثَنَا ابو عاصم الضحاک بن مخلد اخبرنا الاوزاعی حدثنا حسان بن عطیۃ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عبد اللہ بن عمرو ان النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلاَ حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۷۸ ۱۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں اوزاعی نے خبر دی، ان سے حسان بن عطیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو کبشہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی ہو سکے اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے

لئے تیار رہنا چاہیئے ؛

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله قال حَدَّثَنِي ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رَضِيَ الله عنه قال ان رسول الله صلى اللهُ عليه وسلم قال اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ؛

۱۶۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (داڑھی وغیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو)۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عن الحسن حَدَّثَنَا جندب بن عبد الله في هٰذَا الْمَسْجِدِ وما نسينا منذ حَدَّثَنَا وما نخشى ان يكون جندب كذب عَلٰى رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال قال رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تعالى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ؛

۱۶۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی (حسن نے کہا کہ) انہوں نے جب ہم سے حدیث بیان کی ہم اسے بھولے نہیں (بلکہ برابر حفظ و مذاکرہ کرتے رہے) اور نہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حدیث کی نسبت غلط کی ہوگی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہوگیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور اسی سے وہ مرگیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی عجلت کی اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کر دی ؛

باب ۳۵۱۔ حديث ابرص واعمى واقرع فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ ؛

۳۵۱۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجے کا واقعہ ؛

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا احمد بن اسحاق حَدَّثَنَا عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا اسحاق بن عبد الله قَالَ حَدَّثَنِي عبد الرحمن بن ابي عمرة ان ابا هريرة حدثه اَنَّهٗ سَمِعَ النبي صلى اللهُ عليه وَسَلَّمَ وحدثني محمد حدثنا عبد الله بن رجاء اخبرنا همام عن اسحاق بن عبد الله قال اخبرني عبد الرحمن ابن ابي عمرة ان ابا هريرة رضي الله عنه حدثه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ

۱۶۸۱۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ح۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی انہیں ہمام نے خبر دی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا اندھا اور تیسرا کوڑھی، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے، چنانچہ اللہ تع

أيُّ شيءٍ أحبُّ إليكَ قالَ لونٌ حسنٌ وجلدٌ حسنٌ قد قذرني الناسُ قال فمسحه فذهب عنه فأُعطيَ لونًا حسنًا وجلدًا حسنًا فقال أيُّ المالِ أحبُّ إليكَ قال الإبلُ أو قال البقرُ هو شكَّ في ذلك إنَّ الأبرصَ والأقرعَ قال أحدُهما الإبلُ وقال الآخرُ البقرُ فأُعطيَ ناقةً عُشَراءَ فقال يُبارَكُ لكَ فيها وأتى الأقرعَ فقال أيُّ شيءٍ أحبُّ إليكَ قال شعرٌ حسنٌ ويذهبُ عنّي هذا قد قذرني الناسُ قال فمسحه فذهب وأُعطيَ شعرًا حسنًا قال فأيُّ المالِ أحبُّ إليكَ قال البقرُ قال فأعطاهُ بقرةً حاملًا وقال يُبارَكُ لكَ فيها وأتى الأعمى فقال أيُّ شيءٍ أحبُّ إليكَ قال يردُّ اللهُ إليَّ بصري فأُبصرُ به الناسَ قال فمسحه فردَّ اللهُ إليه بصرَه قال فأيُّ المالِ أحبُّ إليكَ قال الغنمُ فأعطاهُ شاةً والدًا فأُنتِجَ هذانِ وولَّدَ هذا فكان لهذا وادٍ من إبلٍ ولهذا وادٍ من بقرٍ ولهذا وادٍ من الغنمِ ثمَّ إنه أتى الأبرصَ في صورتِه وهيئتِه فقال رجلٌ مسكينٌ تقطّعت بيَ الحبالُ في سفري فلا بلاغَ اليومَ إلّا باللهِ ثمَّ بكَ أسألُكَ بالذي أعطاكَ اللونَ الحسنَ والجلدَ الحسنَ والمالَ بعيرًا أتبلّغُ عليه في سفري فقال له إنَّ الحقوقَ كثيرةٌ فقال له كأنّي أعرفُكَ ألم تكن أبرصَ يقذرُكَ الناسُ فقيرًا فأعطاكَ اللهُ فقال لقد ورثتُ لكابرٍ عن كابرٍ فقال إن كنتَ كاذبًا فصيّرَكَ اللهُ إلى ما كنتَ وأتى الأقرعَ في صورتِه وهيئتِه فقال له مثلَ ما قال لهذا فردَّ عليه مثلَ ما ردَّ عليه هذا فقال إن كنتَ كاذبًا فصيّرَكَ اللهُ إلى ما كنتَ وأتى الأعمى في صورتِه فقال رجلٌ مسكينٌ وابنُ سبيلٍ وتقطّعت بيَ الحبالُ في سفري فلا بلاغَ اليومَ إلّا باللهِ ثمَّ بكَ أسألُكَ بالذي

نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے پاس آیا، اور اس سے پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگیا اور جلد بھی اچھی ہوگئی فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنجے ادونوں میں ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ (اس کی تعیین کے سلسلے میں شک تھا) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال، اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں، بیان کیا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور اس کے بجائے عمدہ بال آگئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کروگے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے گائے حاملہ دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا، اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا... کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت اسے واپس کر دی پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کروگے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کے گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئت وصورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے

رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيْرًا فَقَدْ اَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ ۔

گنجائش نہیں) فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے ایک فقیر اور قلاش! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں! اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو پشتہا پشت سے چلی آرہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اپنی پہلی اسی ہیئت وصورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی ابرص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں! اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام اسباب ووسائل ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر ومفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ۔

باب ۳۵۲ ۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

اَلْكَهْفُ. الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ. وَالرَّقِيْمُ. الْكِتَابُ. مَرْقُوْمٌ. مَكْتُوْبٌ. مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. اَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا. شَطَطًا اِفْرَاطًا. اَلْوَصِيْدُ. اَلْفِنَاءُ. وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ. وَيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ. مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ. آصَدَ الْبَابَ. وَاَوْصَدَ. بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ. اَزْكٰى. اَكْثَرُ رِيْعًا. فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى آذَانِهِمْ فَنَامُوْا. رَجْمًا بِالْغَيْبِ. لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ ۔

۳۵۲ ۔ "کیا تمہارا خیال ہے کہ، اصحاب کہف ورقیم" الکہف پہاڑ میں شگاف کو کہتے ہیں اور رقیم بمعنی کتاب مرقوم بمعنی مکتوب، رقم ہی سے مشتق ہے۔ ربطنا علی قلوبھم، یعنی ہم نے ان کے دل میں صبر ڈال دیا تھا شططا بمعنی افراطا الوصید بمعنی فنا اس کی جمع وصائد اور وصد آتی ہے، بولتے ہیں، وصد الباب مرصدۃ یعنی مطبقۃ، اسی سے اصد الباب (بمعنی اغلق) آتا ہے اور اوصد بھی بولتے ہیں۔ بعثنا ھم ای احییناھم۔ ازکی ای اکثر ربعا۔ فضرب اللہ علی اذانھم یعنی وہ سوگئے۔ رجما بالغیب۔ یعنی جو چیز واضح نہ ہو۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ تقرضھم۔ بمعنی تترکھم ہے ۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا تیرھواں پارہ پورا ہوا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھواں پارہ

باب ۳۵۲ حدیث الغار

۶۸۲ - حدثنا اسمٰعیل بن خلیل اخبرنا علیّ بن مسھر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلاثۃ نفر ممن کان قبلکم یمشون اذا اصابھم مطر فاووا الی غار فانطبق علیھم فقال بعضھم لبعض انہ واللہ یا ھؤلاء لا ینجیکم الا الصدق فلیدع کل رجل منکم بما یعلم انہ قد صدق فیہ فقال واحد منھم اللھم ان کنت تعلم انہ کان لی اجیر عمل لی علی فرق من ارز فذھب وترکہ وانی عمدت الی ذلک الفرق فزرعتہ فصار من امرہ انی اشتریت منہ بقرا وانہ اتانی یطلب اجرہ فقلت اعمد الی تلک البقر فسقھا فقال لی انما لی عندک فرق من ارز فقلت لہ اعمد الی تلک البقر فانھا من ذلک الفرق فساقھا فان کنت تعلم انی فعلت ذلک من خشیتک ففرج عنا فانساحت عنھم الصخرۃ - فقال الآخر اللھم ان کنت تعلم انہ کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت اتیھما کل لیلۃ بلبن غنم لی فابطأت علیھما لیلۃ فجئت وقد رقدا واھلی وعیالی یتضاغون من الجوع فکنت لا اسقیھم

۳۵۲ - غار کا واقعہ

۶۸۲ - ہم سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی۔ انھیں علی بن مسہر نے خبر دی۔ انھیں عبید اللہ بن عمر نے انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جارہے تھے کہ راستے میں بارش نے انھیں آلیا۔ تینوں نے ایک غار میں پناہ لی لیکن (جیب وہ اندر گئے تو) غار کا منہ بند ہو گیا۔ اس موقعہ پر ایک نے دوسرے سے کہا، بخدا انھیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلا سکتی ہے، اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دعا کرنی چاہیے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھا۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی، اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا۔ لیکن وہ شخص (کام کرکے) چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی ہے۔ آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ چٹان (جو ان کے اندر داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر گر پڑی تھی) تھوڑی سی ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی، اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لاکر پیش

حتّٰی یشربَ ابَوایَ فکرهتُ انْ اُوقظهما وکرهتُ ان ادعهما فیستکنّا لشربتهما فلم ازل انتظر حتّٰی طلعَ الفجرُ فانْ کنتَ تعلمُ اَنّی فعلتُ ذٰلکَ من خشیتکَ ففرّج عنّا فانساحتْ عنهم الصخرة حتّٰی نظروا الی السماء فقالَ الآخرُ اللّٰهمّ انْ کنتَ تعلمُ اَنّهٗ کان لی ابنةُ عمٍّ من اَحبِّ الناسِ الیَّ وانّی راودتُها عن نفسها فابتْ الّا انْ آتیها بمائةِ دینارٍ فطلبتُها حتّٰی قدرتُ فاتیتُها بها فدفعتُها الیها فامکنتنی من نفسها فلمّا قعدتُ بینَ رجلیها فقالتْ اتّقِ اللّٰهَ ولا تفضّ الخاتمَ الّا بحقّهٖ فقمتُ وترکتُ المائةَ دینارٍ فانْ کنتَ تعلمُ انّی فعلتُ ذٰلکَ من خشیتکَ ففرّج عنّا ففرّجَ اللّٰهُ عنهم فخرجوا۔

کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر میں آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے، ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ مجھے انھیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے۔ چنانچہ میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف وخشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلایا۔ لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر دے دوں میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور رقم اس کے حوالے کر دی۔ (شرط کے مطابق) اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑو۔ میں یہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور سو دینار بھی واپس نہیں لیے، پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف وخشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ صاف کر دے۔ اب راستہ صاف ہو چکا تھا اور وہ تینوں باہر نکل آئے تھے۔

باب ۳۵۳

۶۸۳ - حدّثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدّثنا ابو الزناد عن عبد الرحمٰن حدّثه انّه سمع اَبا هریرة رضی اللّٰه عنه انّه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ بَینا امرأةٌ ترضعُ ابنَها اذْ مرَّ بها راکبٌ وهیَ ترضعُهٗ فقالت اللّٰهمّ لا تُمِت ابنی حتّٰی یکونَ مثلَ هٰذا فقالَ اللّٰهمّ لا تجعلنی مثلَهٗ ثمّ رجعَ فی الثّدیِ ومرَّ

۶۸۳ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار ادھر سے گذرا، وہ اس وقت بھی بچے کو دودھ پلا رہی تھی (سوار کو دیکھ کر) عورت نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار جیسا نہ ہو لے۔ اسی وقت بچہ بول پڑا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، اور پھر دودھ پینے

بامرأة تُجَرُّ و يُلعَبُ بها فقالت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقال اللهم اجعلني مثلها فقال اما الراكب فانه كافر و اما المرأة فانهم يقولون لها تزني و تقول حسبي الله و يقولون تسرق و تقول حسبي الله ؛

لگا، اس کے بعد ایک عورت کو ادھر سے لے جایا گیا۔ اسے لے جانے والے اسے گھسیٹ رہے تھے اور اس کا مذاق بنا رہے تھے ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ لیکن بچے نے کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ پھر اس بچے نے (بطور خرق عادت) بتایا کہ سوار تو کافر تھا اور اس عورت کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ تم نے زنا کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے) لوگ کہتے کہ تم نے چوری کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے)۔

۶۸۴۔ حدثنا سعيد بن تليد حدثنا ابن وهب قال اخبرني جرير بن حازم عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بينما كلبٌ يُطيفُ بركيّةٍ كاد يقتله العطش إذ رأته بغيٌّ من بغايا بني اسرائيل فنزعت موقها فسقته فغُفِرَ لها به ؛

۶۸۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا، جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا جرموق اتار کر کتے کو پانی پلایا (کنوئیں سے کھینچنے کے بعد) اور اس کی مغفرت اسی عمل کی وجہ سے ہو گئی۔

۶۸۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن انه سمع معاوية بن ابي سفيان عام حجّ على المنبر فتناول قُصّةً من شعر كانت في يدي حرسيٍّ فقال يا اهل المدينة اين علماؤكم سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذا و يقول انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذها نساؤهم ؛

۶۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمن نے اور انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا ایک سال جب وہ حج کے لیے گئے ہوئے تھے تو منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انھوں نے پیشانی پر کے بالوں کا ایک لچھا لیا جو ان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا، اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے اس طرح (بال سنوارنے کی) ممانعت فرمائی تھی، اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

۶۸۶۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انه قد كان فيما مضى

۶۸۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں میں محدَّث حضرات ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؛

کوئی ایسا ہے ۔ تو وہ عمر بن خطاب ہیں ۔ (رضی اللہ عنہ)

۶۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ ؛

۶۸۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوصدیق ناجی نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس سے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لیے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا۔ ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہو گئی۔

۶۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ

۶۸۸ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (خرق عادت کے طور پر) کہا کہ ہم اس کے لیے نہیں پیدا کئے گئے ہیں، ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے

(صفحۂ گذشتہ) سلہ محدث (دال کے فتحہ کے ساتھ) ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی و نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے۔ یہ مرتبہ اولیاء اور صدیقین کا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں۔

فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ
فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ
إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ
حَتّٰى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ
لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّيْ
فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ
لَهَا غَيْرِيْ فقال الناس سبحان الله ذِئْبٌ
يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَ
أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن مسعر عن سعد
بن إبراهيم عن أبي سلمة عن
أبي هُرَيْرَةَ عن النبي صلى الله
عليه وسلم بمثله

۶۸۹ ۔ حَدَّثَنَا إسحاق بن نصر أخبرنا
عبد الرزاق عن معمر عن همام عن
أبي هريرة رضي الله عنه قال قال
النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى
رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ
الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً
فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ
مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ
وقال الذي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ
الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ
الَّذِيْ تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أحدهما
لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا
الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

۶۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله قال حَدَّثَنِيْ

ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بیل بول رہا ہے۔ پھر آں حضورؐ نے
فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے
ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک
شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری
اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیئے
سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا بولا۔ آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا ہے۔
لیکن بھیڑیئے والے دن (قرب قیامت میں) اسے کون بچائے گا!
جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا نگہبان نہ ہوگا؟ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ
بھیڑیا (آدمیوں کی زبان میں) باتیں کر رہا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا
کہ میں اس واقعہ کی صداقت پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر
ایمان لائے۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔ اور ہم
سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن
ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اسی حدیث کی طرح۔

۶۸۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدالرزاق
نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے
شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائداد میں
ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا جس سے وہ جائداد اس نے خریدی تھی اس
سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو۔ کیونکہ میں نے تم سے زمین
خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو
زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمھیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر
موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے
پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں
سے پوچھا، کیا تمھارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا
کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے
فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا
انھیں پر خرچ کر دو اور دونوں کار خیر میں لگا دو۔

۶۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

مَالِكٌ عن محمد بن المنكدر وعن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه أنه سمعه يسأل أُسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطاعون فقال أسامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ - قَالَ أَبُو النضر لا يخرجكم إلا فرارا منه ؛

مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور انھوں نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا تھا؟ انھوں نے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے فرمایا، طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ ایک گذشتہ امت پر (بجائے اسرائیل کے) اس لیے جب کسی جگہ کے متعلق تمھیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار بھی نہ اختیار کرو۔ ابو النضر نے بیان کیا کہ ایسا ہونا چاہیے کہ صرف بھاگنے کی غرض سے نکلو، (یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں)۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا موسى بن إسماعيل حدثنا داؤد بن أبي الفرات حدثنا عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الطاعون فأخبرني أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رحمةً للمؤمنين لَيْسَ من أحدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يعلمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے آں حضورؐ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو اسے ایک شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت - فقالوا ومن يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حِبُّ رَسُولِ

۶۹۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مخزومی خاتون جس نے (غزوۂ فتح کے موقع پر) چوری کر لی تھی، کے معاملہ سے قریش بہت غمگین اور رنجیدہ تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق کس طرح ہاتھ کٹے گا) انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمِ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ؂

آں حضورؐ سے گفتگو کون کرسکتا ہے؟ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضور اکرمؐ کو بہت عزیز ہیں، ان کے سوا اور کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آں حضورؐ سے اس معاملہ پر کچھ کہنا چاہا، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ اٹھے اور خطبہ دیا، (خطبہ میں) آپ نے فرمایا، پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اور خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ (اعاذہا اللہ تعالیٰ منہ)

۶۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا ؂

۶۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قرأت کے ساتھ سن چکا تھا۔ اس لیے میں انھیں ساتھ لے کر آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر اس کی وجہ سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا، تم دونوں کی قرأت درست ہے، اختلافات نہ اٹھایا کرو، تم سے پہلی امتیں باہم اختلافات پیدا کیا کرتی تھیں اور اسی کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئیں۔

۶۹۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ؂

۶۹۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور میری نظروں کے سامنے ہے۔ جب آپ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انھیں مارا اور خون آلود کردیا۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ "اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔"

۶۹۵ - حَدَّثَنَا ابو الوليد حدثنا أَبُو عَوَانَةَ عن قَتَادَةَ عن عقبة بن عبد الغافر عن أبي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ففعلوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وقال معاذ حدثنا شعبة عن قتادة سمعت عقبة ابن عبد الغافر سمعت ابا سعيد الخدري عن النبي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶ - حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش قال قال عقبة لحذيفة ألا تحدثنا ما سمعت من النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال سمعته يقول إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ

۶۹۵ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے، ان سے عقبہ بن عبدالغافر نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گزشتہ امتوں میں ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میں تمھارے حق میں کس طرح کا باپ ثابت ہوا، بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے اس شخص نے کہا، لیکن میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس لیے جب میری موت ہو جائے تو میری میت کو جلا ڈالنا پھر میری (باقیماندہ ہڈیوں کو) پیس لینا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن اڑا دینا۔ بیٹوں نے یوں ہی کیا۔ لیکن اللہ عزوجل نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف و خشیت سے: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دی۔ معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انھوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا۔ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۹۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثیں سنیں ہیں وہ ہم سے بھی بیان کیجئے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ کہتے سنا تھا کہ ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو پہلے میرے لیے خوب زیادہ لکڑیاں جمع کرنا اور اس سے آگ جلانا پھر میرے جسم کو اس آگ میں ڈال دینا جب آگ میرے جسم کو خاکستر بنا چکے اور صرف ہڈی ہی ہڈی باقی رہ جائے تو ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی شدید گرمی کے دن یا (فرمایا کہ) شدید ہوا کے دن اسے دریا میں اڑا دینا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں تھا؟ اس نے کہا کہ تیری ہی خشیت سے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس

عقبة و انا سمعته
يقول ؛

٦٩٧ - حدثنا موسى حدثنا ابو عوانة حدثنا عبد الملك و قال في يوم راح ؛

٦٩٨ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان الرجل يداين الناس فكان يقول لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله ان يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه ؛

٦٩٩ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان رجل يسرف على نفسه فلما حضره الموت قال لبنيه اذا انا مت فاحرقوني ثم اطحنوني ثم ذروني في الريح فوالله لئن قدر علي ربي ليعذبني عذابا ما عذبه احدا فلما مات فعل به ذلك فامر الله الارض فقال اجمعي ما فيك منه ففعلت فاذا هو قائم فقال ما حملك على ما صنعت قال
غيره مخافتك
يا رب ؛

٧٠٠ - حدثني عبد الله بن محمد بن اسماء

مغفرت فرمادی۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا۔

٦٩٧ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ "کسی تیز ہوا کے دن" (یعنی اس روایت میں راوی کو شک نہیں تھا)

٦٩٨ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندے کو اس نے یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب تمہارا سابقہ کسی تنگدست سے پڑے (جو میرا مقروض ہو) تو اسے معاف کر دیا کرو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ بھی ہمیں (اس عمل کی وجہ سے) معاف فرمادے۔ آں حضورؐ نے فرمایا۔ چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔

٦٩٩ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تھا جس نے اپنی جان پر بڑی زیادتیاں کر رکھی تھیں (گناہ کرکے) پھر جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم، اگر میرے رب نے مجھے پالیا تو مجھے اتنا شدید عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا، اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کا تمہارے پاس ہے تو اسے جمع کرکے لاؤ، زمین حکم بجالائی اور وہ شخص اب (اپنے رب کے حضور) کھڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیری خشیت کی وجہ سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ دوسرے حضرات نے یوں بیان کیا مخافتک یا رب" (تیرے خوف کی وجہ سے، اے میرے رب!)

٧٠٠ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حتى ماتت فدخلت فيها النار لا هي أطعمتها ولا سقتها إذ حبستها ولا هي تركتها تأكل من خشاش الارض ؛

بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا جس سے بلی مر گئی تھی اور اسی کی پاداش میں وہ جہنم میں گئی، جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی تھی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ گھاس پھونس ہی کھا لیتی۔

۷۰۱۔ حدثنا احمد بن یونس عن زهير حدثنا منصور عن ربعي بن حراش حدثنا ابو مسعود عقبة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن مما أدرك الناس من كلام النبوة إذا لم تستحي فافعل ما شئت ؛

۷۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانوں کو ملی ہے (اور جس پر تمام انبیاء نے ہر زمانہ میں متفقہ طور پر تنبیہ کی) وہ یہ جملہ ہے کہ "جب حیاء نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کرو"۔

۷۰۲۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن منصور قال سمعت ربعي بن حراش يحدث عن أبي مسعود قال النبي صلى الله عليه وسلم إن مما أدرك الناس من كلام النبوة إذا لم تستحي فاصنع ما شئت ؛

۷۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے بیان کیا۔ انھوں نے ربعی بن حراش سے سنا اور وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانی برادری کو ملی ہے وہ یہ جملہ ہے کہ جب حیاء نہ ہو پھر جو جی چاہے کرو"۔

۷۰۳۔ حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبداللہ اخبرنا یونس عن الزهري اخبرني سالم ان ابن عمر حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل يجر ازاره من الخيلاء خسف به فهو يتجلجل في الارض الى يوم القيامة۔ تابعه عبدالرحمن بن خالد عن الزهري ؛

۷۰۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا اور پیچ و تاب کھاتا چلا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرحمن بن خالد نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۷۰۴۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا وهيب قال حدثني ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحن الآخرون السابقون يوم

۷۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (اس دنیا میں) تمام امتوں سے بعد میں آئے لیکن

الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

(قیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی تھی اور ہمیں ان کے بعد میں ملی ہے۔ اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس کے بارے میں امتوں کا اختلاف ہو گیا تھا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن (سبت کو) کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو) پس ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن تو ضرور ہی اپنے جسم اور اپنے سر کو دھو لینا چاہیئے (یعنی جمعہ کے دن)

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ قَدْمَةً قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ۔ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۷۰۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اپنے آخری سفر میں ہمیں خطاب فرمایا۔ (خطبہ کے دوران) آپ نے ایک بالوں کا لچھا نکالا اور فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی اس طرح کرتا ہوگا (مراد ان کی عورتیں ہیں) اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بال سنوارنے کا نام "الزور" (فریب اور جھوٹ) رکھا تھا۔ آپ کی مراد "وصال فی الشعر"[۱] سے تھی۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

بَابٌ ۳۵۴ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وقوله وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ

۳۵۴۔ مفاخر و مکارم

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ تم سب میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے"۔ شعوب کا اطلاق دور دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس کے مقابلے میں قریبی نسب پر۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۷۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید الکاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعید بن

[۱] یعنی سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگا کر چوٹی گوندھنا۔

جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ قَالَ الشعوب القبائل العظام وَالقبائل البُطُون ۔

جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت) وجعلناکم شعوبا و قبائل کے متعلق فرمایا کہ شعوب بڑے قبیلوں کے معنی میں ہے اور قبائل کو بڑے قبیلے کی شاخیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قيل يا رسول الله من اكرم الناس قال اتقاهم قالوا ليس عن هذا نسالك قال فيوسفُ نبي الله ۔

۷۰۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پوچھا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسفؑ (سب سے زیادہ شریف ہیں)

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حَدَّثَنَا كليب بن وائل قَالَ حدثتني ربيبة النبي صلى الله عليه وسلم زينب ابنة ابي سلمة قال قلت لها ارايت النبيَّ صلى الله عليه وسلم اكان من مضر قالت فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ من بني النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ۔

۷۰۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب بن وائل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلیب نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے پوچھا، آپ کا کیا خیال ہے، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق قبیلۂ مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟ یقیناً آں حضورؐ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا موسى حَدَّثَنا عبد الواحد حَدَّثَنَا كليب حدثتني ربيبة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واظُنُّهَا زينب قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ والمقير والمُزَفَّتِ وقلت لها اخبريني النبي صلى الله عَلَيْهِ وسلم ممن كان من مضر كان قالت فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرٍ كَانَ من وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ۔

۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ربیبۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے، میرا خیال ہے کہ مراد زینب رضی اللہ عنہا سے ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم، مقیر اور مزفت[۵۱] کے استعمال سے منع فرمایا تھا، اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ مجھے بتائیے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کس قبیلے سے تھا، کیا واقعی آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ پھر اور کس سے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

۵۱ یہ چاروں شراب کے برتن تھے جس میں عرب شراب بنایا اور استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کی وضع کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار ہو جایا کرتی تھی۔ جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ دنوں کے لیے روک دیا گیا تھا۔ ان پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

۷۱۰ - حدثنی اسحاق بن ابراھیم اخبرنا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تجدون الناس معادن خیارھم فی الجاھلیة خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا وتجدون خیر الناس فی ھذا الشان اشدھم لہ کراھیة وتجدون شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ ویاتی ھؤلاء بوجہ۔

۷۱۰ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں عمارہ نے، انھیں ابو زرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (بھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات کے تھے وہ اسلام کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کرلی ہو اور تم دیکھو گے کہ اس (خلافت وامارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور تم دیکھو گے کہ سب سے بدترین دوزخی لوگ ہیں جو اس کے منہ پر اس کے جیسی باتیں بناتے ہیں اور اس کے منہ پر اس کے جیسی۔

۷۱۱ - حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا المغیرة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم والناس معادن خیارھم فی الجاھلیة خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا۔ تجدون من خیر الناس اشد الناس کراھیة لھذا الشان حتی فیہ۔

۷۱۱ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع رہیں گے، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع رہیں گے، جس طرح عام کفار، قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔ اور انسانوں کی مثال کان سی ہے۔ جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کرلی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے جو خلافت وامارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ جب انھیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑی (تو نہایت کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے۔)

باب ۳۵۵

۷۱۲ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبة حدثنی عبد الملک عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما الا المودة فی القربی قال فقال سعید بن جبیر قربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان النبی

۷۱۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "الا المودة فی القربیٰ" کے متعلق، (طاؤس نے) بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی جس میں آنحضور

صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بيني وبينكم ۔

کی قرابت نہ رہی ہو اور اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ (میرا اور تم سے کوئی مطالبہ نہیں بلکہ) صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اور اپنی قرابت کا لحاظ کرو (اور دعوتِ اسلام کو قبول کرلو)

۷۱۳ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن اسماعيل عن قيس عن ابي مسعود يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر ۔

۷۱۳ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آں حضورؐ نے فرمایا، اسی طرف سے فتنے اٹھیں گے یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیخنے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے، ان کے اونٹ اور گائے کی دموں کے پیچھے، ربیعہ اور مضر والوں میں۔

۷۱۴ ۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيلاء في الفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم والايمان يمان والحكمة يمانية قال ابو عبد الله سميت اليمن لانها عن يمين الكعبة والشام لانها عن يسار الكعبة المشأمة الميسرة ۔ واليد اليسرى الشؤمى والجانب الايسر الاشأم ۔

۷۱۴ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیخنے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یمنی ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لیے پڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں طرف ہے "الشأمۃ" بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو "الشؤمی" کہتے ہیں اور بائیں جانب کو "الأشأم" کہتے ہیں۔

باب ۳۵۶ مناقب قريش

۳۵۶ ۔ قریش کے مناقب

۷۱۵ ۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث انه بلغ معاوية وهو عنده في وفد من قريش ان عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث انه سيكون ملك من قحطان فغضب معاوية فقام فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فانه بلغني

۷۱۵ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قربِ قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان

ان رجالاً منکم یتحدثون احادیث لیست فی کتاب اللہ ولا تؤثر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاولئك جہالکم فایاکم والامانی التی تضل اھلھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقاموا الدین ؛

کے مطابق حمد وثنا کے بعد فرمایا، امابعد! مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن مجید میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ان کی روایت کی ہے[1] تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو، میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا (لیکن یہ صورتِ حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر)

۷۱۶۔ حدثنا ابوالولید حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان ؛

۷۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (جو علیٰ منہاج النبوۃ حکومت کرنے کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں)

۷۱۷۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان فقال یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب و ترکتنا وانما نحن وھم منك بمنزلۃ

۷۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لیے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔

[1] عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہو گی۔ ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیر نے نقل کیا تھا، انھیں علم نہیں تھا۔ اس لیے انھیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انھوں نے توراۃ سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے علم میں حقیقتِ حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لیے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بھی صحیح تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ بنی قحطان کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُوا الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابو الاسود محمد عن
عروة ابن الزبير قال ذهب عبد الله بن الزبير مع
اناس من بني زُهْرَةَ الى عائشة وكانت ارق شيءٍ
عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ من رسول الله صلى الله عليه وسلم

۷۱۸ - حَدَّثَنَا ابو نعيم حدثنا سفيان عن سعد
ح قال يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابي عن ابيه قال
حدثني عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابي هريرة
رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ
وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ
اللهِ وَرَسُوْلِهٖ

۷۱۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث
قال حدثني ابو الاسود عن عروة بن الزبير
قال كان عبد الله بن الزبير احب البشر
الى عائشة بعد النبي صلى الله عليه وسلم
وابي بكر وكان اَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وكانت لا
تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا من رزق الله الا
تصدقت فقال ابن الزبير ينبغي اَنْ
يُؤْخَذَ على يديها فقالت يُؤْخَذُ على
يدي عَلَيَّ نَذْرٌ اِن كلمته - فاستشفع اليها
برجالٍ من قريش وباخوال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خاصة فامتنعت
فقال له الزهريون اخوال النبي صلى
الله عليه وسلم منهم عبد الرحمن بن
الاسود بن عبد يغوث والمسور بن
مخرمة اذا استأذنا فاقتحم الحجاب
ففعل فارسل اليها بعشر رقاب فاعتقهم

آں حضورؐ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ اور
لیث نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود محمد نے حدیث بیان کی اور ان
سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بنی زہرہ
کے چند افراد کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے
حضرت عائشہ رضؓ بنی زہرہ کے ساتھ نہایت اچھی طرح پیش آتی تھیں
کیونکہ ان لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی۔

۷۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی اور ان سے سعد نے۔ ح۔ یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے
میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا
کہ مجھ سے عبداللہ بن ہرمز الاعرج نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ
مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مددگار اور سب سے زیادہ قریب)
ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۷۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے
عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ
محبت تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ کی عادت تھی کہ اللہ کی جو رزق بھی انھیں
ملتی تھی وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں (جمع نہیں کرتی تھیں) ابن زبیر
رضی اللہ عنہ نے (کسی سے) کہا کہ ام المومنین کو اس سے روکنا چاہیئے۔
(جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ پہنچا تو) آپ نے
فرمایا، اچھا، مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو
مجھ پر نذر واجب ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے (ام المومنین کو راضی
کرنے کے لیے) قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ننہالی رشتہ داروں (بنی زہرہ) کو ان کی خدمت میں
سفارش کے لیے بھیجا لیکن حضرت عائشہ رضؓ پھر بھی نہ مانیں۔ اس پر
بنو زہرہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (رشتے میں) ماموں ہوتے
تھے اور ان میں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ رضی
اللہ عنہما بھی تھے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (آپ ہمارے ساتھ

ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تَعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّيْ جَعَلْتُ حِيْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهُ فَاَفْرُغُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیے) اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ (بلا اجازت) اندر چلے آئیں ۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا (جب عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوگئیں تو) انھوں نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (آزاد کرنے کے لیے بطور کفارہ قسم) اور ام المومنین نے انھیں آزاد کر دیا ۔ پھر آپ برابر غلام آزاد کرتی رہیں ۔ یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیے پھر آپ نے فرمایا ، قسم کھا لینے کے بعد میں چاہتی تھی کہ کوئی ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے اس قسم کا کفارہ ادا ہو جاتے ۔

باب ۳۵۷ نُزُلَ الْقُرْاٰنَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

۳۵۷ ۔ قرآن کا نزول ، قریش کی زبان میں

۷۲۰ ۔ حَدَّثَنَا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن انس ان عثمان دعا زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف ۔ وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابت في شئ من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ۔ ففعلوا ذلك۔

۷۲۰ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت ، عبد اللہ بن زبیر ، سعید بن العاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور (آپ کے حکم سے) ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی مصحفوں میں نقل کیا ۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے (ان چار حضرات میں) تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی موقعہ پر (اس کے کلمات کی ہجے میں) اختلاف ہو جائے تو اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے ۔ ان حضرات نے یوں ہی کیا ۔

باب ۳۵۸ نِسْبَةُ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمَاعِيْلَ مِنْهُمْ اَسْلَمُ بْنُ اَفْصٰى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

۳۵۸ ۔ اہل یمن کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف

قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے ۔

۷۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن يزيد بن ابي عبيد حدثنا سلمة رضي الله عنه قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموا بني اسماعيل فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا

۷۲۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کو صحابہ کی طرف سے گزرے جو بازار (کے میدان) میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بنو اسماعیل ! خوب تیر اندازی کرو ۔ کہ تمھارے جد امجد (اسماعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں ، فریقین میں سے ایک کی طرف (آپ ہو گئے) اس پر دوسرے فریق نے

لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

اپنے ہاتھ روک لیے۔ آں حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ انھوں نے عرض کیا، جب آں حضور بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہو گئے تو پھر ہمارے لیے تیراندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ آں حضور نے فرمایا، اچھا تیراندازی جاری رکھو، میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث عن الحسین عن عبد الله بن بریدة قال حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بن يَعْمَرُ ان ابا الاسود الدِّيلِيَّ حدثه عن ابي ذر رضي الله عنه انه سمع النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى بِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۷۲۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا دوسرے اپنا نسب ملایا تو اس نے کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہیئے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عياش حدثنا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عبد الواحد ابن عبد الله النَّصْرِيُّ قَالَ سمعت وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يقول قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَى ان يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

۷۲۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے حریز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ کرے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا حماد عن ابي جمرة قَالَ سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول قدم وفد عبد القيس على رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يا رسول الله انا من هذا الحي من ربيعة قد حالت بيننا وبينك كفار مضر فلسنا نخلص اليك

۷۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے اور ہمارے اور آں حضور کے درمیان (راستے میں) کفار مضر کا قبیلہ پڑتا ہے۔ اس لیے ہم آں حضور کی

الا فی کل شھر حرام فلو امرتنا بامر ناخذہ عنک ونبلغہ من وراءنا قال اٰمُرُکُمْ باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وان تؤدوا الی اللہ خمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت۔

خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، مناسب ہوتا اگر آنحضورؐ ہمیں ایسے احکام و ہدایات دے دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ (ہمارے قبیلے کے) نہیں آسکے ہیں، انھیں بھی بتا دیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمھیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو ادا کرو۔ اور میں تمھیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت (کے استعمال) سے منع کرتا ہوں۔

۷۲۵۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو علی المنبر الا ان الفتنۃ ھھنا یشیر الی المشرق من حیث یطلع قرن الشیطان۔

۷۲۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اسی طرف ہے آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ جملہ فرمایا، جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

باب ۳۶۰ ذکر اسلم وغفار ومزینۃ وجھینۃ

۳۶۰۔ قبیلۂ اسلم، مزینہ اور جہینہ کا تذکرہ

۷۲۶۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن سعد عن عبد الرحمٰن بن ھرمز عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ۔

۷۲۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مولا (انصار و مددگار) ہیں اور ان کا بھی مولیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۷۲۷۔ حدثنی محمد بن غریر الزھری حدثنا یعقوب بن ابراھیم عن ابیہ عن صالح حدثنا نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی المنبر غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ۔

۷۲۷۔ مجھ سے محمد بن غریر زہری نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا، قبیلۂ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے اور قبیلۂ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ اور قبیلۂ عصیہ نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اخبرنا عبدالوهاب الثقفي عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۷۲۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے، انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قبيصة حَدَّثَنَا سفيان حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بن بَشَّار حَدَّثَنَا ابن مهدي عن سفيان عن عبدالملك ابن عُمَيْر عن عبدالرحمن ابن ابي بكرة عن ابيه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِيْ عبد اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللهِ بن غَطَفَانَ وَمِن بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

۷۲۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، کیا جہینہ، مزینہ، اسلم۔ اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام ونامراد ہوتے، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلے سے بہتر ہیں[1]

۷۲۹۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن بشار حَدَّثَنَا غندر حَدَّثَنَا شعبة عن محمد بن ابي يعقوب قال سمعت عبد الرحمٰن بن ابي بكرة عن ابيه ان الاقرع بن حابس قال للنبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انما بايعك سراق الحَجِيج من اسلم وغفار ومزينة وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ ابن ابي يعقوب شك قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تميم وبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ

۷۲۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آں حضور ؐ سے اسلم، غفار اور مزینہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام پر)۔ اس موقعہ پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا۔ آں حضور ؐ نے دریافت فرمایا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مزینہ۔ میرا خیال ہے کہ آں حضور ؐ نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر آں حضور ؐ

[1] جاہلیت کے دور میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے، اس لیے شرف و فضیلت میں بنو تمیم وغیرہ۔ قبائل سے بڑھ گئے۔ حدیث میں یہی ارشاد ہوا ہے۔

خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَخَیْرٌ مِنْھُمْ۔

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

باب ۳۶۱ ابنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمولی الْقَوْمِ مِنھم

۳۶۱۔ کسی قوم کا بھانجہ یا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الانصار فقال ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ من غیرکم قالوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فقال رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔

۷۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجہ ایسا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

باب ۳۶۲ قِصَّۃُ زَمْزَم

۳۶۲۔ زمزم کا واقعہ

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا زید ھو ابن اخزم قال ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ حَدَّثَنِیْ مثنی بن سعید القصیر قال حَدَّثَنِیْ ابو جمرۃ قال قال لنا ابن عباس الا اخبرکم باسلام ابی ذر قال قلنا بلٰی قَالَ قَالَ ابو ذر کُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فبلغنا ان رجلا قد خرج بمکۃ یزعم انہ نَبِیٌّ فَقُلْتُ لِاَخِیْ انْطَلِقْ اِلٰی ھٰذا الرَّجُلِ کَلِّمْہُ وَاْتِنِیْ بِخَبَرِہٖ فانطلق فلقیہ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَکَ فَقَالَ واللہ لقد رایت رَجُلًا یَاْمُرُ بالخیر وینھی عن الشر فَقُلْتُ لَہٗ لَمْ تَشْفِنِیْ من الخبر فاخذت جرابا وَعَصًا ثُمَّ اقبلت اِلٰی مَکَّۃَ فجعلت لا اعرفہ وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْاَلَ عنہ وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَاَکُوْنُ فی المسجد قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ کان الرجل غَرِیْبٌ قَالَ قُلْتُ نعم. قال فانطلق

۷۳۱۔ ہم سے زید نے، جو اخزم کے بیٹے ہیں۔ بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ سالم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو جمرہؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ تمھیں سناؤں؟ ہم نے عرض کی، ضرور۔ انھوں نے بیان کیا، کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا تعلق قبیلہ غفار سے تھا۔ ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے (پہلے تو) میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ، اس سے گفتگو کرو اور پھر اس کے سارے حالات آکر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ میرے بھائی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، آں حضورؐ سے ملاقات کی اور واپس آگئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے؟ انھوں نے کہا۔ بخدا، میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لیے کہتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی۔ اب میں نے ناشتے کا تھیلا اور چھڑی اٹھائی اور مکہ آگیا۔ میں آں حضورؐ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا۔ (کہ پریشان کرنا شروع کردیں گے) میں (صرف) زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا

الی المنزل قال فانطلقت معه لا یسألنی عن
شیء ولا اخبره فلما اصبحت غدوت
الی المسجد لاسأل عنه ولیس احد
یخبرنی عنه بشیء قال فمر بی علیؓ
فقال اما نال للرجل یعرف منزله
بعد قال قلت لا قال انطلق معی قال
فقال ما امرك وما اقدمك هذه
البلدة . قال قلت له ان کتمت
علیّ اخبرتك قال فانی افعل
قال قلت له بلغنا انه قد خرج
ههنا رجل یزعم انه نبیؐ
فارسلت اخی لیکلمه فرجع
ولم یشفنی من الخبر فاردت
ان القاه فقال له اما انك
قد رشدت هذا وجهی الیه
فاتبعنی ادخل حیث ادخل
فانی ان رأیت احدا اخافه
علیك قمت الی الحائط کانی
اصلح نعلی وامض انت فمضی
ومضیت معه حتی دخل ودخلت معه
علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقلت
له اعرض علی الاسلام فعرضه فاسلمت
مکانی فقال لی یا ابا ذر اکتم هذا
الامر وارجع الی بلدك فاذا
بلغك ظهورنا فاقبل فقلت
والذی بعثك بالحق لاصرخن
بها بین اظهرهم فجاء الی
المسجد وقریش فیه فقال یا
معشر قریش انی اشهد ان لا الٰه

ہو گیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے
گذرے اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں؟ انھوں
نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر وہ مجھے اپنے گھر ساتھ
لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا، نہ انھوں نے مجھ سے
کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں آگیا تاکہ
آں حضورؐ کے بارے میں کسی سے پوچھوں، لیکن آپ کے بارے میں کوئی
بتانے والا نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے
گذرے اور فرمایا، کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پا سکے؟ بیان
کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے فرمایا کہ اچھا پھر میرے ساتھ آئیے۔
انھوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا، آپ کا معاملہ کیا ہے۔ آپ
اس شہر میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اگر
آپ رازداری سے کام لیں تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا سکتا ہوں۔
انھوں نے فرمایا کہ میری طرف سے مطمئن رہئیے۔ بیان کیا کہ میں نے ان سے
کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا
ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن جب وہ
واپس ہوئے تو انھوں نے مجھے کوئی تشفی بخش اطلاعات نہیں دیں۔ اس لیے
میں اس ارادہ سے آیا ہوں کہ ان سے خود ملاقات کروں۔ علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا، پھر اب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ میں انھیں کے یہاں
جا رہا ہوں، آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل
ہو جائیں، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے
میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کرکے کھڑا ہو جاؤں۔ گویا میں
اپنا چپل ٹھیک کرنے لگا ہوں۔ اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں چنانچہ وہ
چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا اور آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اندر داخل ہو گیا۔ میں نے آنحضورؐ سے
عرض کیا کہ اسلام کے اصول و مبادی مجھے سمجھا دیجئے، آں حضورؐ نے میرے
سامنے ان کی وضاحت کی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا، اے
ابوذر! اس معاملے کو ابھی راز میں رکھنا اور اپنے شہر چلے جانا۔ پھر جب تمہیں
ہمارے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری
طرح شروع کر دی ہیں تب یہاں دوبارہ آنا۔ میں نے عرض کی، اس ذات

إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارَ وَ مُتْجَرُكُمْ وَ مَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارَ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْأَمْسِ. قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ وہ مسجد حرام میں آئے، قریش وہاں موجود تھے اور کہا، اے معشر قریش! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ قریشیوں نے کہا۔ پکڑو اس بد دین کو! چنانچہ وہ میری طرف بڑھے اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا، اتنے میں عباس (رضی اللہ عنہ) آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپا لیا اور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بدبختو! قبیلۂ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو، غفار سے تو تمھاری تجارت بھی ہے اور تمھارے قافلے بھی اس طرف سے گذرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسری صبح ہوئی تو پھر میں وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا اسی کو پھر دہرایا، قریشیوں نے پھر کہا، پکڑو، اس بددین کو! جو کچھ انھوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ اتفاق سے پھر عباس رض آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے انھوں نے چھپا لیا اور جو کچھ انھوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتداء۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أسلم وغفار وشيء مِنْ مُزَيْنَةَ وجهينة أو قال شيء من جُهَيْنَةَ أو مزينة عند الله أو قال يَوْمَ القيامة من أسد وتميم وهوازن وغطفان.

۷۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار، اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ افراد یا انھوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ افراد یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یا بیان کیا کہ قیامت کے دن، قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔

باب ۳۶۲ ذکر قحطان

۳۶۲۔ قحطان کا تذکرہ

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۷۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

قحطان میں ایک شخص نہیں پیدا ہو لیں گے جو مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

باب ۳۶۴ مَا يُنْهٰى مِنْ دعوة الجاهلية

۳۶۴۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا محمد اخبرنا مخلد بن يزيد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عمرو ابن دينار انه سمع جابرًا رضي الله عنه يقول غزونا مع النبي صلى الله عَلَيْهِ وسلم وقد ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كثروا وكان من المهاجرين رجل لَعَّابٌ فَكَسَعَ انصاريًا فغضب الانصاري غَضَبًا شديدًا حتى تداعوا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يا للانصاري وقال المهاجري يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فاخبر بِكَسْعَةِ المهاجري الانصاري قَالَ فَقَالَ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وقَالَ عبد الله بن ابي سلول اقد تداعوا علينا لئن رجعنا الى المدينة لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الاذل فقال عمر الا نقتل يا رسول الله هذا الخبيث لعبد الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

۷۳۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہاکہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوں میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہو گئے، وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے، بڑے زندہ دل! انھوں نے ایک انصاری صحابی کو (مزاحاً) مار دیا۔ اس پر انصاری بہت غصے ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ (جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعوان وانصار کی) ان حضرات نے دھائی دی، انصاری نے کہا، اے قبائل انصار! مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت بدترین چیز ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعوان وانصار کی دہائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہو کر باعزت، ذلیل کو یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یارسول اللہ! ہم اس خبیث عبداللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کر دیں؟ لیکن آں حضور نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ (بعد میں آنے والی نسلیں) کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنِيْ ثابت بن محمد حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مُرَّة عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن سفيان عن زُبَيْدٍ عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود

۷۳۵۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور سفیان نے زبید کے واسطے سے انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے

وَ شَقَّ الْجُيُوبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

جو (نوحہ کرتے ہوئے) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔

باب ۳۶۵ قِصَّةُ خُزَاعَةَ

۳۶۵۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ

۷۳۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ ۔

۷۳۶۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمرو بن لحی بن قمعہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جد امجد ہے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

۷۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ (اس اونٹنی کو کہا جاتا تھا) جن کے دودھ کی ممانعت ہوتی تھی، کیونکہ وہ بتوں کے لیے وقف ہوتی تھیں۔ اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبہ اسے کہتے تھے جنھیں وہ اپنے معبودوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر بار برداری نہیں کی جاتی تھی (اور نہ سواری) انھوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی۔

باب ۳۶۶ قِصَّةُ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

۳۶۶۔ زمزم کا واقعہ اور عرب کی جہالت

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔

۷۳۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو سورۂ انعام میں ایک سو تیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں پڑھ لو "یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنھوں نے اپنی اولاد، (خصوصاً لڑکیوں) کو بیوقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے مار ڈالا" ارشاد قد ضلوا وما کانوا مهتدین "تک۔

باب ۳۶۷ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

۳۶۷۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ وَ قَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوات والسلام تھے، اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ میں "ابن عبد المطلب" ہوں۔

۷۴۰ - حَدَّثَنَا عمر ابن حفص حَدَّثَنَا ابی حدثنا الاعمش حَدَّثَنَا عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما نزلت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینادی یا بَنِی فِهْرٍ یا بَنِی عَدِیٍّ بِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ۔ وقال لنا قبیصة اخبرنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نزلت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعوهم قبائل قبائل۔

۷۴۰ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرا دیجئے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا "اے بنی فہر! اے بنی عدی!"، اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت "اور آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرا دیجئے" اتری تو آں حضور نے ایک ایک قبیلے کو بلایا۔

۷۴۱ - حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال لما یا بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰہِ یا بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰہِ یا اُمَّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِیَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰہِ لَا اَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا سَلَانِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتُمَا۔

۷۴۱ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں ابو الزناد نے خبر دی، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو (یعنی انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لو) اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ، رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا، تم دونوں میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو۔

باب ۳۶۸ قِصَّةُ الْحَبَشِ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یا بَنِی اَرْفِدَةَ

۳۶۸ - حبشہ کے لوگوں کا واقعہ اور ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اے بنی ارفدہ

۷۴۲ - حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عُقَیْل عن ابن شہاب عن عروة عن عائشة ان ابا بکر رضی اللہ عنہ دخل عَلَیْهَا وعندها

۷۴۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان

جاریتان فی ایام منیً تُدَفِّفَانِ وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دَعْهُمَا یا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّهَا اَیَّامُ عِیْدٍ و تِلْکَ الْاَیَّامُ اَیَّامُ مِنًی و قالت عائشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتُرُنِیْ وَ اَنَا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم عُمَرُ فَقَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ یعنی من الامن۔

کے یہاں تشریف لائے تو وہاں دو لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ یہ حج کے ایام (بقرعید) کا واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے (دوسری طرف رخ کر کے لیٹے ہوئے تھے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو آں حضورؐ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، ابوبکرؓ! انہیں گانے دو، یہ عید کے دن ہیں۔ یہ دن منیٰ (بقرعید) کے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھپانے کی (پوری طرح) کوشش فرما رہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی جو (حراب کے) کھیل کا مظاہرہ مسجد میں (مسجد کے سامنے صحن میں) کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا (جب وہ تشریف لائے) لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، بنی ارفدہ! اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

* * *

باب ۳۶۹ من احب ان لا یسب نسبہ

۷۴۳۔ حَدَّثَنِیْ عثمان بن ابی شیبۃ حَدَّثَنَا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت استأذن حسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھجاء المشرکین قال کَیْفَ بِنَسَبِیْ فقال حسان لاسلنک منھم کما تسل الشعرۃ من العجین۔ وعن ابیہ قال ذھبت اسبُّ حَسَّان عند عائشۃ فقالت لا تسبہ فانہ کان ینافح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۶۹۔ جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا چاہا

۷۴۳۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور (ہشام نے) اپنے والد کے واسطہ سے، کہ انھوں نے فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں میں حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، انہیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعہ)

* * *

باب ۳۷۰ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقول اللہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ وقولہ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔

۳۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کے متعلق روایات۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "محمدؐ، اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ"۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنِیْ ابراھیم بن المنذر قال حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ عن مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبیر بن مُطْعِم عن ابیه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُو اللهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد الله حَدَّثَنَا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَهُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ۔

۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پانچ نام ہیں، میں محمد، احمد اور ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں "حاشر" ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں "عاقب" ہوں (بعد میں آنے والا)۔

۷۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعنت وملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ "مُذَمَّم" کہہ کر سب وشتم کرتے ہیں مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۳۷۱۔ خاتم النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن سنان حَدَّثَنَا سلیم حدثنا سعید بن مِیْنَاء عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۳۷۱۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۷۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنایا، دلآویزی اور ہر حیثیت سے اسے کامل و مکمل کر دیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور (اس کے حسن و دلآویزی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے، کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پُر کرنے والے اور مکان کی دلآویزی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے والے آں حضور ہیں)۔

۷۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عليه وسلم قال اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الانبياء مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ ـ

علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح حسن و دلآویزی پیدا کی ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عبدالله بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توفی وهو ابن ثلاث وستین۔ وقال ابن شهاب واخبرنی سعید بن المسیب مثله۔

۷۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیٹھ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح۔

باب ۳۷۳ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن حمید عن انس رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم فی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ ۔

۷۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا ابا القاسم ! آں حضورؐ ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انھوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن کثیر اخبرنا شعبة عن منصور عن سالم عن جابر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ ۔

۷۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں سالم نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد الله حَدَّثَنَا سفيان عن ايوب عن ابن سيرين قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هريرة يقول قال ابو القاسم صلى اللهُ عَلَيْهِ وسلم سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ ۔

۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنِیْ اسحاق اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن الجعید بن عبد الرحمٰن رَاَیْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ ابْنَ اَرْبَعٍ وَّ تِسْعِیْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ اِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ خَالَتِیْ ذَهَبَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انّ ابن اختی شاکٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِیْ۔

باب ۳۷۵ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا محمد بن عبید اللّٰہ حَدَّثَنَا حاتم عن الجعید بن عبد الرحمٰن قال سمعت السائب بن یزید قال ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَتْ یَا رسول اللّٰہ اِنَّ ابْنَ اختی وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَ دَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ وَ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمٍ بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔ وَ قَالَ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الحجلة مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِیْ بَیْنَ عَیْنَیْهِ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

باب ۳۷۶ صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سعید بن اَبِیْ حُسَیْنٍ عن ابن اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ۔ صَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِیْ

۷۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انھیں جعید بن عبدالرحمٰن نے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت قوی و توانا تھے کمر ذرا بھی نہیں جھکی تھی، انھوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء و حواس میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آنحضورؐ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو رہا ہے: آپ اس کے لیے دعاء فرما دیجئے انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

۳۷۵۔ مہرِ نبوت

۷۵۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، اور انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہؓ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہو گیا ہے۔ اس پر آں حضورؐ نے میرے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے وضوء کی تو میں نے آپؐ کے وضوء کا پانی (جو آنحضورؐ کے جسمِ اطہر سے ٹپکتا تھا) پیا، پھر آپ کی پیٹھ کی طرف جا کے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہرِ نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا، ابن عبیداللہ نے فرمایا کہ حجلہ، حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ (مہرِ نبوت) عروس کے پردے کی گھنڈی کی طرح تھا۔

۳۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

۷۵۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ نے انھیں اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر فدا ہوں، تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت ہے علی کی

شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ ۔

نہیں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔

۷۵۵ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ ۔

۷۵۵ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن رضی اللہ عنہ میں آپ کی پوری شباہت موجود ہے۔

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنِي عمرو بن علي حَدَّثَنَا ابن فُضَيْل حَدَّثَنَا اسماعيل بن ابي خالد قال سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا ۔

۷۵۶ ۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن بن علی علیہما السلام میں آپؐ کی شباہت پوری طرح موجود تھی۔ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان فرما دیجئے۔ انھوں نے فرمایا، آں حضورؐ سرخ و سفید تھے، کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) آں حضورؐ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔

۷۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن رجاء حَدَّثَنَا إسرائيل عَنْ أَبِي إسحاق عن وهب أبي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ ۔

۷۵۷ ۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے، ان سے وہب نے، ان سے ابو جحیفہ السوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

۷۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عصام بن خالد حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال أرأيت النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شعرات بِيضٌ ۔

۷۵۸ ۔ ہم سے عصام بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آخر عمر میں) بوڑھے دکھائی دیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔

۷۵۹ ۔ حَدَّثَنِي ابن بكير قال حدثني الليث عن خالد عن سعيد بن أبي هلال عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ

۷۵۹ ۔ مجھ سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ربیعہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَبْعَۃً مِنَ الْقَوْمِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ اَزْھَرَ اللَّوْنِ لَیْسَ بِاَبْیَضَ اَمْھَقَ وَلَا آدَمَ۔ لَیْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبِطٍ رَجِلٍ اُنْزِلَ عَلَیْہِ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَلَبِثَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ یُنْزَلُ عَلَیْہِ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ۔ قَالَ رَبِیْعَۃُ فَرَاَیْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِہٖ فَاِذَا ھُوَ اَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِیْلَ اَحْمَرَّ مِنَ الطِّیْبِ۔

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا حضور اکرمؐ درمیانہ قد تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ وسفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں، آپؐ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی۔ آپؐ پر نزول وحی کا جب سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت آپؐ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپؐ نے دس سال تک قیام فرمایا[1]۔ اور اس پورے عرصے میں آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپؐ کا قیام دس سال رہا۔ آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔ ربیعہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرمؐ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عبد اللّٰہ ابن یوسف اخبرنا مالکؒ بن انس عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن عن انس بن مالکؓ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَیْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وبالمدینۃ عشر سنین فتوفاہ اللّٰہ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء۔

۷۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، نہ آپؐ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپؐ نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دی تو آپؐ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا احمد بن سعید ابو عبد اللّٰہ حدثنا

۷۶۱۔ ہم سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان

[1] مکہ میں نزول وحی کے سلسلے کے شروع ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مدت تیرہ سال ہے۔ روایت میں صرف دس سال کا ذکر ہے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ بعض اوقات جب راوی مختصر طور پر حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات سے گریز کے خیال سے واقعہ سے بہت سی چیزیں حذف کر دیتے ہیں۔ حضور اکرم پر وحی کے سلسلہ کے شروع ہونے کے بعد تقریباً تین سال ایسے گذرے ہیں جن میں آپ پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، اسے "فترۃ" کا زمانہ کہتے ہیں۔ راوی کا مقصد چونکہ آپ کی پوری عمر بیان کرنا، بلکہ زمانۂ وحی اور مدت وحی بیان کرنا ہے۔ اس لیے انھوں نے بیچ کے ان سالوں کو حذف کر دیا جن میں سلسلہ وحی کے شروع ہونے کے بعد، وحی نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد کو حذف کر دینے کا بھی عرب میں عام رواج تھا۔

اسحاق بن منصور حدثنا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها واحسنه خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير۔

سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن وجمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپؐ کا قد نہ بہت لانبا تھا اور نہ چھوٹا۔

۷۶۲۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا همام عن قتادة قال سألت انسا هل خضب النبي صلى الله عليه وسلم قال لا انما كان شيء في صدغيه۔

۷۶۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپؐ کی دونوں کنپٹیوں پر (سر میں) چند بال سفید تھے۔

۷۶۳۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر يبلغ شحمة اذنه رأيته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه قال يوسف بن ابي اسحاق عن ابيه الى منكبيه۔

۷۶۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، آپؐ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپؐ کے (سر کے) بال کانوں کی لَو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا۔ میں نے اتنا حسین اور دلآویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطہ سے "الی منکبیہ" بیان کیا (بجائے "شحمۃ اذنہ" کے)۔

۷۶۴۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا زهير عن ابي اسحاق قال سئل البراء اكان وجه النبي صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا بل مثل القمر۔

۷۶۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، چہرۂ مبارک چاند کی طرح تھا۔

۷۶۵۔ حدثنا الحسن بن منصور ابو علي حدثنا حجاج بن محمد الاعور بالمصيصة حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت ابا جحيفة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وزاد فيه عون عن ابيه

۷۶۵۔ ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد الاعور نے مصیصہ (ایک شہر) میں حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے۔ بطحاء پر پہنچ کر آپ نے وضو کی، اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپؐ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سترہ کے)

عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَارَّةُ وَ قَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے آنے جانے والے آجا رہے تھے۔ پھر صحابہؓ آپؐ کے پاس آ گئے اور آپؐ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر اسے پھیرنے لگے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پہ رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے محسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ۔ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۷۶۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں، جب آپؐ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے، آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کے معاملے میں بادِ سحری سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَاُسَامَةَ وَرَاٰى اَقْدَامَهُمَا اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ۔

۷۶۷۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے، خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلا جا رہا تھا، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے سنا نہیں مجزز مدلجی نے زید و اسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کیا بات کہی؟ اس نے کہا کہ ایک کے پاؤں دوسرے کے پاؤں سے نکلے معلوم ہوتے ہیں [1]

[1] اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹے تھے اور زید رضی اللہ عنہ آپ کے والد۔ لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ بہت سیاہ رنگ کے تھے۔ ادھر زید رضی اللہ عنہ سرخ و سفید! اس لیے، جیسا کہ عوام میں ہوتا ہے، بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔ اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا۔ اس وقت یہ دونوں حضرات ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے۔ اسلام کی نظر میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن کعب قَالَ سَمِعْتُ کعب بن مالک یُحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْکَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ یَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَکُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِکَ مِنْهُ۔

۷۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی تھی)، انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے حاضر ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو چہرۂ مبارک مسرت وخوشی سے چمک رہا تھا (کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہو جانے کی وجہ سے) جب بھی حضور اکرم ﷺ کسی بات پر مسرور ہوتے تو چہرۂ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قتیبة بن سعید حَدَّثَنَا یعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو عن سعید المَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ۔

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انقلابِ زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بنی آدم کے بہترین خانوادوں میں منتقل کیا جاتا رہا۔ اور آخر وہ (قرن) میں میرا وجود ہوا جس میں کہ مقدر تھا۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عن یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شَعْرَہٗ وکان

۷۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بال

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) قیافہ کی کوئی اہمیت نہیں، اور نہ اثباتِ نسب یا کسی بھی معاملے میں اس سے کوئی مدد لی جا سکتی ہے۔ لیکن چونکہ عرب جاہلیت اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان دونوں حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انھیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن بھی کر سکتی تھیں۔ اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس تائید غیبی پر انتہائی مسرت اور خوشی محسوس کر رہے تھے۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) ؎۵ مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد، آں حضورؐ کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خانوادے تھے۔ آپ کے اجداد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ابو العرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضور کا خاندان سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المنزلت تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔

المشركون يفرقون رؤوسهم فكان أهل الكتاب يسدلون رؤوسهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه۔

کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے) اور اہلِ کتاب (سر کے آگے کے بال پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ حضور اکرم، ان معاملات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو نہ ملا ہوتا، اہلِ کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم نازل ہونے کے بعد وحی پر عمل کرتے تھے) پھر حضور اکرمؐ بھی آگے کے بال کے دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)

۷۷۱۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشاً ولا متفحشاً وكان يقول إن من خياركم أحسنكم أخلاقاً۔

۷۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدزبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے، آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۷۷۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثماً فإن كان إثماً كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه إلا أن تنتهك حرمة الله فينتقم لله بها۔

۷۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپؐ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوئی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آں حضورؐ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپؐ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال ما مسست حريراً ولا ديباجاً ألين من كف النبي صلى الله عليه وسلم ولا شممت ريحاً قط أو عرفاً قط أطيب من ريح أو عرف النبي صلى الله عليه وسلم۔

۷۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

۷۷۴۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن عبد الله بن أبي عتبة عن

۷۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی عتبہ

ابی سعید الخدریؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرھا۔

نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۷۷۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا یحیی وابن مھدی قالا حدثنا شعبۃ مثلہ واذا کرہ شیئاً عرف فی وجھہ۔

۷۷۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی اور ان سے یحییٰ اور ابن مہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ) جب کوئی خاص بات پیش آتی تو آں حضورؐ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

۷۷۶۔ حدثنی علی بن الجعد اخبرنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قط ان اشتھاہ اکلہ والا ترکہ۔

۷۷۶۔ مجھ سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپؐ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۷۷۷۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ الاسدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی نری ابطیہ قال وقال ابن بکیر حدثنا بکر بیاض ابطیہ۔

۷۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے، ان سے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم آپؐ کی بغل دیکھ سکتے تھے۔ بیان کیا کہ ابن بکیر نے روایت کی اور ان سے بکر نے حدیث بیان کی کہ "ہم آں حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے۔"

۷۷۸۔ حدثنا عبد الاعلی بن حماد حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ ان انساً رضی اللہ عنہم حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیءٍ من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ۔

۷۷۸۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء میں (مبالغہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اس دعاء میں آپ اتنا ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی۔

۷۷۹۔ حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن سابق حدثنا مالک بن مغول قال سمعت عون بن ابی جحیفۃ ذکر عن ابیہ قال دفعت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالابطح

۷۷۹۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میں بلا قصد وارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

في قبة كان بالهاجرة فخرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فأخرج فضل وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ثم دخل فأخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إلى وبيص ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين يمر بين يديه الحمار والمرأة۔

٧٧٩- حدثني الحسن بن صبّاح البزّار حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحدث حديثا لو عدّه العادّ لأحصاه. وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أنه قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة أنها قالت۔ ألا يعجبك أبو فلان جاء فجلس إلى جانب حجرتي يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم۔

باب ٣٧٧ كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عينه ولا ينام قلبه

رواه سعيد بن ميناء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم

٧٨٠- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سعيد المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ابطح میں (مکہ سے باہر) خیمہ کے اندر تشریف رکھتے تھے، بھری دوپہر کا وقت تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر نماز کے لیے اذان دی اور اندر آ گئے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آں حضور ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ اسے لینے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اندر سے ایک نیزہ نکالا اور حضور اکرم باہر تشریف لائے گویا آپ کی پنڈلیوں کی چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لیے) اور آں حضور ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعت نماز پڑھائی، گدھے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزر رہی تھیں۔

۷۷۹۔ مجھ سے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ) باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (آپ کے الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو فلاں کے طرز عمل پر تمہیں تعجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے احادیث بیان کرنے لگے۔ میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر وہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو انہیں میں ٹوکتی (کہ آپ جلدی جلدی حدیث بیان کیوں کرتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا

اس کی روایت سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۷۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور انہوں نے

انه سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت ما كان يزيد في رمضان ولا غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربع ركعات فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا فقلت يا رسول الله تنام قبل أن توتر قال تنام عيني ولا ينام قلبي۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے آپ چار رکعت پڑھتے وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں، کتنی ان میں دلآویزی ہوتی تھی، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دلآویز، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ وتر پڑھے بغیر کیوں سوتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱ - حدثنا إسماعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر سمعت أنس بن مالك يحدثنا عن ليلة أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم من مسجد الكعبة جاء ثلاثة نفر قبل أن يوحى إليه وهو نائم في مسجد الحرام فقال أولهم أيهم هو فقال أوسطهم هو خيرهم وقال آخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك فلم يرهم حتى جاءوا ليلة أخرى فيما يرى قلبه والنبي صلى الله عليه وسلم نائمة عيناه ولا ينام قلبه وكذلك الأنبياء تنام أعينهم ولا تنام قلوبهم فتولاه جبريل ثم عرج به إلى السماء۔

۷۸۱ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد حرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپؐ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں کے درمیان میں) سو رہے تھے۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انھیں ساتھ لے چلو۔ اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضورؐ نے انھیں نہیں دیکھا۔ لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اس حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا۔ حضور اکرمؐ کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپؐ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔ تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے انتظام و اہتمام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

باب ۳۷۸ علامات النبوة في الإسلام

۳۷۸ - بعثت کے بعد نبوت کی علامات

۷۸۲ - حدثنا أبو الوليد حدثنا سلم بن زرير سمعت أبا رجاء قال حدثنا

۷۸۲ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو رجاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا
لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ
عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ
الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ
مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ
فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ
يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ
وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي
جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ
بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ
عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ
نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ
فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ
وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا
انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَمْ
نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ
بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ

عنہ نے حدیث بیان کی کہ یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
سفر میں تھے، رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے، پھر جب صبح کا وقت
قریب ہوا تو پڑاؤ کیا۔ اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ
سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ جاگے۔
لیکن آپ حضور اکرمؐ کو، جب آپ سوتے ہوتے ہوتے، نہیں جگاتے تھے
تاآنکہ آں حضورؐ خود ہی بیدار ہوجاتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی بیدار
ہوگئے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضورؐ
بھی جاگ گئے (آں حضورؐ وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف
لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک صاحب ہم
سے دور کھڑے تھے اور انھوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔
آں حضورؐ جب فارغ ہوتے تو آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا، اے
فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تمھیں مانع بنی؟ انھوں
نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہوگئی ہے (اور پانی نہیں ہے) آنحضورؐ
نے انھیں حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ پھر انھوں نے بھی (تیمم کے بعد)
نماز پڑھی پھر آں حضورؐ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔
ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے
تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے
پاؤں لٹکائے ہوئے جارہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟
اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمھارے
گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن رات کا فاصلہ
ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں چلو۔ وہ بولی، رسول اللہ کیا چیز ہوتی ہے؟ آخر ہم آں حضورؐ کی
خدمت میں اسے لائے۔ اس نے آپؐ سے وہی باتیں کیں جو ہم سے
کرچکی تھی۔ اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتارا گیا اور آپؐ نے ان کے منہ پر دست
مبارک کو پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب
ہوکر پیا اور اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، صرف ہم نے
اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری

أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے) اس کے بعد آں حضور ؐ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس (کھانے کی چیز باقی رہ گئی) ہے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر جمع کر دی گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر، جیسا کہ ان کے ماننے والوں کا خیال ہے۔ وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی، وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی اسلام لائے۔

۷۸۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) حضور اکرم ؐ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور اکرم ؐ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضوء کی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۷۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضوء (کے لیے پانی) کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر آں حضور ؐ کی خدمت میں وضوء (کا پانی برتن میں) لایا گیا۔ آپ ؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اسی پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا چنانچہ لوگوں نے وضوء شروع کی اور ہر شخص نے وضو کر لی۔

۷۸۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حزم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے حسن سے سنا، کہا کہ ہم سے انس بن

مالكٍ رضي الله عنه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في بعض مخارجه ومعه ناس من أصحابه فانطلقوا يسيرون فحضرت الصلاة فلم يجدوا ماء يتوضؤون فانطلق رجل من القوم فجاء بقدح من ماء يسير فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثم مد أصابعه الأربع على القدح ثم قال قوموا فتوضؤوا فتوضأ القوم حتى بلغوا فيما يريدون من الوضوء وكانوا سبعين أو نحوه ؛

٧٨٦ - حدثنا عبد الله بن منير سمع يزيد أخبرنا حميد عن أنس رضي الله عنه قال حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار من المسجد يتوضأ وبقي قوم فأتي النبي صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فوضع كفه فصغر المخضب أن يبسط فيه كفه فضم أصابعه فوضعها في المخضب فتوضأ القوم كلهم جميعا قلت كم كانوا قال ثمانون رجلا ؛

٧٨٧ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا حصين عن سالم بن أبي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال عطش الناس يوم الحديبية والنبي صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها فجهش الناس نحوه فقال ما لكم قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب إلا ما بين يديك فوضع يده في الركوة فجعل الماء يثور بين

مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کی بھی ایک جماعت تھی۔ لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کہیں پانی نہیں ملا۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب اٹھے اور ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آں حضور نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے پر پھیلا دیا اور فرمایا کہ آؤ وضو کرو۔ پوری جماعت نے وضوء کی اور تمام آداب و سنن کے ساتھ پوری طرح کی ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے۔

۷۸۶ - ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید سے سنا، انھیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انھوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی، اس میں پانی تھا۔ حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملا لیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا۔ پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضوء کی۔ میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسی آدمی تھے۔

۷۸۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا آپ نے اس سے وضوء کی، اتنے میں لوگ آنحضور کے پاس آ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے، نہ تو ہمارے پاس وضوء کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا۔ اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔

أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ؕ

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ
حَتَّى لَمْ فِيهَا
قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ وَمَجَّ عَلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوِيَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا ؕ

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

اور ہم سب نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔ میں نے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔

۷۸۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ ایک قطرہ بھی اس میں باقی نہیں رہا۔ (جب حضور اکرمؐ کو صورتِ حال کی اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے) اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب فرمایا، پانی سے غرغرہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنواں پھر پانی سے بھر گیا تھا، ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی۔

۷۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حضور اکرمؐ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ فاقے سے ہیں، کیا تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ چنانچہ انھوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو آں حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپؐ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابوطلحہ نے تمھیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ جو صحابہ آپؐ کے ساتھ اس وقت بیٹھے ہوئے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُھُمْ فَقَالَتْ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُكَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّھُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَكَۃً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَھَا تَخْوِیْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اُطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّھُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ

تھے، ان سب حضرات سے آپؐ نے فرمایا کہ چلو۔ آں حضورؐ تشریف لانے لگے اور میں آپؐ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انھیں اطلاع دی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ام سلیم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (یعنی آپ سے صورت حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے) پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ استقبال کے لیے آئے اور حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) حضور اکرمؐ نے فرمایا، ام سلیم! تمھارے پاس جو کچھ ہے یہاں لاؤ۔ ام سلیم نے وہی روٹی لاکر آپؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر آں حضورؐ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر گھی ڈال دیا جو گویا اس کا سالن تھا۔ آں حضورؐ نے اس کے بعد اس پر دعا کی، جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو (اندر آکر کھانے کے لیے) بلا لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا، ان سب حضرات نے (وہی گھی میں چوری ہوئی روٹی) پیٹ بھر کر کھائی اور جب یہ حضرات باہر آگئے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو، انھوں نے بلا لیا، اور اس جماعت نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ جب باہر گئے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلا لو۔ اس طرح سب حضرات نے پیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستّر یا اسّی تھی۔

۷۹۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات (معجزات) کو ہم باعث برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعثِ خوف جانتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی تقریباً ختم ہو گیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہؓ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آں حضورؐ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ

بَيْنَ أصابع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسبیح کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زكريا قَالَ حَدَّثَنِي عامر قال حَدَّثَنِي جابر رضي الله عنه أن أباهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دين فأتيت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أبي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْناً وليس عندي إِلَّا مَا يخرج نخلُهُ وَلَا يَبْلغ ما يخرج سنين ما عَلَيْهِ فانطلق معي لكي لا يُفْحِشَ عَلَيَّ الغرماء فمشى حول بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التمر فدعا ثم آخر ثم جلس عَلَيْهِ فَقَالَ انزعوه فأوفاهم الَّذِي لَهُم وبقي مثل ما أَعْطَاهم.

۷۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ، جنگ احد میں) شریک ہو گئے تھے اور مقروض تھے۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں، ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لیے آپ میرے ساتھ تشریف لے چلئے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں (یعنی ان سے کوئی معاملہ طے کرا دیجئے لیکن وہ نہیں مانتے) تو آپ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے پہلے ان میں سے ایک کے چاروں طرف چلے اور دعا کی، اسی طرح دوسرے ڈھیر کے بھی۔ پھر آپ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کھجوریں نکال کر انہیں دو۔ چنانچہ آپ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھی اتنی ہی بچ بھی گئی۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بن إسماعيل حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أبيه حَدَّثَنَا أبو عثمان أنه حدثه عبد الرحمن بن أبي بكر رضي اللهُ عنهما أن أصحاب الصُّفَّةِ كَانُوا أناسًا فقراء وأن النبي صلى اللهُ عليه وسلم قَالَ مرة. مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة وأبو بكر وثلاثة قَالَ فَهُوَ

۷۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ محتاج و غریب تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس کے گھر کھانے والے بھی دو ہی ہوں) تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی اصحاب صفہ میں سے، او کما قال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضور اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں، میرے والد اور میری والدہ۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں

أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي
وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ
وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ
ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ
لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ
أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ
أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ
فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ
لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا
نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ
أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا
شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ
بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي
لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ
مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا
كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً
ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ
عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللهُ أَعْلَمُ كَمْ
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ
قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ
كَمَا قَالَ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اور ان کے خادم جو ان کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مشترک طور پر
کام کیا کرتا تھا۔ لیکن خود ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشاء
کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے (مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے) اس
کے لیے انھیں اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ آں حضورؐ نے کھانا تناول فرما
لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گذر گیا تو آپ
گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی، آپ کو
اپنے مہمان یاد نہیں رہے یا ان کی ضیافت یاد نہیں رہی۔ انھوں نے
آپ کو بتایا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔
ان کے سامنے ماحضر پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ تو میں جلدی سے
چھپ گیا (ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے تھے)۔ آپ نے ڈانٹا، اے
بدبخت! اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا (مہمانوں سے) آپ حضرات تناول
فرمائیں، میں تو اسے قطعاً نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ خدا گواہ ہے، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے
تھے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی)
سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے زیادہ بچ رہا۔ ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ۔ اس
پر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے اخت بنی فراس! (دیکھو تو سہی یہ کیا
معاملہ ہوا) انھوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی
قسم! کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے بھی تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کرشمہ تھا، آپ کا اشارہ
اپنی قسم کی طرف تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے
گئے۔ وہاں صبح ہو گئی۔ اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم (مسلمانوں) سے
معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی (اس لیے اس سلسلے میں گفتگو
کرنے وہ آئے ہوئے تھے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب
کر لیا۔ ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی
تعداد کیا تھی، البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے
اسی کھانے کو شکم سیر ہو کر کھایا۔ او کما قال۔

۷۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی

عن انس وعن یونس عن ثابت عن انس رضی الله عنه قال اصاب اهل المدينة قحط على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا هو يخطب يوم جمعة اذ قام رجل فقال يا رسول الله هلكت الكُراعُ هلكت الشاءُ فادع الله يسقينا فمد يديه وَدَعَا قال انس وان السَّماء لمثلُ الزُّجاجةِ فهاجت ريح انشأت سَحَابًا ثُمّ اجتمع ثم ارسلت السماء عَزَالِيَهَا فخرجنا نخوض الماء حتى اتينا منازلنا فلم نزل نمطر إلى الجمعة الاخرى فقام اليه ذلك الرجل او غيره فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فنظرت إلى السحاب تَصَدَّعَ حول المدينة كانه اكليل۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حَدَّثَنَا يحيى بن كثير ابو غسان حدثنا ابو حفص واسمه عمر بن العلاء اخو ابي عمرو بن العلاء قال سمعت نافعاً عن ابن عمر رضي الله عنهما كان النبي صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ الى جذع فلما اتخذ المنبر تحول اليه فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يده عَلَيْهِ۔ وقال عبد الحميد اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا معاذ بن العلاء عن نافع بهذا۔ ورواه ابو عاصم عن ابن ابي رَوَّادٍ عن نافع عن ابن

ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور یونس سے روایت ہے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک سال قحط پڑا، آپؐ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، یا رسول اللہؐ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح (صاف و شفاف) تھا۔ اتنے میں ایک ہوا اٹھی۔ بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی۔ ہم جب نکلے تو گھر پہنچتے پہنچتے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو وہی صاحب یا کوئی اور، پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہؐ! مکانات گر گئے، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ آں حضورؐ اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا۔

۷۹۴۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حفص نے، جن کا نام عمر بن علاء ہے، ابو عمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ (خطبہ دینے کے لیے) اس پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی تو آنحضورؐ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور عبدالحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انھیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انھیں نافع نے، اسی حدیث کی۔ اور اس کی روایت ابوعاصم نے کی، ان سے ابو رواد نے، ان سے نافع نے اور ان سے

عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عبد الواحد بن ايمن قال سمعت ابي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فقالت امرأة من الانصار او رجل يا رسول الله الا نجعل لك منبرا قال ان شئتم فَجَعَلُوْا له منبرا فلما كان يوم الجمعة دُفِعَ الى المنبر فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النبي صلى الله عليه وسلم فضمها اليه تَئِنُّ انين الصبي الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تبكي على ما كانت تسمع من الذكر عندها۔

۷۹۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لیے ایک درخت (کے تنے) کے پاس کھڑے ہوتے تھے یا (بیان کیا کہ) کھجور کے درخت کے۔ پھر ایک انصاری خاتون نے یا کسی صحابی نے کہا، یارسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کردیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، اگر تمھارا جی چاہے۔ چنانچہ انھوں نے آپ کے لیے منبر تیار کردیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس کھجور کے تنے سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ آں حضورؐ منبر سے اترے اور اسے لپٹنے سے لگالیا۔ جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لیے لوریاں دیتے ہیں، آں حضورؐ نے بھی اسے اسی طرح چپ کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ تنا اس لیے رو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اسماعيل قال حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عن سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد قال اخبرني حفص بن عبيد الله بن انس ابن مالك انه سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما يقول كان المسجد مسقوفا على جذوع من نخل فكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب يقوم الى جذع منها فلما صنع له المنبر وكان عليه فسمعنا لذلك الجذع صوتا كصوت العِشَارِ حَتّٰى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فوضع يده عليها فسكنت۔

۷۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے یحیٰی بن سعید نے بیان کیا، انھیں حفص بن عبداللہ بن انس بن مالک نے خبر دی اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو آپ (انھیں ستونوں میں سے) ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر تشریف لائے۔ پھر ہم نے اس تنے سے اس طرح رونے کی آواز سنی جیسی بچہ جننے کے قریب اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ آخر جب آں حضورؐ نے اس کے قریب آکر اس پر ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہوا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا ابن ابي عدي عن شعبة ح حدثني بشر بن خالد حدثنا محمد عن شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سمعت ابا وائل

۷۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے۔ مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے

يحدث عن حذيفة ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة فقال حذيفة انا احفظ كما قال قال هات انك لجريء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة الرجل في أهله وماله وجاره تكفرها الصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليست هذه ولكن التي تموج كموج البحر قال يا امير المؤمنين لا باس عليك منها ان بينك وبينها بابا مغلقا قال يفتح الباب او يكسر قال لا بل يكسر. قال ذاك احرى ان لا يغلق قلنا علم الباب قال نعم كما ان دون غد الليلة انى حدثته حديثا ليس بالاغاليط فهبنا ان نسأله وامرنا مسروقا فسأله فقال من الباب قال عمر؟

سلیمان نے، انھوں نے ابو وائل سے سنا، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ یاد ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بیان کرو، تم جری بھی تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پڑوس میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا، بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح (ٹھاٹیں) مارتا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس فتنے کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جائے گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لیے) یا توڑ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند نہ ہو سکے گا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اسی طرح جانتے تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے ایسی حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ ہمیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (دروازہ کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا۔ انھوں نے جب پوچھا کہ وہ دروازہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۷۹۸۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر الوجوه ذلف الانوف كان

۷۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال

وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ هُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مِثْلُ اَهْلِهِ وَمَالِهِ ۔

اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ (خلافت کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو الآیہ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ بر آ ہونے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے ۔ جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں ۔ اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے (حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد) کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی بڑھ کر ہوگی ۔

۷۹۹ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ۔ تابعه غيره عن عبد الرزاق ۔

۷۹۹ ۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی ۔ جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کرو گے چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی ۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے ۔ عبدالرزاق کے واسطہ سے اس حدیث کی متابعت یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے ۔

۸۰۰ ۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال اسماعيل اخبرني قيس قال اتينا ابا هريرة رضي الله عنه فقال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين لم اكن في سِنِيَّ احرص على ان اعي الحديث منه فيهن سمعته يقول وقال هكذا بيده بين يدي الساعة تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وقال سفيان مَرَّةً وهم اَهْلُ الْبَارِزِ ۔

۸۰۰ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا، انھیں قیس نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال رہا ہوں، اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا ۔ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کرکے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ (مسلمان) ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، مراد یہی اہل عجم ہیں ۔ سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی "وهم اهل المبارز" (وهو هذا البارز کے بجائے)

۸۰۱ ۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا جرير بن حازم سمعت الحسن يقول حدثنا

۸۰۱ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ

عمرو بن تغلب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين يدي الساعة تقاتلون قوما ينتعلون الشعر وتقاتلون قوما كأن وجوههم المجان المطرقة ؛

ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

۸۰۲۔ حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول . تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم ثم يقول الحجر يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله ؛

۸۰۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آجاؤ گے۔ اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لیے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔

۸۰۳۔ حدثنا قتيبة ابن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو عن جابر عن ابي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي على الناس زمان تغزون فيقال فيكم من صحب الرسول صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح عليه ثم تغزون فيقال لهم هل فيكم من صحب من صحب الرسول صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ؛

۸۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لیے فوج جمع ہو گی۔ پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہو گا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، پھر ایک غزوہ ہو گا، پوچھا جائے گا۔ کیا فوج میں کوئی تابعی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو؛ معلوم ہو گا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

۸۰۴۔ حدثني محمد بن الحكم اخبرنا النضر اخبرنا سعد الطائي اخبرنا محل ابن خليفة عن عدي بن حاتم قال بينا انا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ اتاه رجل فشكا اليه الفاقة ثم اتاه

۸۰۴۔ مجھ سے محمد بن حکیم نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، انھیں سعید طائی نے خبر دی، انھیں محل بن خلیفہ نے خبر دی۔ ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آں حضور سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں

أخر فشكا قطع السبيل فقال يا عدي
هل رأيت الحيرة قلت لم أرها وقد
أنبئت عنها قال فإن طالت بك
حياة لترين الظعينة ترتحل من
الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا
تخاف أحدا إلا الله قلت فيما
بيني وبين نفسي فأين دعار
طيئ الذين قد سعروا البلاد و
لئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز
كسرى قلت كسرى بن هرمز قال
كسرى بن هرمز ولئن طالت بك
حياة لترين الرجل يخرج ملء
كفه من ذهب أو فضة يطلب من
يقبله منه فلا يجد أحدا يقبله منه
وليلقين الله أحدكم يوم يلقاه و
ليس بينه وبينه ترجمان يترجم
له فيقولن ألم أبعث إليك رسولا
فيبلغك فيقول بلى فيقول ألم
أعطك مالا وأفضل عليك فيقول
بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا
جهنم وينظر عن يساره فلا يرى
إلا جهنم قال عدي سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا
النار ولو بشقة تمرة فمن لم
يجد شقة تمرة فبكلمة طيبة
قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل
من الحيرة حتى تطوف بالكعبة
لا تخاف إلا الله وكنت فيمن افتتح
كنوز كسرى بن هرمز ولئن

کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا۔ عدی! تم
نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا ہے
البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا اگر تم
کچھ دنوں اور زندہ رہ سکے تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت
حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ
کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے)
میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں
کا کیا ہوگا جنھوں نے ہر جگہ شر و فساد مچا رکھا ہے!۔ (آں حضورؐ
نے مزید ارشاد فرمایا) اگر تم کچھ دنوں زندہ رہ سکے تو کسریٰ کے خزانوں
کو کھولو گے۔ میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ)
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز!۔ اور اگر تم کچھ
دنوں زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا یا چاندی
بھر کر نکلے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کر لے،
لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے اللہ تعالیٰ
سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے (قیامت کا) اس دن انسان اللہ سے
اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا۔
اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمھارے پاس
رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض
کرے گا، آپ نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، کیا میں
نے تمھیں مال نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے اس کے ذریعہ تمھیں فضیلت نہیں
دی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف
دیکھے گا اور سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے
گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا۔ عدی رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ
ہو (اسے صدقہ میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کی گٹھلی میسر نہ آسکے تو
(کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے
سفر کے لیے نکلی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا اس نے طواف کیا اور اسے

طالت بکم حیاة لترون ما قال النبی ابو القاسم صلی الله علیه وسلم مخرج ملئ کفه۔ حدثنی عبد الله حدثنا ابو عاصم اخبرنا سعدان بن بشر حدثنا ابو مجاهد حدثنا محل بن خلیفة سمعت عدیا کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم۔

۸۰۵۔ حدثنی سعید بن شرحبیل حدثنا لیث عن یزید بن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شهید علیکم انی والله لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت خزائن مفاتیح الارض وانی والله ما اخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیها۔

۸۰۶۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا ابن عیینة عن الزهری عن عروة عن اسامة رضی الله عنه قال اشرف النبی صلی الله علیه وسلم علی اطم من الآطام فقال هل ترون ما اری انی اری الفتن تقع خلال بیوتکم مواقع القطر۔

۸۰۷۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال حدثنی عروة بن الزبیر ان زینب ابنة ابی سلمة حدثته ان ام حبیبة بنت ابی سفیان حدثتها عن

اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ کا راستے میں) خوف نہیں تھا، اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لوگے جو حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)۔ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انھیں سعدان بن بشر نے خبر دی، ان سے ابومجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے محل بن خلیفہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عدی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔

۸۰۵۔ مجھ سے سعید بن شرحبیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی الخیر نے، ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہدائے احد کے لیے اس طرح دعائیں کیں جیسے میت کے لیے کی جاتی ہیں، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں (حوض پر) تم سے پہلے پہنچوں گا۔ میں تم پر گواہ ہوں اور میں بخدا، اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ مجھے تمھارے بارے میں اس کا خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لیے تمھارے اندر باہمی منافست پیدا ہو جائے گی۔

۸۰۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمھیں بھی نظر آرہا ہے۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے گھروں میں وہ اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں۔

۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی اور ان سے

زینب بنت جحش ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فزعا یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذا وحلق باصبعہ وبالتی تلیہا فقالت زینب فقلت یارسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث وعن الزھری حدثتنی ھند بنت الحارث ان ام سلمۃ قالت استیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ ماذا انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتن۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آرہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے سد میں اتنا شگاف پیدا ہوگیا ہے اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی۔ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ آں حضور نے فرمایا کہ ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی (تو ایسا بھی ہوگا) اور زہری سے روایت ہے، ان سے ہند بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں۔

۸۰۸ - حدثنا ابو نعیم حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمۃ بن الماجشون عن عبد الرحمٰن ابن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال لی انی اراک تحب الغنم وتتخذھا فاصلحھا واصلح رعامھا فانی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یاتی علی الناس زمان تکون الغنم فیہ خیر مال المسلم یتبع بھا شعف الجبال او سعف الجبال فی مواقع القطر یفر بدینہ من الفتن۔

۸۰۸ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اور تم انہیں پالتے ہو۔ تو تم ان کی نگہداشت کیا کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا۔ یا (آپ نے فرمایا) سعف الجبال۔ بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چرائی کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے راہ فرار اختیار کرے گا۔

۸۰۹ - حدثنا عبد العزیز الاویسی حدثنا ابراھیم عن صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی

۸۰۹ - ہم سے عبدالعزیز اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے

سلمة بن عبدالرحمٰن ان ابا هريرة رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ
وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ
فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُّشْرِفْ لَهَا
تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا
فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حدثني
ابو بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث
عن عبد الرحمٰن بن مطيع ابن
الاسود عن نوفل بن مُعَاوِيَةَ
مِثْلَ حديث ابي هريرة هٰذا إلَّا
اِنَّ اَبَا بكر يزيد مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ
فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ ؛

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن كثير اخبرنا
سفيان عن الاعمش عن زيد بن
وهب عن ابن مسعود عن النبي صلى
الله عليه وسلم قَالَ سَتَكُوْنُ اُثْرَةٌ
وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَارَسُوْل
الله فما تَاْمُرُنَا قال تُؤَدُّوْنَ
الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ
وَتَسْاَلُوْنَ الله الَّذِيْ
لَكُمْ ؛

۸۱۱۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن عبد الرحيم
حَدَّثَنَا ابو معمر اسماعيل بن ابراهيم
حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حدثنا شعبة عن
ابي التياح عن ابي زرعة عن اَبي
هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يُهْلِكُ
النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قالوا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، فتنے کا دَور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے
رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر
ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس میں جھانکے
گا فتنہ بھی اسے اچک ہی لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی
جائے پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (اپنے دین کو فتنوں
سے بچانے کے لیے)۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے
ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن
بن مطیع بن اسود نے اور ان سے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی طرح، البتہ ابوبکر (راوی
حدیث) نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں ایک
نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل وعیال
برباد ہوگئے۔

۸۱۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے
خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں زید بن وہب نے اور انھیں
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (میرے
بعد) تم پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو ترجیح دی
جائے گی اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی (دین کے معاملات میں)
جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول
اللہ! اس وقت ہمیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے؟ آنحضورؐ نے
فرمایا کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انھیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق
کی طلب بس اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا۔

۸۱۱۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر
اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے،
ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قبیلہ قریش کے بعض افراد
(طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔
صحابہ رضی نے عرض کیا، ایسے وقت کے لیے آپ حضورؐ کا ہمیں کیا حکم ہے۔

فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ
قال محمود حدثنا ابو داؤد اخبرنا
شعبة عن ابي التياح سمعت ابا زُرْعَةَ
حَدَّثَنِيْ احمد بن محمد المكي حدثنا
عمرو بن يحيى بن سعيد الْأُمَوِيُّ عَنْ
جده قال كُنْتُ مَعَ مروان وابي هريرة
فسمعت ابا هريرة يقول سمعت الصادق
المصدوق يقول هَلَاكُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ
غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فقال مروان غِلْمَةٌ۔
قال ابو هريرة إِنْ شِئْتَ أَنْ
أُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَ
بَنِيْ فُلَانٍ ؛

۸۱۲ - حَدَّثَنَا يحيى بن موسى حَدَّثَنَا
الوليد قال حَدَّثَنِيْ ابن جابر قال
حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بن عبيد الله الْحَضْرَمِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو ادريس الخولاني
انه سمع حذيفة بن اليمان يقول
كان الناس يسألون رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن الخير وكنت
اسأله عن الشر مخافة ان يدركني
فقلت يا رسول اللهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ جاهلية
وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل
بعد هذا الخير من شر؟ قال نعم
قلت وَهَلْ بعد ذلك الشر من
خير؟ قال نعم وفيه دخن قلت
وما دخنه قال قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ
هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ
فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ
نَعَمْ دُعَاةٌ إِلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ

آں حضور ؐ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس علیحدہ ہی رہتے !
محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابوالتیاح نے اور انھوں نے ابوزرعہ سے سنا تھا۔ مجھ سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحیٰی بن سعید اموی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضور اکرم ؐ فرما رہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے پوچھا نوجوانوں (علمۃ) کے! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں! بنی فلاں، بنی فلاں!

۸۱۲ - ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو ادریس خولانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے۔ (اس لیے اس دور کے متعلق آں حضور ؐ کے احکام مجھے معلوم ہونے چاہئیں) تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرم ؐ سے سوال کیا، یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے کیسے ہوں گے؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے، تم ان میں (خیر کو) پہچان لوگے۔ اس کے باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انھیں ناپسند

اَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

کرو گے۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجیے۔ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور ان کا کوئی امام نہ ہوا؟ حضور اکرم ؐ نے پھر فرمایا۔ پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمھیں اس کے لیے کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمھاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

۸۱۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں (مسلمانوں کی) باہم جنگ نہ کرلیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۸۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں گی، دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں گے، ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۸۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور

ان ابا سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال بینما
نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یقسم قسما اتاہ ذُوالخُوَیصِرَۃِ وھو
رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدِل
فقال وَیلَکَ وَمَن یَعدِلُ اِذَا لَم اَعدِل
قَد خِبتُ وَخَسِرتُ ان لَم اَکُن اَعدِلُ
فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ائذَن لِی فِیہِ
فَاَضرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعہُ فَاِنَّ لَہٗ
اصحابا یحقِر اَحَدُکُم صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِم
وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِم یَقرَءُونَ القُراٰنَ
لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُم یَمرُقُونَ مِنَ الدِّینِ
کَمَا یَمرُقُ السَّھمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنظَرُ
اِلٰی نَصلِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیءٌ ثُمَّ
یُنظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَمَا یُوجَدُ فِیہِ
شَیءٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدحُہٗ
فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیءٌ قَد سَبَقَ
الفَرثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُم رَجُلٌ
اَسوَدُ اِحدٰی عَضُدَیہِ مِثلُ ثَدیِ
المَراَۃِ اَو مِثلُ البَضعَۃِ تَدَردَرُ
وَیَخرُجُونَ عَلٰی حِینِ فُرقَۃٍ مِنَ
النَّاسِ قَالَ ابو سعید ۔ فاشھد
انی سمعت ھذا الحدیث من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
اشھد ان علیّ بن ابی طالب قاتلھم
وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس

ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، افسوس! اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہو جاؤں (عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں، آں حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی دل مومن نہیں ہوں گے) اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے جو جوڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نضی۔ (نضی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گذر چکا ہے[1]۔ ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے (اور شر و فساد پھیلائیں گے) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے تلاش کیے

---

[1] یعنی جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو چھیدتا ہوا گذر جاتا ہے اور جب اسے دیکھا جاتا ہے تو بالکل صاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شکار زخمی ہو کر خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔ وہ شکار کے جسم کی تمام آلائشوں اور خون سے گذر کر کہیں دور گرا ہے لیکن چونکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس نے اپنا فاصلہ طے کیا تھا اس لیے خون وغیرہ کا کوئی اثر اس کے کسی حصہ پر بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے بہت دور ہوں گے، لیکن بظاہر دین سے انحراف کے اثرات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔

فاتی به حتی نظرت الیه على نعت النبی صلی الله علیه وسلم الذی نعته ؛

۸۱۶ ۔ حَدَّثَنَا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن الاعمش عن خیثمة عن سوید بن غفلة قال قال علی رضی الله عنه اذا حَدَّثْتُكُمْ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۸۱۷ ۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن المثنى حدثنا یحیی عن اسماعیل حدثنا قیس عن خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم وهو متوسد بردة لَهُ فی ظل الکعبة قلنا له أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ

جانے کا حکم دیا (جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بیان فرمایا تھا)۔ چنانچہ اس کی تلاش ہوئی اور آخر وہ لایا گیا، میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بعینہٖ آنحضورؐ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

۸۱۶ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے انھیں خیثمہ نے، ان سے سوید بن غفلہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے بیان کروں، تو میرے لیے آسمان پر سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ آنحضورؐ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں۔ البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی، نوعمروں اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انھیں جہاں بھی پاؤ، قتل کردو، کیونکہ ان کا قتل، قاتل کے لیے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۸۱۷ ۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے کعبہ کے سائے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آنحضورؐ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے لیے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (ایمان لانے کی سزا میں) گذشتہ امتوں کے افراد کے لیے گڑھا کھودا جاتا تھا اور انھیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر آرا ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے روک نہیں سکتی تھی، لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔

لا يخاف إلا الله أو الذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون ۔

لیکن راستوں کے قطعاً مامون ہونے کی وجہ سے اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

۸۱۸۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أزهر بن سعد حدثنا ابن عون قال انبأني موسى بن انس عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم افتقد ثابت بن قيس فقال رجل يا رسول الله انا اعلم لك علمه فاتاه فوجده جالسا في بيته منكسا راسه فقال ما شأنك فقال شر كان يرفع صوته فوق صوت النبي صلى الله عليه وسلم فقد حبط عمله وهو من اهل النار فاتى الرجل فاخبره انه قال كذا وكذا فقال موسى بن انس فرجع المرة الآخرة ببشارة عظيمة فقال اذهب اليه فقل له إنك لست من أهل النار ولكن من أهل الجنة ۔

۸۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ برا حال ہے، یہ بدبخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سامنے آں حضورؐ سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لیے اس کا عمل غارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے ہیں۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا، لیکن دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔ آں حضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

۸۱۹۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أبي اسحاق سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما۔ قرأ رجل الكهف وفي الدار الدابة فجعلت تنفر فسلم فاذا ضبابة او سحابة غشيته فذكره للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ فلان فانها السكينة نزلت للقرآن او تنزلت للقرآن ۔

۸۱۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے (نماز میں) سورۂ کہف کی تلاوت کی۔ اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انھوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تلاوت کو مزید طول دینا چاہیئے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا (اس کے بجائے راوی نے تنزلت للقرآن) کے الفاظ کہے)۔

۸۲۰۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحراني

۸۲۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے

حدثنا زهير بن معاوية حدثنا ابو اسحاق سمعت
البراء بن عازب يقول جاء ابو بكر رضي الله
عنه الى ابي في منزله فاشترى منه رَحْلًا
فَقَالَ لعازب ابعث ابنك يحمله معي
قال فحملته معه وخَرَجَ ابي ينتقد
ثمنه فقال له ابي يا ابا بكر حَدِّثْنِيْ
كيف صنعتما حين سَرَيْتَ مع رسول
الله صَلَّى اللهُ عليه وسلم قال نعم
اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام
قائم الظهيرة وخلا الطريق لا
يمر فيه احد فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ
طويلة لها ظل لَمْ تأت عليه الشمس
فَنَزَلنا عنده وسويت للنبي صلى الله
عليه وسلم مكانًا بيدي ينام عليه و
بسطت فِيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نم يا رسول
الله وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ
وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حوله فَاِذَا اَنَا
براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد
منها مثل الذي اردنا فقلت لمن انت
يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة
او مكة قُلْتُ افي غنمك لبن قال
نعم قلت اَفَتَحْلُبُ قال نعم فاخذ
شاة فقلت انفضِ الضرع من التراب
والشعر والقذى قال فرايت البراء
يضرب احدى يديه على الاخرى
يَنْفُضُ فحلب في قعب كُثْبَةً من لبن
ومعي اِدَاوَةٌ حملتها للنبي صلى الله عليه
وسلم يَرْتَوِي مِنْهَا يشرب ويتوضا
فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا۔ پھر انھوں نے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے۔ میرے والد نے آپ سے پوچھا اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ بتائیے، جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گذارا تھا۔ اس پر انھوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی، لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گذرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے بھرپور سائے میں دھوپ نہیں آتی تھی، ہم وہیں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے آپ کے آرام فرمانے کے لیے ٹھیک کردی اور ایک پوستین وہاں بچھادی۔ پھر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ آرام فرمائیں میں پاسبانی کے فرائض انجام دوں گا۔ آں حضور سو گئے اور میں چاروں طرف دیکھنے بھالنے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس مقصد کے تحت ہم نے وہاں پڑاؤ کیا تھا، وہی اس کا بھی مقصد تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمھارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے بتایا کہ مکہ یا (راوی نے بیان کیا کہ) مدینہ کے ایک شخص سے، میں نے پوچھا کیا تمھارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا، کیا ہمارے لیے تم دودھ دوھ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کے لایا، میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی، بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کرلو، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھن کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی، اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا۔ میں نے آں حضور کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا، آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے، اس سے پانی پیا جا سکتا تھا

ان اوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله قال فشرب حتى رضيت ثم قال ألم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت أتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها أرى في جلد من الارض شك زهير فقال اني أراكما قد دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتكم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده قال ووفى لنا۔

اور وضو بھی کی جاسکتی تھی۔ پھر میں آں حضورؐ کے پاس آیا۔ میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا، لیکن جب میں حاضر ہوا تو آں حضورؐ بیدار ہوچکے تھے۔ میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ تر ہوگیا تو میں نے عرض کی، نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے نوش فرمایا جس سے مجھے سکون اور مسرت حاصل ہوئی۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہوگیا ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا تھا۔ سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں آ پہنچا تھا۔ میں نے کہا، اب تو یہ ہمارے قریب پہنچ گیا، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آں حضورؐ نے پھر اس کے حق میں بد دعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لیے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی، یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا۔ سراقہ نے اس پر کہا، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لیے بد دعا کی ہے اگر اب آپ لوگ میرے لیے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کریں تو خدا کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا (وعدہ کے مطابق) جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کرچکا ہوں، یہاں قطعی طور پر وہ موجود نہیں ہیں! اس طرح جو بھی ملتا اسے واپس اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔

٨٢١۔ حدثنا معلى بن اسد حدثنا عبد العزيز بن مختار حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابي يعوده قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل على مريض يعوده قال لا

۸۲۱۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، آں حضورؐ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی مضائقہ نہیں، ان شاء اللہ (گناہوں کو) دھل دے گا، آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ "کوئی مضائقہ نہیں، ان شاء اللہ!

بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ فقال لَه لا بأس طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ قال قُلْتَ طهور كلا بل هي حُمّى تَفُوْرُ او تثور على شيخ كبير تُزِيْرُهُ القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فَنَعَمْ إذًا۔

گناہوں کو دھل دے گا۔ اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تثور کہا (دونوں کا مفہوم ایک ہے) کہ اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز عن انس رضي الله عنه قال. كان رجل نصرانياً فاسلم و قرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فعاد نصرانياً فكان يقول ما يدري مُحَمَّدٌ إِلَّا ما كتبت له فاماته الله فدفنوه فاصبح وقد لَفَظَتْهُ الأرض فقالوا هذا فعل محمد و اصحابه لما هرب منهم نبشوا عن صاحبنا فالقوه فحفروا له فاعمقوا فاصبح وقد لَفَظَتْهُ الارض فَقَالُوا هٰذَا فعل محمد واصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فالقوه فحفروا له وَ اَعْمَقُوْا لَهُ في الارض ما استطاعوا فاصبح قد لفظته الارض فعلموا انه ليس منهم الناس فالقوه۔

۸۲۲ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہوگیا تھا، سورۂ بقرہ اور آلِ عمران پڑھلی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (وحی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا۔ لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہوگیا اور کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انھوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انھوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے یہی کہا کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم) چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لیے اس کی قبر کھود کر انھوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انھوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انھیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے چنانچہ انھوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

۸۲۳ - حَدَّثَنَا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال و اخبرني ابن المسيب عن ابي هريرة

۸۲۳ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں ابن مسیب نے خبر دی تھی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ

انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بعدہ واذا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۞

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قتیبۃ حدثنا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ رفعہ قال اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بعدہ وَذَكَرَ وقال لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۞

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن عبد اللہ بن ابی حسین حَدَّثَنَا نافع بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ على عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل يقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ وقدمہا فی بشر كثير من قومه فاقبل اليه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت بن قیس بن شَمَّاس وفی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جرید حتی وقف علی مسیلمۃ فی اصحابہ فقال لَوْ سَاَلْتَنِىْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّىْ لَاَرَاكَ الَّذِىْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَاَيْتُ فاخبرنی ابو هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بَيْنَمَا اَنَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا۔ تو پھر کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر پھر پیدا نہیں ہوگا اور انھوں نے (پہلی حدیث کی طرح اس حدیث کو بھی) بیان کیا اور کہا (آں حضورؐ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا اور یہ کہنے لگا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) "امر" (یعنی نبوت وخلافت) کو اپنے بعد مجھے سونپ دیں تو میں ان کی اتباع کے لیے تیار ہوں۔ مسیلمہ اپنی قوم کی ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا لیکن (اولاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لیے) تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلمہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، بھی مانگو گے (اس عنوان پر) تو میں نہیں دے سکتا تمہارے بارے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا ہے اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا میں تو سمجھتا ہوں کہ تم وہی ہو جو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے، تمھارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں

نائمٌ رأيتُ في يديَّ سوارين من ذهبٍ فأهمَّني شأنُهما فأوحيَ إليَّ في المنامِ أن انفخهما فنفختُهما فطارا فأوَّلتُهما كذَّابين يخرجان بعدي فكان أحدُهما العنسيَّ والآخرُ مسيلمةَ الكذَّابَ صاحبَ اليمامةِ۔

۸۲۶ - حدَّثني محمد بن العلاء حدَّثنا حمَّاد بن اسامة عن بريد بن عبدالله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى أُراهُ عن النبي صلَّى الله عليه وسلم قال رأيتُ في المنامِ أنِّي أُهاجرُ من مكَّةَ إلى أرضٍ بها نخلٌ فذهبَ وهَلي إلى أنَّها اليمامةُ أو هجرُ فإذا هي المدينةُ يثربُ ورأيتُ في رؤيايَ هذه أنِّي هززتُ سيفاً فانقطعَ صدرُهُ فإذا هو ما أُصيبَ من المؤمنين يومَ أُحدٍ ثمَّ هززتُهُ بأُخرى فعادَ أحسنَ ما كانَ فإذا هو ما جاء الله به من الفتحِ واجتماعِ المؤمنين ورأيتُ فيها بقراً والله خيرٌ فإذا هم المؤمنون يومَ أُحدٍ وإذا الخيرُ ما جاءَ الله به من الخيرِ وثوابِ الصِّدقِ الَّذي آتانا الله بعدَ يومِ بدرٍ۔

۸۲۷ - حدَّثنا ابو نعيم حدثنا زكريا عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت اقبلت فاطمة تمشي كأنَّ مشيتَها مشيُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مرحباً يا ابنتي ثمَّ اجلسها عن يمينه او عن شماله ثمَّ اسرَّ إليها

دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت رنج ہوا۔ پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تاویل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

۸۲۶ - مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، میرا خیال ہے (امام بخاری نے فرمایا) کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ادھر منتقل ہوا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا۔ لیکن وہ مدینہ نکلا، یثرب! اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی تھی، اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی، میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے، ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے۔ اور خیر و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیبر اور مکہ کی فتح کی صورت میں)

۸۲۷ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی، حضور اکرمؐ نے فرمایا، بیٹی، مرحبا! اس کے بعد آپؐ نے انھیں اپنی داہنی طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپ نے کوئی بات کہی تو وہ رو دیں۔

حدیثا فبکت فقلت لھا لم تبکین ثم اسر الیھا حدیثا فضحکت فقلت ما رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن فسالتھا عما قال فقالت ما کنت لا فشی سرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالتھا فقالت اَسَرَّ اِلیَّ اِنَّ جبریلَ کانَ یُعارِضُنی القُرآنَ کلَّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَاِنَّہٗ عَارَضَنِی العَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اُرَاہُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِی وَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِی لَحَاقًا بِی فَبَکَیْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ۔

میں نے ان سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں ؟ پھر دوبارہ آنحضورؐ نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔ میں نے کہا آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر محسوس کی، اس کا مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضورؐ نے کیا فرمایا تھا (ان کے کان میں)۔ انھوں نے کہا کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باحیات ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔ چنانچہ میں نے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ آں حضورؐ نے میرے کان میں یہ کہا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال انھوں نے دو مرتبہ دور کیا، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت کا وقت قریب آچکا ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی، میں (آپ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا (آں حضورؐ نے فرمایا کہ) مومنہ عورتوں کی، اور میں اسی پر ہنسی تھی۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنِیْ یحیی بن قزعۃ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابْنَتَہٗ فِیْ شَکْوَاہُ الذی قبض فیھا فسارّھا بشیء فبکت۔ ثم دعاھا فسارّھا فضحکت قالت فسالتھا عن ذٰلِکَ فقالت سارّنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انّہٗ یقبض فی وجعہ الذی توفّی فیہ فبکیتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ۔

۸۲۸۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانۂ مرض میں اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ نے انھیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ جب آنحضورؐ نے مجھ سے آہستہ سے جو گفتگو کی تھی تو اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی وفات ہوئی، میں اس پر رو پڑی۔ پھر دوبارہ آں حضورؐ نے آہستہ سے مجھ سے جو بات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں، میں سب سے پہلے آں حضورؐ سے جاملوں گی اس پر ہنسی۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا محمد بن عرعرۃ حدثنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ

يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف إن لنا أبناء مثله فقال إنه من حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية إذا جاء نصر الله والفتح فقال أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه فقال ما أعلم منها إلا ما تعلم.

عنہ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے۔ اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم وفضل کی وجہ سے ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "اذا جاء نصر اللہ و الفتح" کے متعلق دریافت فرمایا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

۸۳۰۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن ابن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإن الناس يكثرون ويقل الأنصار حتى يكونوا في الناس بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم فكان آخر مجلس جلس به النبي صلى الله عليه وسلم.

۸۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھے (مسجد نبوی میں تشریف لائے اور) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا، اما بعد (آنے والے دور میں) دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ انصار کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انھیں معاف کیا کرے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری مجلس تھی۔

۸۳۱۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حسين الجعفي عن أبي موسى عن الحسن عن أبي بكرة رضي الله عنه أخرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر فقال ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين.

۸۳۱۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے، ان سے حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضی اللہ عنہ کو ایک دن ساتھ لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پر فروکش ہوئے، پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۸۳۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد

۸۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن

بن زید عن ایوب عن حمید بن هلال عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى جعفرا وزيدا قبل ان يجيء خبرهم وعيناه تذرفان ؛

زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع (محاذِ جنگ سے) اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ رض کو دے دی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا) اس وقت حضور اکرم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۸۲۳۔ حدثنا عمرو بن عباس حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هل لكم من انماط قلت وانى يكون لنا الانماط قال اما انه سيكون لكم الانماط فانا اقول لها يعني امراته اخري عني انماطك فتقول الم يقل النبي صلى الله عليه وسلم انها ستكون لكم الانماط فادعها ؛

۸۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس نمط (ایک خاص قسم کے بستر ے) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس نمط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آں حضور نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس نمط ہوں گے۔ اب جب میں اس سلسلے میں (اپنی بیوی سے) کہتا ہوں کہ اپنے نمط ہٹا لو تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس نمط ہوں گے، چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔

۸۲۴۔ حدثني احمد بن اسحاق حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن ابي اسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابي صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابوجهل فقال من هذا الذي يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابوجهل تطوف بالكعبة آمنا وقد آويتم محمدا واصحابه

۸۲۴۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے ارادہ سے (مکہ) آئے اور ابو صفوان امیہ بن خلف کے یہاں قیام کیا۔ امیہ بھی شام جاتے ہوئے (تجارت وغیرہ کے لیے) جب مدینہ سے گزرتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کرتا تھا۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابھی ٹھہرو، جب نصف النہار کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (تو طواف کرنا) چنانچہ میں (اس کے کہنے کے مطابق) آیا اور طواف کرنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ ابھی طواف کر رہے تھے کہ ابوجہل آ گیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابوجہل بولا، تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ

فقال نعم فتلاحیا بینہما فقال امیۃ لسعد لا ترفع صوتک علی ابی الحکم فانہ سید اھل الوادی ثم قال سعد واللہ لئن منعتنی ان اطوف بالبیت لا قطعن متجرک بالشام قال فجعل امیۃ یقول لسعد لا ترفع صوتک وجعل یمسکہ فغضب سعد فقال دعنا عنک فانی سمعت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یزعم انہ قاتلک قال ایای قال نعم قال واللہ ما یکذب محمد اذا حدث فرجع الی امراتہ فقال اما تعلمین ما قال لی اخی الیثربی؟ قالت وما قال؟ قال زعم انہ سمع محمدا انہ قاتلی قالت فواللہ ما یکذب محمد قال فلما خرجوا الی بدر وجاء الصریخ قالت لہ امراتہ اما ذکرت ما قال لک اخوک الیثربی قال فاراد ان لا یخرج فقال لہ ابوجھل انک من اشراف الوادی فسر یوما او یومین فسار معھم فقتلہ اللہ۔

واصحابہ وبارک وسلم) انھوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس طرح بات بڑھ گئی۔ پھر امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، وہ اس وادی کا سردار ہے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمھاری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔ (کیونکہ شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ مدینے سے جاتا تھا) بیان کیا کہ امیہ، سعد رضی اللہ عنہ سے برابر یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو، اور (مقابلہ سے) روکتا رہا۔ سعد رضی اللہ عنہ کو اس پر غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا، اس حمایت جاہلیت سے باز آجاؤ، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آں حضور تمھیں قتل کریں گے امیہ نے پوچھا مجھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر وہ کہنے لگا، بخدا، محمد جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا تمھیں معلوم نہیں، میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ چکے ہیں کہ وہ مجھے قتل کریں گے وہ کہنے لگی، بخدا، محمد غلط بات زبان سے نہیں نکالتے۔ بیان کیا کہ پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لیے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمھیں یاد نہیں رہا، تمھارا یثربی بھائی تمھیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دہانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لیے نہیں جائے گا۔ لیکن ابوجہل نے کہا، تم وادی مکہ کے اشراف میں سے ہو، اس لیے کم از کم ایک یا دو دن کے لیے ہی تمھیں چلنا چاہیے۔ اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لیے نکلا اور اللہ تعالیٰ نے بدبخت کو قتل کر دیا۔

۸۳۵۔ حدثنی عبد الرحمن بن شیبۃ حدثنا عبد الرحمن بن المغیرۃ عن ابیہ عن موسی بن عقبۃ عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت الناس مجتمعین

۸۳۵۔ مجھ سے عبدالرحمٰن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انھوں نے نکالا، پانی نکالنے میں بعض اوقات

فِيْ صَحْبِهِ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ۔ وَقَالَ همام عَنْ ابي هريرة عن النبي صلی الله عليه وَسَلَّمَ فنزع ابوبكر ذنوبين۔

ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالی جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کرلی، میں نے ان جیسا مدبر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرأت اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو۔ اور انھوں نے اتنے ڈول کھینچے کہ لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔ اور ہمام نے بیان کیا۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول کھینچے تھے۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنِيْ عباس بن الوليد النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا معتمر قال سمعت ابي حدثنا ابوعثمان قال اُنْبِئْتُ أن جبريل عليه السلام اتى النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ام سلمة فجعل يحدث ثم قام قال النبي صلى الله عليه وسلم لام سلمة من هذا؟ اوكما قال، قال قالت هذا دِحْيَةُ قالت ام سلمة ايم الله ماحسبته اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سمعت خطبة نبي الله صلى الله عليه وسلم يخبر جبريل اوكما قال۔ قال فقلت لابي عثمان ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد۔

۸۳۶۔ مجھ سے عباس بن الولید نرسی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہ مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے، کہ جبریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرم کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبریلؑ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب تھے؟ او کما قال، ابوعثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ دحیہ کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرمؐ کا خطبہ سنا جس میں آپ جبریل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہی تھے او کما قال۔ بیان کیا کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ تو انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

باب ۳۷۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

۳۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے۔"

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عبدالله بن يوسف اخبرنا مالك بن انس عن نافع عن عبدالله ابن عمر رضی الله عنهما ان اليهود جاؤا الى

۸۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا له ان رجلا منهم وامرأة زنیا فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تجدون فی التوراة فی شان الرجم فقالوا نفضحهم ویجلدون فقال عبد الله بن سلام کذبتم ان فیها الرجم فاتوا بالتوراة فنشروها فوضع احدهم یده علی آیة الرجم فقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع یدک فرفع یده فاذا فیها آیة الرجم فقالوا صدق یا محمد فیها آیة الرجم فامر بهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فرجما قال عبد الله فرأیت الرجل یجنأ علی المرأة یقیها الحجارة۔

اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے۔ آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ انھوں نے بتایا یہ کہ ہم انھیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انھیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جو اسلام لانے سے پہلے تورات کے بہت بڑے عالم سمجھے جاتے تھے) کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ (رجم کے وقت) مرد پتھر کی ضربات سے عورت کو بچانے کے لیے اس پر گر پڑتا تھا۔

باب ۳۸۰ سؤال المشرکین ان یریهم النبی صلی الله علیه وسلم آیة فاراهم انشقاق القمر

۳۸۰۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معجزہ دکھائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۳۸۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم شقتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم اشهدوا۔

۸۳۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

۸۳۹۔ حدثنی عبد الله بن محمد حدثنا یونس حدثنا شیبان عن قتادة عن انس بن مالک۔ وقال لی خلیفة حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس بن مالک رضی الله عنه انه حدثهم

۸۳۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے یونس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

ان اھل مکۃ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃً فاَرَاھم انشقاق القمر۔

حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آں حضور نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنِیْ خلف بن خالد القرشیّ حدّثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن عراک بن مالك عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان القمر انشق فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۸۴۰۔ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ۳۸۱

۸۴۱۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن المثنی حدثنا معاذ قال حدثنی ابی عن قتادۃ حدثنا انس رضی اللہ عنہ ان رجلین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرجا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ و معھما مثل المصباحین یضیئان بین ایدیھما فلما افترقا صار مع کلّ واحد منھما واحد حتی اتی اھلہ۔

۸۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر اپنے گھر واپس ہوئے، رات تاریک تھی، لیکن دو چراغ کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں حضرات راستے میں اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لیے) جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن ابی الاسود حدثنا یحییٰ عن اسماعیل حدثنا قیس سمعت المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزالُ ناسٌ من اُمّتی ظاھرین حتی یاتیھم امرُ اللہ وَ ھُمْ ظَاھِرُوْنَ۔

۸۴۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے کچھ افراد ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی جب بھی وہ غالب ہی ہوں گے (یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی و استقلال کے ساتھ۔)

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی عمیر بن ھانی انہ سمع معاویۃ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزالُ مِنْ اُمّتی اُمّۃٌ قائمۃٌ بِاَمرِ اللہ لا یضرُّھُمْ

۸۴۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو

مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فقال مالك بْنُ يُخَامِرَ قال معاذ وهم بالشام فقال معاوية هذا مالك يزعم انه سمع معاذاً يقول وهم بالشام۔

٭٭٭

۸۴۴- حَدَّثَنَا علي بن عبد الله اخبرنا سفيان حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سمعتُ الحيَّ يحدثون عن عروة ان النبي صلى اللهُ عليه وسلم اعطاه دينارًا يشتري له به شاةً فاشترى له به شاتين فباع احداهما بدينار وجاءه بدينار وشاة فدعا له بالبركة في بيعه وكان لو اشترى التراب لربح فيه قال سفيان كان الحسن بن عمارة جاءنا بهذا الحديث عنه قال سمعه شَبِيبٌ من عروة فاتيته فقال شبيب اني لم اسمعه من عروة قال سمعت الحيَّ يُخْبِرُوْنَهُ عنه ولكن سمعته يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الخيل الى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قال وقد رايت في داره سبعين فرسًا قال سفيان يشتري له شاة كانها اضحية۔

۸۴۵- حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عبيد الله قَالَ اخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه

اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انھیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طبقہ حق پر اسی طرح قائم رہے گا۔ عمیر نے بیان کیا کہ اس پر مالک بن یخامر نے کہا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک یہاں موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا۔

۸۴۴- مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے شبیب بن غرقدہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری خرید لائیں۔ انھوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر دی۔ حضور اکرم نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعاء کی، پھر تو ان کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انھیں نفع ہو جاتا۔ سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ کے واسطہ سے۔ حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شبیب نے حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں حاضر ہوا (واقعہ کی تحقیق کے لیے) تو انھوں نے بتایا کہ میں نے حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی تھی، البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔ البتہ یہ حدیث خود میں نے ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی۔ شبیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ عروہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم کے لیے بکری خریدی تھی، غالباً وہ قربانی کے لیے تھی۔

۸۴۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی

وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ۔

کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لیے وابستہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۶۔ حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیھا الخیر۔

۸۴۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی وابستہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل لثلاثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انھا قطعت طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت ارواثھا حسنات لہ ولو انھا مرت بنھر فشربت ولم یرد ان یسقیھا کان ذلک لہ حسنات ورجل ربطھا تغنیا وسترا وتعففا ولم ینس حق اللہ فی رقابھا وظھورھا فھی لہ کذلک ستر۔ ورجل ربطھا فخرا ورئاء ونواء لاھل الاسلام فھی وزر وسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیھا الا ھذہ الایۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن

۸۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کا انجام تین قسم کا ہے ایک شخص کے لیے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، ایک شخص کے لیے وہ صرف پردہ ہے اور ایک شخص کے لیے وبال ہے جس شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے، یہ وہ شخص ہے جو جہاد کے لیے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب اچھی طرح چر سکے) تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا چگتا ہے وہ سب اس کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں۔ اور اگر کبھی وہ اپنی رسی تڑا کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے تو اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر و ثواب بن جاتی ہے اور کبھی اگر وہ کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال بھی نہیں تھا، پھر گھوڑے کا پانی پینا اس کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے۔ اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے ساتھ وابستہ ہے اسے بھی وہ فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق اس کے لیے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کے لیے وبال جان ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس جامع اور منفرد آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ "جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ۔

اس کا بدلہ پائیگا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کریگا تو اس کا بدلہ بھی پائیگا"

۸۴۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ وَاَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۔

۸۴۸ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں صبح تڑکے ہی پہنچ گئے تھے۔ خیبر کے یہودی اس وقت اپنے پھاوڑے لے کر (کھیتوں اور باغات وغیرہ پر) جا رہے تھے کہ انھوں نے آپؐ کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر لے کر آ گئے قلعہ کی طرف بھاگے۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر! خیبر تو برباد ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لیے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

۸۴۹ ۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَاَنْسَاهُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدَهُ ۔

۸۴۹ ۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی الفدیک نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! میں نے آں حضورؐ سے بہت سی احادیث اب تک سنی ہیں لیکن میں انھیں بھول جاتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے چادر پھیلا دی اور آپؐ نے اپنا ہاتھ اس پر ڈال دیا اور فرمایا کہ اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا، اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

بَابُ ۳۸۲ ۔ فَضَائِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِهٖ

۳۸۲ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آں حضورؐ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپؐ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپؐ کا صحابی ہے

۸۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ

۸۵۰ ۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا کہ ہاں ہیں، تو انھیں کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس موقع پر یہ سوال اٹھے گا کہ کیا

الناس فیقال هل فیکم من صحب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم۔

۸۵۱ - حدثنی اسحاق حدثنا النضر اخبرنا شعبة عن ابی جمرة سمعت زهدم بن مضرب سمعت عمران بن حصین رضی الله عنهما یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم قال عمران فلا ادری اذکر بعد قرنه قرنین او ثلاثا ثم ان بعدکم قوما یشهدون ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یفون ویظهر فیهم السمن۔

۸۵۲ - حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته۔ قال ابراهیم وکانوا یضربوننا علی الشهادة والعهد ونحن صغار۔

باب ۳۸۳ مناقب المهاجرین وفضلهم

یہاں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) موجود ہیں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صحبت یافتہ کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں۔ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعاء مانگی جاتی ہے گی۔

۸۵۱ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابوجمرہ نے، انھوں نے زہدم بن مضرب سے سنا، انھوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ حضور اکرم ؐ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر کیا یا تین کا۔ پھر (آپ نے فرمایا) تمھارے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی جو بغیر کہے شہادت دینے کے لیے تیار ہو جایا کرے گی، ان میں خیانت اتنی عام ہو جائے گی کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد باقی نہیں رہے گا اور نذریں مانیں گے لیکن انھیں پوری نہیں کریں گے، ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا (بوجہ طمع دنیا کے)

۸۵۲ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین دور میرا دور ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی کہ گواہی (دینے کے لیے جب وہ کھڑے ہوں گے تو اس) سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم (کھانا چاہیں گے تو اس سے) پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی (جھوٹ کی کثرت کی وجہ سے) ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجہ سے ہمارے بڑے ہمیں مارا کرتے تھے

۳۸۳ - مہاجرین کے مناقب وفضائل

منهم ابو بكر عبد الله بن ابي قحافة التيمي رضي الله عنه وقول الله تعالى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ الى قوله إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔

ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان حاجتمند مہاجروں کا یہ (خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو صادق ہیں"، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول کی) مدد نہ کرو گے تو ان کی مدد تو خود اللہ کر چکا ہے" ارشاد "ان اللہ معنا" تک۔

قالت عائشة وابو سعيد وابن عباس رضي الله عنهم وكان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار۔

حضرت عائشہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے (ہجرت کرتے ہوئے)۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن رجاء حَدَّثَنَا اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء قال اشترى ابو بكر رضي الله عنه من عازب رحلاً بثلاثة عشر درهماً فقال ابو بكر لعازب مر البراء فليحمل اِلَيَّ رحلي فقال عازب لا حتى تحدثنا كيف صنعت انت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرجتما من مكة والمشركون يَطْلُبُونَكُمْ قال ارتحلنا من مكة فاحيينا او سرينا ليلتنا ويومنا حتى اَظْهَرْنَا وَقَامَ قائم الظهيرة فرميت ببصري هل ارى من ظل فَآوِيَ إِلَيْهِ فاذا صخرة اتيتها فنظرت بقية ظل لها فَسَوَّيْتُهُ ثم فرشت للنبي صلى الله عليه وسلم فيه ثم قلت له اضطجع يا نبيَّ الله فاضطجع النبي صلى الله عليه وسلم ثم انطلقت انظر

۸۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے والد (عازب رضی اللہ عنہ) سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ براء (رضی اللہ عنہ) سے کہئے کہ وہ میرے یہاں یہ کجاوہ اٹھا کر پہنچا دیں۔ اس پر عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ وہ واقعہ نہ بیان کر دیں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) کس طرح نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے جبکہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کر رہے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا، لیکن جب دوپہر ہو گئی تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں پناہ لے سکیں، آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے قریب پہنچ کر سائے کے طول و عرض کا جائزہ لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک فرش وہاں میں نے بچھا دیا اور عرض کی یا رسول اللہ! اب آپ آرام فرمائیں۔ حضور اکرم لیٹ گئے۔ پھر چاروں طرف دیکھتا ہوا میں نکلا کہ ممکن ہے کوئی انسان نظر آجائے۔ اتفاق سے بکریوں کا

ما حولی هل اری من الطلب احدًا فاذا
انا براعی غنم یسوق غنمه الی الصخرة
یرید منها الذی اردنا فسالته فقلت له
لمن انت یا غلام قال لرجل من قریش
سماه فعرفته فقلت هل فی غنمك
من لبن قال نعم قلت فهل انت
حالب لبنًا قال نعم فامرته فاعتقل
شاةً من غنمه ثم امرته ان ینفض
ضرعها من الغبار ثم امرته ان
ینفض کفیه فقال هكذا ضرب احدی
کفیه بالاخری فحلب لی کثبة من
لبن وقد جعلت لرسول الله صلی الله
علیه وسلم اداوة علی فمها خرقة
فصببت علی اللبن حتی برد اسفله
فانطلقت به الی النبی صلی الله علیه وسلم
فوافقته قد استیقظ فقلت اشرب یا
رسول الله فشرب حتی رضیت ثم قلت
قد آن الرحیل یا رسول الله قال بلی
فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدركنا احد
منهم غیر سراقة بن مالك بن جعشم علی فرس
له فقلت هذا الطلب قد لحقنا یا رسول الله
فقال لا تحزن ان الله معنا ۔

۸۵۴۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا
همام عن ثابت عن انس عن ابی بكر
رضی الله عنه قال قلت للنبی صلی الله علیه
وسلم وانا فی الغار لو ان احدهم نظر
تحت قدمیه لابصرنا فقال ما ظنك
یا ابا بكر باثنین الله ثالثهما ۔

چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف بڑھ رہا
تھا، جو کام ہم نے اس چٹان سے لیا تھا وہی اس کا بھی ارادہ ہوگا۔
میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ لڑکے! تمہارا تعلق کس قبیلے سے
ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا
پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہوگا؟ اس
نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ میں نے کہا، تو کیا تم دودھ دوھ سکتے ہو؟
اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے ریوڑ کی ایک
بکری باندھ دی، پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے تھن کو غبار سے
جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ جھاڑ لو، اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ
دوسرے پر مارا اور میرے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں نے پہلے ہی سے ساتھ لے لیا تھا،
اور اس کے منہ کو کپڑے سے بند کر دیا تھا۔ پھر میں نے دودھ (کے برتن)
پر پانی بہایا (ٹھنڈا کرنے کے لیے) اور جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا
ہو گیا تو اسے حضور اکرم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ میں جب
حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کی، نوش فرمائیے
یا رسول اللہ! آں حضور نے نوش فرمایا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی۔
پھر میں نے عرض کیا، کوچ کا وقت ہو گیا ہے یا رسول اللہ! حضور اکرم
نے فرمایا، ہاں ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری
تلاش میں تھے، لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں
پایا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ
ہمارا پیچھا کرنے والا ہمارے قریب آپہنچا، یا رسول اللہ! حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فکر نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۸۵۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور
ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر مشرکین کے کسی فرد نے
اپنے قدموں کے قریب سے (جھک کر) ہمیں تلاش کیا تو وہ ضرور ہمیں
دیکھ لے گا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا، اے ابوبکر! ان دو کے بارے
میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

باب ۳۸۴ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُدُّوا الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ قالہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ابوبکرؓ کے دروازے کو چھوڑ کر (مسجد نبوی کے) تمام دروازے بند کر دو۔ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِي عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناسَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قال فبکی ابوبکر فعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الْمُخَيَّرَ وکان ابوبکر اعلمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ۔

۸۵۵۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا، انھوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہمیں ان کی اس گریہ زاری پر حیرت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا لیکن بات یہ تھی کہ حضور اکرمؐ ہی وہ تھے جنھیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آں حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت اور مودّت کافی ہے۔ مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے، بند کر دیئے جائیں، سوا ابوبکر کی طرف کے دروازے کے۔

باب ۳۸۵ فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۵۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا سلیمان عن یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال كُنَّا نُخَيِّرُ بین الناس فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَنُخَيِّرُ اَبَا بکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔

۸۵۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں منتخب اور ممتاز ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

باب ۳۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

خلیل بنا سکتا۔

اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مسلم بن ابراهيم حدثنا وهيب حدثنا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكنت مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي حَدَّثَنَا معلّى بن اسد وموسى قالا حدثنا وهيب عن ايوب وقال لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قتيبة حدثنا عبد الوهاب عن ايوب مثله ۔

۸۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اپنی امت کے کسی فرد کو میں خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔ ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے (اس روایت میں یوں ہے) کہ آں حضورؐ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت سب سے بہتر ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، سابق کی طرح۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب اخبرنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير في الجد فقال اما الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ ۔

۸۵۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں ایوب نے، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے دادا (کی میراث کے سلسلے میں) استفتاء کیا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اگر اس امت میں کسی کو میں اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا اور انھوں نے دادا کو باپ کے درجے میں قرار دیا تھا۔ آپ کی مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

باب ۳۸۷

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا الحميدي ومحمد بن عبد الله قالا حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال اتت امراة النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول الموت قال عليه السلام إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ۔

۸۵۹۔ ہم سے حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ انھوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو نہ پایا پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پا سکیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا احمد بن ابي الطيب حَدَّثَنَا اسماعيل ابن مجالد حدثنا بيان بن بشر عن

۸۶۰۔ ہم سے احمد بن ابی طیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی،

وبرة بن عبد الرحمن عن همام قال سمعت عمارًا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أَعْبُدٍ وامرأتان وأبو بكر"

ان سے وبرہ بن عبدالرحمن نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں) پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

۸۶۱ - حَدَّثَنِي هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله أبي إدريس عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال كنت جالسًا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر آخذًا بطرف ثوبه حتى أبدى عن ركبته فقال النبي صلى الله عليه وسلم أَمَّا صَاحِبُكُمْ فقد غَامَرَ فسلم وقال إني كَانَ بيني وبين ابن الخطاب شيء فأسرعت إليه ثم ندمت فسألته أن يغفر لي فأبى علي فأقبلت إليك فقال يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إن عمر ندم فأتى منزل أبي بكر فسأل أَثَمَّ أبو بكر فقالوا لا فأتى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يَتَمَعَّرُ حتى أشفق أبو بكر فجثا على ركبتيه فقال يا رسول الله والله أنا كنت أظلم مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ الله بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صدق وواساني بنفسه وماله فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْنِيْ صَاحِبِيْ مرتين فما أوذي بعدها۔

۸۶۱ - مجھ سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن عبیداللہ نے، ان سے عائذ اللہ ابوادریس نے اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے آئے، (کپڑا انھوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ) اس سے گھٹنا کھل گیا تھا۔ حضور اکرمؐ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، معلوم ہوتا ہے تمھارے دوست کسی سے لڑ آئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلد بازی سے کام لیا، لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت حاضر ہوا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تمھیں اللہ معاف کرے، تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا، یہاں ابوبکر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ حضور اکرمؐ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا (ناگواری کی وجہ سے) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہؐ! خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے آں حضورؐ نے فرمایا، اللہ نے مجھے تمھاری طرف مبعوث کیا تھا، اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، لیکن ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ میں سچا ہوں اور اپنی جان اور مال کے ذریعہ انھوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو مجھ سے الگ کر دو گے۔ دو مرتبہ آں حضورؐ نے یہ جملہ فرمایا اور اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بن اسد حدثنا عبد العزیز بن المختار قال خالد الحذاء حدثنا عن ابی عثمان قال حدثنی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی جیش ذات السلاسل
فقلت ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت من الرجال فقال ابوھا قلت ثم من قال عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وعد رجالا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بَیْنَمَا رَاعٍ فِی غَنَمِہٖ عَدَا عَلَیْہِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْھَا شَاۃً فَطَلَبَہُ الرَّاعِی فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَھَا رَاعٍ غَیْرِی وَبَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً قَدْ حَمَلَ عَلَیْھَا فَالْتَفَتَتْ اِلَیْہِ فَکَلَّمَتْہُ فَقَالَتْ اِنِّی لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذَا وَلٰکِنِّی خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنِّی اُوْمِنُ بِذٰلِکَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد اللہ عن یونس عن الزھری قال اخبرنی ابن المسیب سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِی عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِی قُحَافَۃَ فَنَزَعَ بِھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ

۸۶۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی کہ خالد حذاء نے ہم سے ابو عثمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں غزوۂ ذات السلاسل کے لیے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس شخص سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔ میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ نے کئی اشخاص کے نام لیے۔

۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا آگیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر جانے لگا۔ چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا۔ یوم السبع میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل لیے جا رہا تھا اس پر سوار ہو کر، بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا اور کہا کہ میری تخلیق اس کے لیے نہیں ہوتی ہے، میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ شخص بول پڑا، سبحان اللہ! (جانور، اور انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے!) حضور اکرم نے پھر فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی۔

۸۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابن المسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں، میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول

وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ
ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ
ابن الخَطَّاب فَلَمْ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ
عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ
النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ابو بكر ان احد شقي ثوبي يسترخي الا ان اتعاهد ذلك منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قال موسى فقلت لسالم اذكر عبد الله مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قال لم اسمعه ذكر الا ثوبه۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا ابو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری محسوس ہوئی اور اللہ ان کی اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے ابن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا میں نے ان سا قوی اور باہمت انسان نہیں دیکھا جو عمر رضی کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ کو بھر لیا تھا۔

۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) کبر و غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس سے بچنا ممکن ہوگا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے (اس لیے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں) موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے پوچھا، کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے چلا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کپڑے ہی کے متعلق سنا تھا (تہبند وغیرہ کی تخصیص کے ساتھ نہیں سنا تھا)۔

۸۶۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صیام (روزہ) میں سے ہوگا، اسے

الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَ
بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي
يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى
مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو
أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

٨٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ
وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا
كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ
اللَّهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ
اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ
فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ
فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ
فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا
قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ
اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ

صیام اور ریان (سیرابی) کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف واندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اور پوچھا، کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انھیں میں سے ہوں گے اے ابوبکر!

۸۶۷ - مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ کی جب وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سنح میں تھے۔ اسماعیل نے کہا کہ آپ کی مراد مدینہ کے بالائی علاقہ سے تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل اس کے سوا کسی اور بات کے لیے تیار نہیں تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضورؐ کو مبعوث فرمائیں گے اور آپؐ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کرتے ہیں)۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اور حضور اکرمؐ کی نعش مبارک کو کھول کر بوسہ دیا اور کہا، میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں، آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ اموات ہرگز طاری نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اے قسم کھانے والے! (خطاب عمر رضی اللہ عنہ سے تھا، جو قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات نہیں ہوئی ہے) عجلت نہ کیجئے۔ پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا (وہاں) اگر کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمدؐ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ حی ہے اس پر موت کبھی طاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے خود (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے) فرمایا تھا کہ آپ پر بھی

إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وقال ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ
أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ
اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ
قال فنشج النَّاس يبكون قال واجتمعت
الانصار الى سعد ابن عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ
بني ساعدة فقالوا منا امير ومنكم
امير فذهب اليهم ابوبكر وعمر بن
الخطاب وابو عبيدة بن الجراح فذهب
عمر يتكلم فاسكته ابوبكر وكان عمر
يقول والله ما اردت بذلك إلا انى
قد هَيَّأْتُ كَلَامًا قد اعجبني
خَشِيتُ ان لا يبلغه ابوبكر ثم تكلم
ابوبكر فتكلم ابلغ الناس فقال فى
كلامه نحن الامراء وانتم
الوزراء فقال حباب بن المنذر
لا والله لا نفعل منا امير
ومنكم امير فقال ابوبكر لا و
لكنا الامراء وانتم الوزراء هم
اوسطُ العرب دارًا واعربهم احسابًا
فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فقال
عمر بل نبايعك أنت فأنت سيدنا
وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاخذ عمر بيده
فبايعه وبايعه الناس فقال
قائل قتلتم سعد بن عبادة
فقال عمر قتله الله ۔ وقال
عبد الله بن سالم عن الزبيدى

موت طاری ہوگی اور انھیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا تھا کہ محمدؐ صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے رسول
گذر چکے ہیں، پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے یا انھیں شہید کر دیا
جائے تو تم ارتداد اختیار کر لوگے اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا تو
اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گذار
بندوں کو بدلہ دینے والا ہے" بیان کیا یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگے۔ بیان کیا کہ انصار سقیفۂ بنی ساعدہ میں سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ایک
امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکر
عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کی مجلس میں
پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتدا کرنی چاہی لیکن ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے ان سے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے
کہ خدا گواہ ہے میں نے ایسا صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ میں نے
پہلے سے ہی ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پسند آئی تھی، پھر
بھی مجھے ڈر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی برابری اس سے بھی نہیں ہو سکے گی۔ آخر
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، انتہائی بلاغت کے ساتھ کہ
انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اور تم (جماعت
انصار) وزراء ہو۔ اس پر حباب بن منذر رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں، خدا
گواہ ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور
ایک تم میں سے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ نہیں ہم امراء ہیں اور
تم وزراء ہو (حدیث کی رو سے)۔ قریش گھرانے کے اعتبار سے بھی سب
سے بہتر شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے عادات و اخلاق میں عربیت کی
بہت سے زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے عمر یا ابو عبیدہ کے ہاتھ
پر بیعت کرلو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہم آپ سے ہی بیعت کریں
گے آپ ہمارے سردار ہیں۔ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ
نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ پھر سب لوگوں نے
بیعت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم
لوگوں نے نظر انداز اور بے وقعت کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھیں

قال عبدالرحمن بن القاسم اخبرني القاسم ان عائشة رضي الله عنها قالت شخص بصر النبي صلى الله عليه وسلم ثمّ قال في الرَّفيق الاعلى ثلاثًا وَقصَّ الحديث قالت فما كانت من خطبتهما من خطبة الا نفع الله بها لقدخوف عمر وان فيهم لنفاقاً فردهم الله بذلك ثم لقد بصّر ابوبكر الهدى وعرفهم الحق الذي عليهم وخرجوا به يتلون وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الى الشاكرين.

انھیں اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیا ہے (یعنی اللہ کے حکم سے وہ خلافت کے مستحق نہیں ہیں) اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطے سے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا انھیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اٹھی (وفات سے پہلے) اور آپؐ نے فرمایا کہ (اے اللہ، مجھے) رفیق اعلیٰ میں داخل کیجئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ اور پوری حدیث بیان کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں ہی خطبوں سے نفع پہنچا (عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دھمکایا) کیونکہ ان میں بعض منافق بھی تھے، اس لئے انھیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح باز رکھا (غلط افواہیں پھیلانے سے) اور (بعد میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور انھیں بتایا کہ جو کچھ ان کے علم میں آچکا ہے وہی صحیح ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب لوگ باہر آئے تو یہ آیت تلاوت کر رہے تھے "محمدؐ ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں" الشاکرین تک۔"

۸۶۸ - حَدَّثَنَا محمد بن كثير اخبرنا سفيان حدثنا جامع ابن ابي راشد حدثنا ابو علي عن محمد بن الحنفية قال قلت لِأَبِي أَيُّ النَّاس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابوبكر قلت ثم من قال ثم عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قالَ ما انا الا رجل من المُسلمين.

۸۶۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کے بعد عمرؓ۔ مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ (اگر پھر میں نے یہ پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو) کہہ دیں گے کہ عثمانؓ اس لیے میں نے عرض کی۔ اس کے بعد آپ کا درجہ ہے؟ فرمایا کہ میں تو صرف مسلمانوں کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد عن مالك عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عِقدٌ لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على

۸۶۹ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ اس لیے حضور اکرمؐ اس کی تلاش کے لیے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہؓ بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہرے لیکن نہ اس جگہ پانی کا نام و نشان تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔

على التناقة واقام الناس معه وليسوا على ماء و ليس معهم ماء فاتى الناس ابابكر فقالوا الاترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس معه وليسوا على ماء و ليس معهم ماء فجاء ابوبكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذى قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني و قال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعنني بيده فى خاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذى فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فتيمموا فقال اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذى كنت عليه فوجدنا العقد تحته۔

اور کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے۔ عائشہؓ نے کیا کر رکھا ہے حضور اکرمؐ کو یہیں روک لیا۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی کا نام ونشان ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ لئے ہوئے ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے وہ کہنے لگے تمہاری وجہ سے آں حضورؐ اور سب لوگوں کو رکنا پڑا اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جو کچھ اللہ کو منظور تھا اور اپنے ہاتھ سے میں کچوکے لگانے لگے ان کچوکوں کے باوجود حرکت کرنے سے صرف ایک چیز مانع رہی کہ حضور اکرمؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آں حضورؐ سوتے رہے اور جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمم کیا، اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکرؓ! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ملا۔

۸۷۰۔ حدثنا آدم بن ابى اياس حدثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذكوان يحدث عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابى فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه۔ تابعه جرير و عبد الله بن داؤد و ابومعاوية ومحاضر عن الاعمش۔

۸۷۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا انھوں نے ذکوان سے سنا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کی برابری بھی نہیں کر سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کی۔ اس روایت کی متابعت جریر، عبداللہ بن داؤد، ابومعاویہ اور محاضر نے اعمش کے واسطے سے کی۔

۸۷۱۔ حدثنا محمد بن مسكين ابو الحسن حدثنا يحيى بن حيان حدثنا سليمان عن شريك بن ابى نمر عن سعيد بن المسيب قال اخبرنى ابوموسى الاشعرىؓ انه توضأ فى بيته ثم خرج فقلت لالزمن

۸۷۱۔ ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن ابی نمر نے، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کی اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولأکونن
معہ یومی ھذا قال فجاء المسجد
فسأل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا خرج وَ وَجَّہَ ھھنا فخرجت
علی إثرہ اسال عنہ حتی دخل بئر أریس
فجلست عند الباب وبابھا من جرید حتی
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجتہ فتوضأ وقمت إلیہ فإذا ھو جالس
علی بئر أریس وتوسط قُفَّھَا وکشف
عن ساقیہ وَدَلَّاھُمَا فی البئر فسلمت
علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب
فقلت لأکونن بوّاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر فدفع
الباب فقلت من ھذا فقال ابو بکر
فقلت علی رسلک ثم ذھبت فقلت یا
رسول اللہ ھذا ابو بکر یستأذن فقال
ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فأقبلت حتی
قلت لأبی بکر ادخل ورسولُ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یبشرک بالجنۃ
فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ فی القف
ودلّی رجلیہ فی البئر کما صنع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وکشف عن ساقیہ ثم
رجعت فجلست وقد ترکت أخی یتوضأ
ویلحقنی فقلت إن یُرِدِ اللہ بفلان خیرًا
یرید أخاہ یأت بہ فإذا انسان یحرک
الباب فقلت من ھذا فقال عمر بن
الخطاب فقلت علی رسلک ثم جئت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت

وسلم کی رفاقت میں گذاروں گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی
میں حاضر ہوئے اور حضور اکرمؐ کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے
بتایا کہ آں حضورؐ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف
لے گئے۔ چنانچہ میں آں حضورؐ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے
پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ)
بئر اریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا
دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرمؐ قضاء حاجت
کر چکے اور وضو بھی کر لی تو میں آپؐ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ
بئر اریس (اس باغ کے کنویں) کے من پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی پنڈلیاں
آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں
نے آپؐ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔
میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا
پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون
صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابوبکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر
جائیے۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کی کہ ابوبکرؓ دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اندر
آنے کی) آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت
بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے
جائیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی
ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے من پر حضورِ
اکرمؐ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیئے
جس طرح حضور اکرمؐ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول
لیا تھا پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو
وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے
اپنے دل میں کہا، کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے
بھائی سے تھی اور انھیں یہاں کسی طرح پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب
نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن
خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیئے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں حضور
اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمرؓ بن خطاب

علیه فقلت هذا عمر بن الخطاب
يستأذن فقال ائذن له وبشره
بالجنة فجئت فقلت ادخل وبشرك
رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجنة
فدخل فجلس مع رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی القُفِّ عن يساره ودلّی رجليه
فی البئر. ثم رجعت فجلست. فقلت ان
يرد الله بفلان خيرًا يات به فجاء
انسان يحرك الباب فقلت من هذا فقال
عثمانُ بن عفان فقلت علی رسلك فجئت الی
رسول الله فاخبرته فقال ائذن له و
بشّره بالجنة علی بلوی تصيبه فجئته
فقلت له ادخل وبشرك رسول
الله صلی الله علیه وسلم بالجنة علی بلوی
تصيبك فدخل فوجد القفّ قد
ملئ فجلس وجاهه من الشق
الآخر قال. شريك قال سعيد بن
المسيب فأوّلتها قبورهم.

۸۷۲۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا
يحيی عن سعيد عن قتادة ان انس بن مالك رضی
الله عنه حدثهم ان النبی صلی الله علیه
وسلم صعد أُحُدًا وابوبكر وعمر و
عثمان فرجف بهم فقال اثبت احد
فانّما عليك نبيّ وصدّيق وشهيدان.

۸۷۳۔ حدثني احمد بن سعيد ابو عبدالله
حدثنا وهب بن جرير حدثنا صخر عن
نافع ان عبد الله بن عمر رضی الله عنهما
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
بينما انا علی بئر انزع منها جاءني

دروازے پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا
کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں
واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے
اور حضور اکرمؐ کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں
کنوئیں میں لٹکا لیے۔ میں پھر دروازہ پر آکر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ
کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور
انھیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے
پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان
میں نے کہا تھوڑی دیر کے لیے توقف کیجئے۔ میں حضور اکرمؐ کے پاس
آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں
اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انھیں پہنچے گی جنت کی بشارت
پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے "ایک
مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چبوترہ
پر جگہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ دوسری طرف حضور اکرمؐ کے سامنے بیٹھ
گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا، میں نے اس سے
ان حضرات کی قبروں کی تاویل لی۔ (کہ اسی ترتیب سے بنیں گی)۔

۸۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے، اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے
تو احد کانپ اٹھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک
نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳۔ مجھ سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، ان
سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک کنوئیں پر (خواب میں) کھڑا اس
سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی پہنچ گئے پھر ابوبکر

أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابن الخطاب اخذها ابن الخطّاب مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ: قال وهب العَطَنُ الابل يقول حتى رويت الابل فاناخت۔

۸۷۴ ۔ حَدَّثَنَا الوليد بن صالح حدثنا عيسى بن يونس حدثنا عمر بن سعيد بن ابي الحسين المكي عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال اني لواقف في قوم فدعوا الله لعمر بن الخطاب وقد وضع على سريره اذا رجل من خلفي قد وضع مرفقه على منكبي يقول رحمك الله ان كنت لارجو ان يجعلك الله مع صاحبيك لاني كثيرا ما كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت و ابو بكر وعمر و فعلت و ابو بكر وعمر فان كنت لارجوا ان يجعلك الله معهما فاذا هو علي بن ابي طالب۔

۸۷۵ ۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن يزيد الكوفي حدثنا الوليد عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم عن عروة بن الزبير قال سألت عبد الله بن عمرو عن اشد ما صنع المشركون برسول الله صلى الله

رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر ابوبکر رضی اللہ کے ہاتھ سے ڈول عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے کوئی باہمت اور قوی انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو چنانچہ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں۔ وہب نے بیان کیا "العطن" اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں، بولتے ہیں اونٹ اتنا سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

۸۷۴ ۔ ہم سے ولید بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابوت پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ "میں، ابوبکر اور عمر تھے" "میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا" "میں اور ابوبکر اور عمر گئے" اس لیے مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انہیں دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۸۷۵ ۔ مجھ سے محمد بن یزید کوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کے سب سے زیادہ شدید اور سنگین معاملے کے متعلق پوچھا جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ

علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی مُعَیط جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فوضع ردآءہٗ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقاً شدیداً فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ۔

میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس بدبخت نے اپنی چادر گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی شدت کے ساتھ پھنس گیا اتنے میں ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بدبخت کو دفع کیا اور فرمایا، کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے بینات (معجزات و دلائل) بھی لایا ہے۔

باب ۳۸۸ مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

۳۸۸ - ابو حفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب

۸۷۶ - حدثنا حجاج بن منہال حدثنا عبد العزیز الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایتنی دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا فقال لعمر فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بامی وابی یا رسول اللہ اعلیک اغار۔

۸۷۶ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کے چاپ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا بلال رضی اللہ عنہ۔ اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا، میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں، لیکن مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی (اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا؟ یا رسول اللہؐ!

۸۷۷ - حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید ابن المسیب ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بینا انا نائم رایتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر

۸۷۷ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ عمرؓ کا، پھر مجھے ان کی غیرت و حمیت یاد آئی اور میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر عمرؓ

فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله۔

۸۷۸۔ حدثني محمد بن الصلت أبو جعفر الكوفي حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال أخبرني حمزة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم شربت يعني اللبن حتى أنظر إلى الري يجري في ظفري أو في أظفاري ثم ناولت عمر فقالوا فما أولته قال العلم۔

۸۷۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا محمد بن بشر حدثنا عبيد الله قال حدثنا بكر بن سالم عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أريت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قليب فجاء أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا فلم أر عبقريا يفري فريه حتى روي الناس وضربوا بعطن قال ابن جبير العبقري عتاق الزرابي وقال يحيى الزرابي الطنافس لها خمل رقيق مبثوثة كثيرة۔

۸۸۰۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أخبرني عبد الحميد أن محمد بن سعد أخبره أن أباه قال وحدثني عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد عن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه قال استأذن عمر بن

رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا۔

۸۷۸۔ مجھ سے محمد بن صلت ابوجعفر کوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں حمزہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دودھ پیا۔ اور سیرابی کے اثر کو اپنے ناخنوں تک پہ محسوس کیا۔ پھر میں نے پیا۔ کہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہوگی؟ آں حضور نے فرمایا کہ علم۔

۸۷۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن سالم نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے ضعف کے ساتھ اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا، میں نے ان جیسا قوی اور باعظمت شخص نہیں دیکھا جو اتنی مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کا عادی ہو۔ انھوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کے سیراب ہونے کی جگہوں کو بھر کر محفوظ کر لیا۔

۸۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد الحمید نے خبر دی، انھیں محمد بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔ اور مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید نے، ان سے محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے

الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يُكَلِّمْنَهُ ويستكثرنه عَالِيَةً اصواتهن على صوته فلما استأذن عمر بن الخطاب قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحجاب فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل عمر ورَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ يضحك فقال عمر اضحك الله سنك يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ فَقَالَ عمر فانت احق ان يَهَبْنَ يارسول الله ثم قال عُمَر يا عَدُوَّاتِ انفسهن أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم فقلن نعم انت اَفَظُّ واغلظ من رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ايهًا يا ابْنَ الخَطَّاب والذی نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ؀

۸۸۱ ۔ حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن اسماعيل حدثنا قيس قال قال عبد الله مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ ؀

۸۸۲ ۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله حدثنا عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة انه سمع ابن عباس يقول وُضِعَ عمر على سريره فتكنفه الناس يدعون ويصلون قبل ان يرفع وانا فيهم فلم يرعني الا رجل اخذ منكبي فاذا علىٌّ فترحم على عمر وقال ما خَلَّفْتَ أَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ

ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی اس وقت حضور اکرمؐ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المؤمنین میں سے) بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آں حضورؐ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے نفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں ۔ یوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام خواتین کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں ۔ آخر حضور اکرمؐ نے انھیں اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آں حضورؐ مسکرا رہے تھے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ، مجھے ان عورتوں پر ہنسی آرہی تھی جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں ، لیکن آپ کی آواز سنتے ہی پردے کے پیچھے بھاگ گئیں ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ، یا رسول اللہؐ! ڈرنا تو انھیں آپ سے چاہئے تھا پھر انھوں نے (عورتوں سے) کہا ، اے اپنی جانوں کی دشمن! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرمؐ سے نہیں ڈرتیں ۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں ، آپ ٹھیک کہتے ہیں ، حضور اکرمؐ کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں ۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا ، اے ابن خطاب : اس ذات کی قسم جس کے (قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ، اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر ہو لیتا ہے ۔

۸۸۱ ۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی ہے ۔

۸۸۲ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی ، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے تابوت پر (شہادت کے بعد) رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیر لیا ۔ اور ان کے لیے دعا (صلاۃ) پڑھنے لگے ، نعش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی میں بھی وہیں موجود تھا ۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا ، میں نے دیکھا تو وہ علی کرم اللہ وجہہ تھے ۔ پھر انھوں نے

اَنْ اَلْحَقَ اللّٰهُ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ اَنِّيْ كُنْتُ كَثِيْرًا اَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ خَرَجْتُ اَنَا وَ ابوبكر و عُمَرُ۔

عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعاء رحمت کی اور ان کی نعش کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جا ملوں، اور خدا کی قسم مجھے تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ "میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔"

۸۸۳ - حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وقال لى خليفة حدثنا محمد بن سواء و كهمس ابن المِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد النبى صلى الله عليه وسلم الى احد ومعه ابوبكر و عمر و عثمان فرجف بهم فضربه برجله وقال اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ۔

۸۸۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کانپنے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں سے اسے تھپکی دی اور فرمایا، احُد! ٹھہرا رہ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۸۸۴ - حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثنى ابن وهب قال حدثنى عمر هو ابن محمد ان زيد بن اسلم حدثه عن ابيه قال سألنى ابن عمر عن بعض شأنه يعنى عمر فاخبرته فقال ما رأيت احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض كان اَجَدَّ وَ اَجْوَدَ حتى انتهى من عمر بن الخطاب۔

۸۸۴ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے، جو میں نے انھیں بتا دیئے تو انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سخی نہیں دیکھا اور یہ خصائل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ہی ختم ہو گئے۔

۸۸۵ - حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن انس رَضِيَ اللّٰهُ عنه ان رجلا سأل النبى صلى الله عليه

۸۸۵ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت

وَسَلَّمَ عن الساعة فقال متى الساعة قال و
مَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ اِلا
ان احب الله ورسوله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فقال اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ
قَالَ انس فما فرحنا بشئ فرحنا
بقول النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ انس
فانا احب النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ اَبَا بكر و عمر وارجوا ان اكون
معهم بِحُبِّيْ اِيَّاهُمْ وان لم
اعمل بمثل اعمالهم ؛

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يحيى بن قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة
عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال
رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم لَقَدْ
كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ
فان يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ
زاد زكريا بن ابي زائدة عن سعد عن
ابي سلمة عن ابي هريرة قَالَ قال النبي صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ
مِنْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَعُمَرُ ؛

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف حدثنا
الليث حدثنا عُقَيْلٌ عن ابن شهاب عن سعيد
بن المسيب و ابي سلمة بن عبد الرحمن
قالا سمعنا ابا هريرة رضي اللهُ عنه يقول
قال رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا

کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی ؟ اس پر حضور اکرم نے فرمایا اور تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے ؟ انھوں نے عرض کی کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں ۔ آں حضور نے فرمایا کہ پھر تمھارا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہوگی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ "تمھارا حشر انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر انھیں حضرات کے ساتھ ہوگا اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں ۔

۸۸۶ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلی امتوں میں مُحَدَّث (جن کی زبان پر حق اور فیصلہ خداوندی خود بخود اللہ کے حکم سے جاری ہو جایا کرتا تھا) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں ۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، (فرشتوں کے ذریعہ) ان سے کلام ہوا کرتا تھا ۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں ۔

۸۸۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چرواہا اپنا ریوڑ چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیئے نے اس کی ایک بکری پکڑ لی ۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے

شاة فطلبها حتى استنقذها فالتفت
إليه الذئب فقال له من لها
يوم السبع ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان
الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أومن به
وأبو بكر وعمر وما ثم أبو بكر وعمر۔

٨٨٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث
عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أبو أمامة
بن سهل بن حنيف عن أبي سعيد الخدري رضي الله
عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول بينا أنا نائم رأيت الناس عرضوا
علي وعليهم قمص فمنها ما يبلغ
الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك و
عرض علي عمر وعليه قميص اجتره
قالوا فما أولته يا رسول الله قال
الدين۔

٨٨٩ - حدثنا الصلت بن محمد حدثنا
إسماعيل بن إبراهيم حدثنا أيوب عن ابن
أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال لما
طعن عمر جعل يألم فقال له ابن عباس
وكأنه يجزعه يا أمير المؤمنين ولئن
كان ذاك لقد صحبت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فأحسنت صحبته ثم فارقته
وهو عنك راض ثم صحبت أبا بكر فأحسنت
صحبته ثم فارقته وهو عنك راض ثم
صحبت صحبتهم فأحسنت صحبتهم ولئن
فارقتهم لتفارقنهم وهم عنك راضون
قال أما ما ذكرت من صحبة رسول الله
صلى الله عليه وسلم ورضاه فإنما ذاك
من من الله تعالى من به علي وأما ما

چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا (خرق عادت کے
طور پر) یوم السبع میں اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا، جب
میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا، صحابہؓ اس پر بول اٹھے سبحان اللہ!
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی
حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔

۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابو
امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے
فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے
جو قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک
کی تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمرؓ پیش کئے گئے
تو وہ اتنی بڑی قمیص پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی صحابہؓ
نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور اکرمؐ نے
فرمایا کہ دین۔

۸۸۹۔ ہم سے صلت ابن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوملیکہ نے
اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی
کر دیئے گئے تو بڑی کرب و بے چینی کا اظہار آپ کی طرف سے ہوا، اس
موقع پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے تسلی و تشفی کے طور پر کہا کہ
یا امیر المؤمنین! آپ اس درجہ گھبرا کیوں رہے ہیں، آپ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آں حضورؐ کی صحبت کا پورا حق ادا
کیا، پھر جب آپ آں حضورؐ سے جدا ہوئے تو آں حضورؐ آپ سے خوش
اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی
صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپ
سے راضی اور خوش تھے، آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپ کو حاصل رہی،
ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپ ان سے جدا
ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہیں بھی آپ اپنے سے خوش اور راضی
ہی چھوڑیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے جو رسول اللہ

ذکرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما
ذالک منّ من الله جل ذکره منّ به
علیّ و اما ما تری من جزعی فهو
من اجلک و اجل اصحابک، والله
لو ان لی طلاع الارض ذهبا لا
فتدیت به من عذاب الله عزوجل قبل ان اراه قال حماد بن
زید حدثنا ایوب عن
ابن ابی ملیکة عن ابن
عباس دخلت علی
عمر بهذا:

۸۹۰۔ حدثنا یوسف بن موسی حدثنا ابو
اسامة قال حدثنی عثمان بن غیاث حدثنا ابو
عثمان النهدی عن ابی موسی رضی الله عنه
قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم
فی حائط من حیطان المدینة فجاء رجل فاستفتح
فقال النبی صلی الله علیه وسلم افتح
له وبشره بالجنة ففتحت له فاذا ابوبکر
فبشرته بما قال النبی صلی الله علیه
وسلم فحمد الله ثم جاء رجل فاستفتح
فقال النبی صلی الله علیه وسلم
افتح له وبشره بالجنة ففتحت
له فاذا هو عمر فاخبرته بما قال
النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله
ثم استفتح رجل فقال لی افتح له
وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه
فاذا عثمان فاخبرته بما قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم فحمد الله ثم
قال الله المستعان:

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور آں حضورؐ کی رضا و خوشی کا جو ذکر کیا ہے
تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے مجھ پر
کیا ہے اسی طرح جو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا
وخوشی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان تھا،
لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر طاری آپ دیکھ رہے ہیں وہ آپ کی
وجہ سے اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم ، اگر
میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے
سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا، حماد بن
زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوملیکہ
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ یہی حدیث۔

۸۹۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی
ان سے ابوعثمان نہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک باغ میں، میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوایا ،
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انھیں جنت
کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں
نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی
تو انھوں نے اس پر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ
کھلوایا، حضور اکرمؐ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے کھول دو اور
انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ
تھے۔ انھیں بھی جب حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انھوں
نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان
کے لیے بھی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی
بشارت سنا دو۔ ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انھیں
(دنیا میں) دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب
میں نے آپؓ کو حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی
حمد و ثنا کے بعد یہی فرمایا کہ اللہ مدد کرنے والا ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني حيوة قال حدثني ابو عقيل زهرة بن معبد انه سمع جده عبد الله بن هشام قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب ۔

۸۹۱ ۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوٰۃ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے تھے۔

باب ۳۸۹ مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عثمان ۔

۳۸۹ ۔ ابو عمرو عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ (ایک کنواں) کو خرید کر سب کے لیے عام کر دے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کر دیا تھا اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن اَيُّوب عن ابي عثمان عن ابي موسى رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطًا وامرني بحفظ الحائط فجاء رجل يستاذن فقال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فاذا ابو بكر ثم جاء آخر يستاذن فقال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فاذا عمر ثم جاء آخر يستاذن فسكت هنيئة ثم قال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فاذا عثمان بن عفان قال حماد وحدثنا عاصم الْاَحْوَلُ وعَلِيُّ بن الحكم سمعا ابا عثمان

۸۹۲ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی، آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضورؐ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور (دنیا میں) ایک آزمائش سے گذرنے کے بعد جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد نے بیان کیا۔ اور ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عثمان سے

حدث عن ابی موسی بنحوه وزاد فيه عاصم ان النبی صلی الله عليه وسلم كان قاعدا فی مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه او ركبته فلما دخل عثمان غطاها۔

سنا اور وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے، لیکن عاصم نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس کے اندر پانی تھا اور آپ اپنے دونوں گھٹنے یا ایک گھٹنہ کھولے ہوئے تھے لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے چھپا لیا تھا۔

۸۹۳۔ حدثنی احمد بن شبيب بن سعيد قال حدثنی ابی عن يونس قال ابن شهاب اخبرنی عروة ان عبيد الله بن عدی بن الخيار اخبره ان المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وعبد الرحمن بن الاسود ابن عبد يَغُوث قالا ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد اكثر الناس فيه فقصدت لعثمان حتى خرج الى الصلاة قلت ان لی اليك حاجة وهی نَصِيحَةٌ لك قال يا ايها المرء منك قال معمر اراه قال اعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتك فقلت ان الله سبحانه بعث محمدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم فهاجرت الهجرتين وصحبت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيت هديه وقد اكثر الناس فی شأن الوليد، قال أدركت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا ولكن خلص إلَىَّ من علمه ما يخلص الى العذراء فی سترها قَالَ أَمَّا بَعْدُ فان الله بعث مُحَمَّدًا صَلَّى

۸۹۳۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں (جسے عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا) کیوں گفتگو نہیں کرتے، لوگوں میں اس مسئلہ پر بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا اور جب وہ نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے اور وہ ہے آپ کے ساتھ ایک خیر خواہی! اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے میاں! تم سے (میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں) معمر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا "اعوذ باللہ منک"۔ میں واپس ان حضرات کے پاس آ گیا۔ اتنے میں عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد بلانے کے لیے آیا۔ میں جب اس کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری خیر خواہی (نصیحت) کیا تھی؟ میں نے عرض کی، اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی۔ آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں۔ حضور اکرم ؐ کی صحبت اٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو دیکھا لیکن لوگوں میں ولید کی وجہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے (اس کے خلاف شریعت کاموں کی وجہ سے)۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں (اگر چہ پیدائش حضور اکرم ؐ کے دور ہی کی ہے) لیکن حضور اکرم ؐ کی احادیث

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بالحق فکنتُ ممن استجاب اللہ ولرسولہ وآمنتُ بما بعث بہ وھاجرت الھجرتین کما قلت وصحبتُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وبایعتہ فواللہ ما عصیتہ ولا غششتہ حتی توفاہ اللہ ثم ابوبکر مثلُہٗ ثم عمر مثلُہٗ ثُمَّ استُخْلِفْتُ افلیس لی من الحق مثلُ الذی لھم قلت بلی قال فما ھذہ الاحادیث التی تَبْلُغُنِیْ عَنْکُمْ اما ما ذکرت من شأن الولید فسنأخذ فیہ بالحق ان شاء اللہ ثم دعا علیًا فامرہ ان یَّجْلِدَہٗ فجلدہ ثمانین

ایک کنواری لڑکی تک اس کے تمام پردوں کے باوجود جب پہنچ چکی ہیں تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتیں؟[1] اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا حضور اکرمؐ جس دعوت کو لے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر مکمل طریقے سے ایمان لایا اور جیسا کہ آپ نے کہا دو ہجرتیں بھی کیں، میں حضور اکرمؐ کی صحبت سے بھی فیض یاب ہوا ہوں اور آپ سے بیعت بھی کی ہے، پس خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کی اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی فریب کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ رہا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا۔ تو کیا جب کہ مجھے ان کا جانشین بنا دیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو انھیں تھے؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر ان باتوں کے لیے کیا جواز رہ جاتا ہے جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں لیکن آپ نے جو ولید کے حالات کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم اس معاملے میں حق پر ہی قائم رہیں گے۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ ولید کو کوڑے لگوائیں۔ چنانچہ آپ نے اسے اسّی کوڑے لگوائے[2]۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن حاتم بْنِ بَزِیع حدثنا شاذان حَدَّثَنَا عبد العزیز

۸۹۴۔ مجھ سے محمد بن حاتم بن بزیع نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمۃ الماجشون نے حدیث

---

[1] یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی اشاعت اتنی عام اور شائع وضائع ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں۔ کنواری لڑکی جو اپنی شرم و حجاب کے لیے مشہور ہے۔ وہ بھی آپ کے فرمودات کا علم رکھتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہ ہوگا جبکہ میں انھیں حاصل کرنے کے لیے کوششیں بھی کرتا رہا ہوں۔

[2] ولید کی دوسری بے راہ روی کے تذکروں کے ساتھ جو خاص واقعہ اس وقت پیش آیا تھا وہ اس کے شراب پینے کا تھا اور اس پر مسلمانوں میں بڑی بے چینی ہوگئی تھی۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظامات کے خلاف بعض لوگ صرف فتنہ پردازی کی غرض سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے، اس لیے جب عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی اولاً اسی نقطۂ نظر کی ترجمانی سمجھی اور اس پر ایک حد تک ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا لیکن بعد میں واقعہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے اور جب دو آدمیوں کی گواہی اس کے شراب استعمال کرنے پر ہوگئی تو اسے اسّی کوڑے لگوائے جو شراب پینے کی اسلامی شریعت میں سزا ہے۔

بن ابي سلمة الماجشون عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم. تابعه عبد الله عن عبد العزيز ؛

٨٩٥ - حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا عثمان هو ابن موهب قال جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قال هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد؟ قال نعم. فقال تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم. قال تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر. قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه وغفر له واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه. واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه مكانه فبعث رسول الله صلى الله عليه

بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہم کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے عبد العزیز کے واسطہ سے کی۔

۸۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ ان حضرات کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ کسی نے کہا کہ یہ حضرات قریش ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ انھوں نے پوچھا، اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انھوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر ان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب آجاؤ، میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے) کہ تمھیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص (مسلمانوں کی طرف کا) عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور باثر ہوتا تو حضور اکرم ﷺ

وَسَلَّمَ عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رَسُوْلُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيده اليمنى هٰذِهٖ يَدُ عثمان فضرب بها على يده فقال هٰذِهٖ لعُثْمَانَ فقال له ابن عمر اذهب بها الآن معك۔

اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ آں حضور نے انھیں مکہ بھیج دیا تھا تاکہ قریش کو یہ باور کرایا جاسکے کہ آں حضور صرف عمرہ کی غرض سے آئے ہیں، لڑائی ہرگز مقصود نہیں) اور جب بیعتِ رضوان ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقع پر حضور اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (تاکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی جذبہ نہ پیدا ہو)۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن سعيد عن قتادة اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حدثهم قال صعد النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احدًا ومعه ابوبكر وعثمان فرجف فقال اسكُنْ اُحُدُ اظنه ضربه برجله فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا، احد ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے کہ آں حضور نے اسے اپنے پاؤں سے مارا بھی تھا۔ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

باب ۳۹۰ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالاتفاق على عُثْمَانَ بن عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۹۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ کی خلافت پر اتفاق کا واقعہ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا موسى بن اسماعيل حدثنا ابوعوانة عن حُصين عن عمرو بن ميمون قال رأيت عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قبل ان يصاب بأيام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قالا حملنا ها امرًا هي له مطيقة ما فيها كبير فضل قال انظرا ان تكونا حملتما الارض ما لا تطيق قال قالا لا فقال عمر لئن سلمني الله

۸۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے فرما رہے تھے کہ (عراق کی اراضی کے لیے جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان حضرات کے سپرد کیا گیا تھا) آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کیا آپ لوگوں کو یہ خطرہ ہے کہ اس زمین والوں پر اتنا بوجھ پڑ گیا ہے جسے برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر (جزیہ و خراج کا) اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے، اس میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہرحال ہمیشہ اس کا

لأدعن أرامل أهل العراق لا يحتجن إلى
رجل بعدي أبدا. قال فما أتت عليه
إلا رابعة حتى أصيب، قال إني لقائم
ما بيني وبينه إلا عبد الله بن
عباس غداة أصيب وكان إذا مر
بين الصفين قال استووا حتى
إذا لم ير فيهن خللا تقدم
فكبر وربما قرأ سورة يوسف
أو النحل أو نحو ذلك في الركعة
الأولى حتى يجتمع الناس فما هو
إلا أن كبر فسمعته يقول قتلني
أو أكلني الكلب حين طعنه
فطار العلج بسكين ذات
طرفين لا يمر على أحد
يمينا ولا شمالا إلا طعنه
حتى طعن ثلاثة عشر رجلا
مات منهم سبعة فلما رأى
ذلك رجل من المسلمين طرح
عليه برنسا فلما ظن العلج
أنه مأخوذ نحر نفسه وتناول
عمر يد عبد الرحمن بن عوف
فقدمه فمن يلي عمر فقد رأى
الذي أرى - وأما نواحي المسجد
فإنهم لا يدرون غير أنهم قد فقدوا
صوت عمر وهم يقولون سبحان الله
سبحان الله فصلى بهم عبد الرحمن صلاة
خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس
انظر من قتلني فجال ساعة ثم جاء
فقال غلام المغيرة قال الصنع

لحاظ رکھنا کہ اس زمین پر خراج کا اتنا بار نہ پڑے جو زمین والوں کی طاقت سے
باہر ہو۔ بیان کیا کہ ان دو حضرات نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پائے گا۔
اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو میں
عراق کی بیوہ عورتوں کے لیے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد وہ کسی کی
محتاج نہیں رہیں گی۔ بیان کیا کہ ابھی گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر
رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ عمرو ابن میمون نے بیان کیا کہ جس صبح کو
آپ شہید کئے گئے، میں (فجر کی نماز کے انتظار میں، صف کے اندر)
کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب صف سے گذرتے
تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی
خلل باقی نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔
آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۂ یوسف، سورہ نحل یا اتنی
ہی طویل کوئی سورت پڑھتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے اس دن ابھی
آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے سنا، آپؓ فرما رہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا
یا کتے نے کاٹ لیا۔ ابو لؤلؤ نے آپ کو زخمی کر دیا تھا اس کے بعد بدبخت
اپنا دو دھاری ہتھیار لیے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا
تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں
سات حضرات نے شہادت پائی۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب
یہ صورت حال دیکھی تو انھوں نے اپنی لمبی ٹوپی (برنس) اس پر ڈال دی، بدبخت
کو جب یقین ہو گیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا
پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں
آگے بڑھا دیا (نماز پڑھانے کے لیے)۔ (عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ) جو
لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انھوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں
دیکھ رہا تھا، لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو
انھیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نماز میں) انھوں
نے نہیں سنی تو کہتے رہے کہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! (حیرت و تعجب کی وجہ سے)
آخر عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی۔ پھر
جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابن عباس! دیکھو
مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر

قال نعم قال قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ اَمَرْتُ
بِهٖ مَعْرُوفًا الحمد لله الذى لم
يجعل مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي
الاِسْلَامَ قد كنت انت وابوك
تحبان ان تكثر العلوج بالمدينة
وكان اكثرهم رقيقاً فَقَالَ
ان شئت فعلتُ اى ان شئت
قتلنا قال كَذَبْتَ بعد ما
تكلموا بلسانكم وصلّوا
قبلتكم وحجوا حجكم فَاحْتُمِلَ
الى بيته فانطلقنا معه وكان
الناس لم تصبهم مصيبة قبل
يومئذ فقائل يقول لا باسَ و
قائل يقول اخاف عليه فاتى
بنبيذ فشربه فخرج من جَوْفِهٖ
ثم اتى بلبن فشربه فَخَرَجَ
من جرحه فعلموا انه ميت
فدخلنا عليه وجاء النّاس
يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وجاء رجل
شابٌّ فقال ابشر يا اميرالمومنين
ببشرى الله لك من صحبة
رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقدم فى الاسلام
مَا قد علمت ثم وليتَ
فعدلت ثم شهادة۔ قال
وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا
عَلَيَّ وَلَا لِي فلما ادبر اذا
اِزَارُهٗ يَمَسُّ الارض قال
ردوا عَلَيَّ الغلام قال ابنَ

دیکھا اور فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابولولؤ) نے آپ کو زخمی کیا
ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا کہ
جی ہاں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا اسے برباد کرے۔ میں نے
تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلہ دیا) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
کہ میری موت اس نے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام
کا مدعی ہو۔ تم اور تمہارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت
خواہشمند تھے کہ عجمی غلام مدینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں،
یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے عرض کی، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گذریں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر آپ
چاہیں تو ہم (مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کو قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ یہ انتہائی غلط فکر ہے، خصوصاً جبکہ تمہاری زبان میں گفتگو
کرتے ہیں، تمہارے قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری
طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہو گئے ہیں پھر ان کا قتل کس
طرح جائز ہو سکتا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر اٹھا کر لایا گیا اور
ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے
پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی (عمر رضی اللہ عنہ کے زندہ بچ جانے
کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی) بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں
ہوگا (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض یہ کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ
میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا
تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا۔ اسے بھی
جوں ہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو
یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اندر گئے اور لوگ
آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور
کہنے لگا، یا امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی، ابتداء میں اسلام
لانے کا شرف حاصل کیا، جو آپ کو معلوم ہے (یعنی جو بشارتیں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں)۔ پھر آپ والی بنائے گئے اور عدل و
انصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں
تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میرا معاملہ ختم ہو جاتا،

اخی ارفع ثوبك ابقى لثوبك واتقى لربك یا عبد الله بن عمر انظر ما علیّ من الدین فحسبوه فوجدوه ستة وثمانین الفاً او نحوه قال ان وفی له مال آل عمر فاده من اموالهم والا فسل فی بنی عدی بن کعب فان لم تفِ اموالهم فسل فی قریش ولا تعدهم الیٰ غیرهم فادِّ عنی هذا المال. انطلق الی عائشة ام المؤمنین فقل یَقْرَأُ عَلَیْكَ عمر السّلام ولا تقل امیر المؤمنین فانی لست الیوم للمؤمنین امیراً وقل یستأذن عمرُ بن الخطاب ان یدفن مع صاحبیه فسلم واستاذن ثم دخل علیها فوجدها قاعدة تبکی فقال یقرأُ علیك عمر بن الخطاب السلام ویستاذن ان یدفن مع صاحبیه. فقالت کنت اریده لنفسی ولاؤثِرَنَّ به الیوم علی نفسی فلما اقبل قیل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعونی فاسنده رجل الیه فقال مَا لَدَیْكَ قال الذی تحب یا امیر المؤمنین اَذِنَتْ قال الحمد لله ما کان من شیءٍ أَهَمُّ اِلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَنَا قَضَیْتُ فاحملونی ثم سلم فقل یستاذن عمر بن الخطاب فَاِنْ اَذِنَتْ لِیْ

نہ عقاب ہوتا اور نہ ثواب! جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہبند (ازار) لٹک رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لڑکے کو میرے پاس واپس بلا لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے! یہ اپنا کپڑا اٹھائے رکھو (زمین سے) کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دنوں تک چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار کیا تو تقریباً چھیاسی ۸۶ ہزار نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ قرض آلِ عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انھیں کے مال سے اس کی ادائیگی کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی سے امداد طلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔ اچھا اب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، امیر المؤمنین (میرے نام کے ساتھ) نہ کہنا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں۔ تو ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اجازت لے کر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں۔ پھر کہا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا، لیکن آج میں انھیں اپنے پر ترجیح دوں گی۔ پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے اٹھاؤ، ایک صاحب نے سہارا دے کر آپؓ کو اٹھایا۔ آپؓ نے دریافت فرمایا، کیا خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تمنا تھی یا امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، الحمد للہ! اس سے اہم چیز اب میرے لیے کوئی نہیں رہ گئی تھی لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (دفن کے لیے) لے چلو تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اجازت چاہی ہے، اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تب مجھے وہاں

فادخلوني وان ردّتني ردّوني الى
مقابر المسلمين وجاءت أم المؤمنين
حَفصَةُ والنساء تسير معها فلما رأيناها
قمنا فوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ
ساعة واستأذن الرجال فوَلَجَتْ
داخلًا لهم فسمعنا بكاءها من
الداخل فقالوا اوص يا امير المؤمنين
استخلف قال ما أجد احق بهذا
الامر من هؤلاء النفر والرهط الَّذِيْنَ
تُوُفِّيَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راضٍ فسمّى عليًّا و
عثمان والزبير وطلحة وسعدًا وعبدالرحمٰن
وقال يشهدكم عبدالله بن عمر وليس
له من الامر شيءٌ كَهَيْئَةِ التعزية له
فان اصابت الإمرة سعدًا فَهُوَ ذاك و
الا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَ فاني لم
اعزله عن عجزٍ وَلَا خيانة وقال اوصي
الخليفة من بعدي بالمهاجرين الاولين
ان يعرف لهم حقهم وَيَحْفَظُ لَهُمْ
حُرْمَتَهُمْ واوصيه بالانصار خيرًا الذين
تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ ان
يُقْبَلَ من محسنهم وان يعفى عن
مسيئهم واوصيه باهل الامصار خيرًا
فانهم ردء الاسلام وَجُبَاةُ الْمَالِ و
غَيْظُ العدو وان لا يؤخذ منهم اِلَّا
فَضْلُهُمْ عن رضاهم۔ واوصيه بالاعراب
خيرًا فانهم اصل العرب ومادة
الاسلام ان يؤخذ من حواشي
اموالهم وترد على فقرائهم۔ واوصيه

دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔
اس کے بعد ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کے ساتھ کچھ
دوسری خواتین بھی تھیں۔ جب ہم نے انھیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے،
آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی
رہیں پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ مکان
کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔
پھر لوگوں نے عرض کی، امیرالمؤمنین! کوئی وصیت کر دیجئے۔ خلافت
کے متعلق! فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی
کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک
جن سے راضی اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ،
سعد اور عبدالرحمٰن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام لیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا لیکن خلافت
سے انھیں کوئی سروکار نہیں رہے گا، جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی تسکین کے لیے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو
وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے
زمانۂ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے، کیونکہ میں نے انھیں
(کوفہ کی گورنری سے) نا اہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا
ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو
مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق
کو پہچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے۔ اور میں اپنے بعد
ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ
کرے، جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں، (خلیفہ کو چاہیئے)
کہ وہ ان کے نیکوں کو نوازے اور ان کے بُروں کو معاف کر دیا کرے
اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ
بھی اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مال جمع کرنے کا ذریعہ اور اسلام
کے دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے
جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے۔ اور میں ہونے والے
خلیفہ کو اعراب کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل

بذمة الله وذمة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا إلا طاقتهم فلما قبض خرجنا به فانطلقنا نمشي فسلم عبد الله بن عمر قال يستاذن عمر بن الخطاب قالت ادخلوه فادخل فوضع هنالك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن اجعلوا أمركم الى ثلاثة منكم فقال الزبير قد جعلت امري الى علي. فقال طلحة قد جعلت امري الى عثمان وقال سعد قد جعلت امري الى عبد الرحمن بن عوف فقال عبد الرحمن أيكما تبرأ من هذا الأمر فنجعله اليه والله والاسلام لينظرن أفضلهم في نفسه فأسكت الشيخان فقال عبد الرحمن افتجعلونه الي والله علي ان لا آلو عن افضلكم قال نعم. فاخذ بيد احدهما فقال لك قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم والقدم في الاسلام ما قد علمت فالله عليك لئن أمرتك لتعدلن ولئن أمرت عثمان لتسمعن ولتطيعن.

عرب میں اور اسلام کی جڑ ہیں۔ اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انھیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے نگہداشت کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لیے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم وہاں سے (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف) آئے۔ (دفن کے لیے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) سلام کیا اور عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ہے۔ ام المومنین نے فرمایا، انھیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے حجرہ میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنا تھا) جمع ہوئی۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمھیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی برات ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دیں گے اور اللہ اس کا نگران و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے اس پر حضرات شیخین خاموش ہو گئے تو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ حضرات انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو سب میں افضل ہوگا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان حضرات (حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما) میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت بھی ہے اور ابتداء میں اسلام

ثم خلا بالآخر فقال له مثل ذلك فلما اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان فبايعه فبايع له علي وولج اهل الدار فبايعوه :

لانے کا شرف بھی ! جیساکہ آپ کو معلوم ہے : پس اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل و انصاف سے کام لیں گے اور اگر عثمان کو بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے ؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا ، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے ۔ چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی ۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی ۔

باب ۳۹۱ مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه

وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي أنتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ ۔ وقال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنه راض ۔

۳۹۱ ۔ ابوالحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک آپ رضؓ سے راضی اور خوش تھے ۔

۸۹۸ ۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قال فبات الناس يَدُوكُونَ ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجوا ان يعطاها فقال اين عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يا رسول الله قال فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِي بِهِ فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرأ حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال عليٌّ يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ

۸۹۸ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر کے موقعہ پر) فرمایا ۔ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی عَلَم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا ۔ بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے عَلَم کسے ملتا ہے ۔ جب صبح ہوئی تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے سب کو امید تھی کہ عَلَم انھیں ہی ملے گا ۔ لیکن آں حضورؐ نے دریافت فرمایا ، علی بن ابی طالب کہاں ہیں ؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے ۔ یا رسول اللہ ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوا لو ۔ جب وہ آئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعاء کی ۔ اس سے انھیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں چنانچہ آپؐ نے عَلَم انھیں کو عنایت فرمایا ۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی ، یا رسول اللہ ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ، اسی طرح چلے جاؤ ، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں ،

مِن حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

خدا گواہ ہے کہ اگر تمھارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

٨٩٩ - حَدَّثَنَا قتيبة حدثنا حاتم بن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة قال كان عَلِيٌّ قد تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به رمد فقال انا اتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج عَلِيٌّ فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رسول الله صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ۔

۸۹۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بوجہ آشوب چشم کے نہیں آسکے تھے۔ پھر انھوں نے سوچا۔ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہوسکوں (تو بڑی بدقسمتی ہوگی) چنانچہ گھر سے نکلے اور حضور اکرمؐ کے لشکر سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آں حضورؐ نے فرمایا، کل میں ایک ایسے شخص کو علَم دوں گا یا آپؐ نے یوں فرمایا کہ (کل) ایک ایسا شخص علَم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اتفاق سے علی رضی اللہ عنہ آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ! آنحضورؐ نے علَم انھیں کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه ان رجلا جاء الى سهل بن سعد فقال هذا فلان لأمير المدينة يدعو عليا عند المنبر قال فيقول ماذا قال يقول له أَبُو تُرَابٍ فضحك قال والله ما سماه إلا النبي صلى الله عليه وسلم وما كان له اسم احب اليه منه فَاسْتَطْعَمْتُ الحديث سهلا وقلت يا ابا عباس كيف؟ قال دخل عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ في المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم اين ابن عمك قالت في المسجد فخرج اليه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره

۹۰۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں، اس کا اشارہ امیر مدینہ (مروان بن حکم) کی طرف تھا، برسر منبر علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ ابوحازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ انھیں "ابوتراب"، کہتا ہے۔ اس پر سہل رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے۔ یہ نام تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لیے اور کوئی نام پسند نہیں تھا۔ یہ سن کر میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی اور عرض کی، اے ابوعباس! اس کا واقعہ کیا ہے؟ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر آکر مسجد میں لیٹ رہے۔ پھر آں حضورؐ نے (فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت فرمایا، تمھارے چچازاد بھائی (علی رضی اللہ عنہ

و خلص التراب الی ظهره فجعل يمسح التراب عن ظهره فيقول اجلس يا ابا تراب مرتين۔

۹۰۱۔ حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين عن زائدة عن ابي حصين عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر عن محاسن عمله قال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فارغم الله بانفك۔ ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال ذاك بيته اوسط بيوت النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال لعل ذاك يسوءك قال اجل۔ قال فارغم الله بانفك انطلق فاجهد علي جهدك۔

۹۰۲۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن الحكم سمعت ابن ابي ليلى قال حدثنا علي ان فاطمة عليها السلام شكت ما تلقى من اثر الرحا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة فاخبرتها فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم الينا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال على مكانكما فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري وقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلاثين و

کہاں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ آں حضورؐ وہیں تشریف لائے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے آ گئی ہے اور ان کی پیٹھ اچھی طرح خاک آلود ہو چکی ہے۔ آں حضورؐ مٹی ان کی پیٹھ سے صاف کرنے لگے اور فرمایا، اٹھو، ابوتراب۔ (دو مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا)۔

۹۰۱۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے زائدہ نے، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، آپ نے ان کے محاسن کا ذکر کیا پھر فرمایا، غالباً یہ باتیں تمھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا اور ان کے بھی آپ نے محاسن ذکر کئے اور فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر فرمایا غالباً یہ باتیں بھی تمھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل کرے۔ جاؤ اور میرا جو بگاڑنا چاہتے ہو بگاڑ لینا۔

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا کہ ہم سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (چکی پیسنے کی) تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آں حضورؐ کے یہاں کچھ قیدی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے یہاں آئیں لیکن آپؐ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انھوں نے بات کی۔ پھر جب آں حضورؐ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپؐ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا، تم لوگوں نے جو مطالبہ مجھ سے کیا ہے، کیا میں تمھیں اس سے بہتر بات

وَ سَبِّحَا ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ تَحْمَدَا ثَلٰثَةً وَ ثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ ۔

نہ بتاؤں، جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن بشار حدثنا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت ابراهيم بن سعد عن ابيه قال قال النبی صلی الله عليه وسلم لعلی اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ۔

۹۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے۔

۹۰۴۔ حدثنا علی بن الجعد اخبرنا شعبة عن ايوب عن ابن سيرين عن عبيدة عن علی رضی الله عنه قال اقضوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ الاختلاف حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ اَوْ اَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِیْ فَكَانَ ابن سيرين يرى ان عَامَّةَ ما يروى عن علی الكذب ۔

۹۰۴۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی۔ انھیں ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے، انھیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اہل عراق سے) کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ویسے ہی اب بھی کیا کرو، کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا، تاکہ لوگوں کی ایک جماعت رہے اور تاکہ میری بھی موت انھیں حالات میں ہو جن میں میرے ساتھی (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی ہوئی تھی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عام طور سے (روافض) جو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں (شیخین کی مخالفت میں) وہ قطعاً جھوٹ ہیں۔

باب ۳۹۲ مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

وقال النبی صلی الله عليه وسلم اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ

۳۹۲۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو۔

۹۰۵۔ حدثنا احمد بن ابی بكر حدثنا محمد بن ابراهيم بن دينار ابو عبد الله الجهنی عن ابن ابی ذئب عن سعيد المَقْبُرِیِّ عن ابی هريرة رضی الله عنه ان الناس كانوا يقولون اكثر ابو هريرة وانی كنت الزم رسول الله صلی الله عليه وسلم بشبع بطنی حتی لا آكل الخمير ولا البس الحبير وَلَا يَخْدُمُنِیْ فلان ولا فلانة وكنت الصق

۹۰۵۔ ہم سے احمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ جہنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ پیٹ بھرنے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا۔ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ عمدہ لباس پہنتا تھا (کہ اس کے حاصل کرنے میں مجھے وقت لگانا پڑتا) اور نہ میری خدمت کے لیے کوئی فلاں یا فلانی تھی۔ بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا،

بطني بالحصباء من الجوع وان كنت لأستقرئ الرجل الآية هي معي كي ينقلب بي فيطعمني وكان أخير الناس للمسكين جعفر بن أبي طالب كان ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى ان كان ليخرج إلينا العكة التي ليس فيها شيء فنشقها فنلعق ما فيها۔

۹۰۶۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا يزيد بن هارون اخبرنا اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي ان ابن عمر رضي الله عنهما كان اذا سلم على ابن جعفر قال السلام عليك يا ابن ذي الجناحين۔

باب ۳۹۳ ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه

۹۰۷۔ حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري حدثني ابي عبد الله بن المثنى عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس رضي الله عنه ان عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔

باب ۳۹۴ مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة

۹۰۸۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير عن عائشة ان فاطمة عليها السلام ارسلت الى ابي بكر تسأله ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم فيما افاء الله على رسوله

بعض اوقات میں کسی کو کوئی آیت اس لیے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا تھا کہ وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے، حالانکہ مجھے اس کا مطلب معلوم ہوتا تھا، مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی موجود ہوتا اس سے ہماری ضیافت کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف گھی کی خالی کپی نکال کر لاتے اور ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا رہتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

۹۰۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعبی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کرتے تو یوں فرماتے "السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین"۔

۳۹۳۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۰۷۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی عبداللہ بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے زمانہ میں عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر دعاء استسقاء کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعاء استسقاء کرتے تھے اور آپ ہمیں سیرابی عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعہ استسقاء کی دعاء کرتے ہیں اس لیے ہمیں سیرابی عطا فرمایئے۔ بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے مناقب اور فاطمہ علیہا السلام بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب۔ آں حضور نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رض جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۰۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فئی کی صورت میں دی تھی

صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی بالمدینة
وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا فَھُوَ صَدَقَةٌ اِنَّمَا
یاکُلُ آل محمد مِنْ ھٰذَا المال یعنی
مال اللہ لَیْسَ لَھُمْ ان یزیدوا علی المأکل
وانی واللہ لا اغیر شیئًا من صدقة النبی
صلی اللہ علیہ وسلم التی کانت علیھا فی
عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَلَاَعْمَلَنَّ
فِیْھَا بِمَا عمل فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فتشھد علی ثم قال انا قد عَرَفْنَا
یا ابابکر فَضِیْلَتَکَ وَذَکَرَ قرابتھم من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقھم
فتکلم اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ والذی نفسی بیدہ لقرابة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب اِلَیَّ ان اصل
من قرابتی۔ اخبرنی عبداللہ بن عبدالوھاب حدثنا
خالد حدثنا شعبة عن واقد قال سمعت ابی یحدث عن
ابن عمر عن ابی بکر رضی اللہ عنھم قال ارقبوا
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا ابن عیینة عن
عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة عن المِسْوَرِ
بْنِ مَخْرَمَةَ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال فاطمة بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ
اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن قزعة حَدَّثَنَا ابراھیم
بن سعد عن ابیہ عن عروة عن عائشة رضی
اللہ عنھا قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاطمة ابنتہ فی شکواہ الذی قُبِضَ

یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد سے متعلق تھا جو آں حضورؐ مصارف
خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا
بھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ خود فرما گئے ہیں، ہماری
میراث نہیں ہوتی، ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے
اور یہ کہ آل محمدؐ کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے جائیں گے
اگرچہ انھیں یہ حق نہیں ہوگا کہ پیداوار کے مقررہ حصہ سے زیادہ لیں۔ اور
میں، خدا کی قسم، حضور اکرمؐ کے مصارف خیر میں، جو خود آپؐ کے عہد
مبارک میں اس کا نظم تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ بلکہ وہی نظام
جاری رکھوں گا۔ جیسے آنحضورؐ نے قائم کیا تھا۔ اس پر حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت
ومرتبہ سے خوب واقف ہیں۔ اس کے بعد آپ نے آں حضورؐ سے اپنی
قرابت کا اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی
قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اپنی قرابت کے ساتھ
صلہ رحمی کرنے سے بھی زیادہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
قرابت ہے۔ مجھے عبداللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے
خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ
محبت رکھنے میں سمجھو۔

۹۰۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے،
ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ رضہ
میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لیے جس نے اسے ناراض کیا اس
نے مجھے ناراض کیا۔

۹۱۰۔ ہم سے یحیی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقعہ پر بلایا جس میں آپؐ کی

فیہا سارّھا بشیٔ فبکت ثم دعاھا فسارّھا فضحکت قالت فسألتھا عن ذٰلک فقالت سارّنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انہ یُقبَضُ فی وجعہ الذی تُوُفّیَ فیہ فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول اھل بیتہ اَتبعُہٗ فضحکت ؛

وفات ہوئی تھی پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں۔ پھر آنحضورؐ نے انھیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آں حضورؐ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آں حضورؐ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آں حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپؐ سے جاملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

باب ۳۹۵ مناقب الزبیر بن العوامؓ

وقال ابن عباسؓ ھو حَوَارِیّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی الحَوَارِیُّون لبیاض ثیابھم

۳۹۵۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور حواری انھیں (عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کو) اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید ہوتے تھے۔

۹۱۱۔ حَدَّثنا خالد بن مخلد حدثنا علی بن مُسْھِر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال اخبرنی مروان بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان رُعافٌ شدیدٌ سنۃ الرُّعاف حتی حبسہ عن الحج و اوصی فدخل علیہ رجل من قریش قال استخلف قال وقالوا قال نعم قال ومن فسکت فدخل علیہ رجل آخر احسبہ الحرث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن ھو فسکت قال فلعلھم قالوا الزُّبَیْرَ قال نعم قال اما والذی نفسی بیدہ انہ لخیرھم ما علمت وان کان لَاَحَبَّھُمْ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

۹۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ آپ حج کے لیے بھی نہ جا سکے اور (زندگی سے مایوس ہو کر) وصیت بھی کر دی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ کسی کو اپنے بعد خلیفہ بنا دیجئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کسے بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حرث تھے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا، غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور

بلاشبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھے۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنِیْ عبید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامة عن هشام اخبرني ابي سمعت مروان كنت عند عثمان اتاه رجل فقال استخلف قال وقيل ذاك قال نَعَم الزُّبَيْرُ قال اما والله انكم لتعلمون انه خيركم ثلاثاً

۹۱۲۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ میں نے مروان سے سنا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کی خواہش کی جا رہی ہے؟ انھوں نے بتایا کہ جی ہاں، زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ ٹھیک ہے تمھیں بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مالك بن اسماعيل حدثنا عبد العزيز هو ابن ابي سلمة عن محمد بن المُنْكَدِرِ عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۹۱۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو ابو سلمہ کے صاحبزادے تھے۔ ان سے محمد نے، ان سے محمد بن منکدر نے (اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا احمد بن محمد اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير قال كُنْتُ يوم الاحزاب جعلت انا وعمر بن ابي سلمة في النساء فنظرت فاذا انا بالزبير على فرسه يختلف الى بني قريظة مرتين او ثلاثاً فلما رجعت قلت يا ابت رأيتك تختلف قال اوهل رَأَيْتَنِيْ يا بُنَيَّ قلت نعم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مَنْ يَأْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال فداك ابي وامي

۹۱۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قریظہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کی طرف آجا رہے ہیں، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کی، والد صاحب! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا، آپ نے فرمایا، بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر میں گیا اور جب میں واپس آیا تو آں حضور نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا علي بن حفص حدثنا ابن المبارك

۹۱۵۔ ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک

اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا للزبير يوم اليرموك الا تشد فنشد معك فحمل عليهم فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر قال عروة فكنت أدخل اصابعي في تلك الضربات العب وانا صغير۔

نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے کہ جنگ یرموک کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ان پر (رومیوں پر) حملہ کیا۔ اس موقعہ پر انھوں نے آپ کے دو کاری زخم شانے پر لگائے درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقعہ پر آپ کو لگا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ (یہ زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد) بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

باب ۳۹۶ ذكر طلحة بن عبيد الله

وقال عمر توفي النبي صلى الله عليه وسلم وهو عنه راض

۳۹۶۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

۹۱۶۔ حدثني محمد بن ابي بكر المقدمي عن ابيه عن ابي عثمان قال لم يبق مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض تلك الايام التي قاتل فيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير طلحة وسعد عن حديثهما

۹۱۶۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۹۱۷۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا ابن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال رايت يد طلحة التي وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم قد شلت۔

۹۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل بیکار ہو چکا تھا۔

باب ۳۹۷ مناقب سعد بن ابي وقاص الزهري

وبنو زهرة اخوال النبي صلى الله عليه وسلم وهو سعد بن مالك

۳۹۷۔ سعد بن ابی وقاص الزہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

بنو زہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہوتے تھے۔ آپ کا اصل نام سعد بن ابی مالک ہے۔

۹۱۸۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد۔

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقعہ پر میرے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں)

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مکی بن ابراهیم حدثنا هاشم بن هاشم عن عامر بن سعد عن ابیه قال لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

۹۱۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابراهیم بن موسی اخبرنا ابن ابی زائدة حدثنا هاشم بن هاشم بن عتبة بن ابی وقاص قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت سعد بن ابی وقاص یقول ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیه ولقد مکثت سبعة ایام وانی لَثُلُثُ الاسلام تابعه اَبُو اُسَامَةَ حدثنا هاشم۔

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ نے کی، اور ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی تھی۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن اسماعیل عن قیس قال سمعت سعدا رضی الله عنه یقول انی لاول العرب رمی بسهم فی سبیل الله وکنا نغزو مع النبی صلی الله علیه وسلم وما لنا طعام الا ورق الشجر حتی ان احدنا لیضع کما یضع البعیر او الشاة ماله خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت وضل عملی وکانوا وشوا به علی عمر قالوا لا یحسن یصلی۔

۹۲۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیر اندازی کی تھی۔ (ابتداء اسلام میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کے لیے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی (مینگنیوں کی طرح) یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی؛ لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں (اگر ان کے کہنے کے مطابق، میں واقعی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ پاتا تو) میں ناکام و نامراد رہا اور میرا عمل برباد ہو گیا۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت کے عہد میں) آپ سے اس کی شکایت کی تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔

باب ۳۹۵ ذکر اصهار النبی صلی الله علیه وسلم

منهم ابو العاص بن الربیع

۳۹۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔

ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بھی آپ کے داماد تھے۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال حدثنی علی بن حسین ان

۹۲۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی اور

المسور بن مخرمة قال ان عليا خطب بنت ابي جهل فسمعت بذلك فاطمة فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يزعم قومك انك لا تغضب لبناتك وهذا علي ناكح بنت ابي جهل فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعته حين تشهد يقول اما بعد انكحت ابا العاص بن الربيع فحدثني وصدقني وان فاطمة بضعة مني واني اكره ان يسوءها والله لا تجتمع بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبنت عدو الله عند رجل واحد فترك علي الخطبة وزاد محمد بن عمرو بن حلحلة عن ابن شهاب عن علي عن مسور سمعت النبي صلى الله عليه وسلم و ذكر صهرا له من بني عبد شمس فاثنى عليه في مصاهرته اياه فاحسن قال حدثني فصدقني ووعدني فوفى لي۔

ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انھیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھئے یہ علی (رضی اللہ عنہ) ابوجہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضور نے صحابہ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمۂ شہادت پڑھتے سنا پھر آپ نے فرمایا، اما بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انھوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور بلاشبہ فاطمہ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے، انھوں نے علی بن حسین کے واسطہ سے اور انھوں نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بنی عبد شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی وقیع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو بات بھی کہی سچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر کے دکھایا۔

باب ۳۹۹ مناقب زيد بن حارثة مولى النبي صلى الله عليه وسلم۔

وقال البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم انت اخونا ومولانا۔

۳۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ (آں حضور) نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

۹۲۲۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا و

۹۲۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے

اَمَّرَ عَلَيْهِمْ اسامة بن زيد فطعن بعض الناس في امارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان تطعنوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ ؕ

امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آں حضورؐ نے فرمایا اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا گواہ ہے کہ وہ (زید رضی اللہ عنہ امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يحيى بن قزعة حَدَّثَنَا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل عَلَيَّ قائفٌ والنبي صلى الله عليه وسلم شاهدٌ واسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض قال فسُرَّ بذلك النبي صلى الله عليه وسلم واعجبه فاخبر به عائشة ؕ

۹۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے یہاں آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما (ایک چادر میں لیٹے ہوئے (منہ اور جسم کا سارا حصہ قدموں کے سوا چھپا ہوا تھا) اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ پاؤں، بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں) قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ آں حضورؐ اس سے اس اندازہ پر بہت مسرور ہوئے اور پھر آں حضورؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی واقعہ بیان فرمایا۔

بَابٌ ۴۰۰ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۴۰۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا لَيْثٌ عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان قريشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عليه الا اسامة بن زيد حِبُّ رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا عَلِيٌّ حدثنا سفيان قال ذهبت اسال الزهري عن حديث المخزومية فصاح بي قلت لسفيان فلم تحتمله عن احد قال وجدته في كتاب كان كتبه ايوب بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها

۹۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زہری سے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش مخزومیہ عورت کے معاملے کی وجہ سے (جس نے غزوہ فتح مکہ کے موقعہ پر چوری کر لی تھی) بہت ملول اور رنجیدہ تھے تو انھوں نے یہ فیصلہ آپس میں کیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے سوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی عزیز ہیں (اس عورت کی سفارش کی) اور کون جرأت کر سکتا ہے۔ اور ہم سے علیؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے مخزومیہ کی حدیث پوچھی تو مجھ پر بہت غصہ ہو گئے، میں نے اس پر سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور ذریعہ سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موسیٰ کی لکھی ہوئی ایک کتاب میں، میں نے یہ حدیث دیکھی، وہ زہری کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔

ان امرأة من بنی مخزوم سرقت فقالوا من یکلم فیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجترئ احد ان یکلمہ فکلمہ اسامۃ بن زید فقال إن بنی إسرائیل کان إذا سرق فیہم الشریف ترکوہ وإذا سرق الضعیف قطعوہ لو کانت فاطمۃ لقطعت یدھا۔

وہ عروہ کے واسطہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی۔ قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی مجلس میں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کون لے جا سکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تو آنحضورؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے، اگر آج فاطمہؓ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

۹۲۵۔ حدثنی الحسن بن محمد حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا الماجشون اخبرنا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی قال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد بن اسامۃ قال فطأطأ ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ فی الارض ثم قال لو راٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ۔

۹۲۵۔ مجھ سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عباد یحیی بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ماجشون نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھے، آپ نے فرمایا، دیکھو، یہ کون صاحب ہیں، کاش میرے قریب ہوتے (تو میں انھیں نصیحت کرتا) ایک شخص نے کہا۔ یا ابا عبد الرحمن! کیا آپ انھیں نہیں پہچانتے، یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے تو یقیناً آپ انھیں عزیز رکھتے۔

۹۲۶۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا معتمر قال سمعت ابی حدثنا ابو عثمان عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما حدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یاخذہ والحسن فیقول اللھم احبھما فانی احبھما وقال نعیم عن ابن المبارک اخبرنا معمر عن الزھری اخبرنی مولی لاسامۃ بن زید ان الحجاج بن ایمن بن ام ایمن وکان ایمن بن ام ایمن اخا اسامۃ لامہ وھو رجل من الانصار فراٰہ ابن عمر لم یتم رکوعہ ولا سجودہ

۹۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے، اے اللہ! آپ انھیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ اور نعیم نے ابن المبارک کے واسطہ سے بیان کیا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں اسامہ بن زید کے ایک مولا (حرملہ) نے خبر دی کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ (نماز میں) انھوں نے رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا ہے۔ ایمن بن ام ایمن، اسامہ رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے، ایمن رضی اللہ عنہ قبیلۂ انصار کے ایک فرد تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ

فقال اعد قال ابو عبد الله وحدثني سليمان
بن عبد الرحمن حدثنا الوليد حدثنا
عبد الرحمن بن نمر عن الزهري
حدثني حرملة مولى اسامة بن زيد
انه بينما هو مع عبد الله بن عمر
اذ دخل الحجاج بن أَيْمَنَ فَلَمْ
يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فقال
اعد فلما ولى قال لي ابن عمر من هذا
قلت الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابن أُمِّ أَيْمَنَ
فقال ابن عمر لو رأى هذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم لأحبه
فذكر حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قال و
حدثني بعض اصحابي عن سليمان وكانت
حاضنة النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۴۰۲ مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما

۹۲۷ - حَدَّثَنَا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق
عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر
رضي الله عنهما قَالَ كَانَ الرَّجُلُ في حياة
النبي صلى الله عليه وسلم إذا رَأَى
رؤيا قصها على النبي صلى الله عليه وسلم
فتمنيت ان أرى رؤيا أَقُصُّهَا على النبي
صلى الله عليه وسلم وكنت غلامًا
اعزب وكنتُ أَنَامُ في المسجد
على عهد النبي صلى الله عليه وسلم
فَرَأَيْتُ فِي المنام كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي
فذهبا بي الى النار فاذا هي مَطْوِيَّةٌ
كطي البئر واذا لها قرنان كقرني
البئر واذا فيها ناس قد عرفتهم
فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من

نے ان سے فرمایا کہ (نماز) دوبارہ پڑھ لو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن نمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حجاج بن ایمن (مسجد کے) اندر آئے، لیکن نہ انہوں نے رکوع پوری طرح ادا کیا اور نہ سجدہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھ لو۔ پھر جب وہ جانے لگے تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی حجاج بن ایمن بن ام ایمن۔ اس پر آپ نے فرمایا، اگر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو بہت عزیز رکھتے۔ پھر آپ نے آں حضورؐ کی اسامہ رضی اللہ عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔ امام بخاری رحمۃ نے بیان کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا اور ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آں حضورؐ کو گود لیا تھا۔

۴۰۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب

۹۲۷ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حیات تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آں حضورؐ سے اسے بیان کرتا۔ میرے دل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور حضور اکرمؐ سے بیان کروں۔ میں ان دنوں غیر شادی شدہ تھا اور نوعمر۔ میں حضور اکرمؐ کے عہد میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنوئیں کی طرح پیچ در پیچ تھی، کنوئیں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے (جہاں دو پتھر رکھے جاتے ہیں، تاکہ عرض میں کوئی لکڑی وغیرہ بچھا دی جاتے) اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا۔ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے مجھ

النار فلقیھما ملك آخر فقال لی لن
تراع فقصصتھا علی حفصة فقصتھا حفصة
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم الرجل
عبد اللہ لو کان یصلی باللیل قال سالم فکان
عبد اللہ لا ینام من اللیل الا قلیلا ؛

۹۲۸ - حدثنا یحیی بن سلیمان حدثنا ابن
وھب عن یونس عن الزھری عن سالم
عن ابن عمر عن اختہ حفصة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان
عبد اللہ رجل صالح ؛

باب ۴۰۳ مناقب عمار وحذیفة رضی اللہ عنھما

۹۲۹ - حدثنا مالك بن اسماعیل حدثنا
اسرائیل عن المغیرة عن ابراھیم عن علقمة
قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم
قلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت
قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء
حتی جلس الی جنبی قلت من ھذا قالوا
ابو الدرداء فقلت انی دعوت اللہ ان
ییسر لی جلیسا صالحا فیسرك لی قال
ممن انت قلت من اھل الکوفة قال
اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب
النعلین والوساد والمطھرة وفیکم
الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی
لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیس
فیکم صاحب سر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الذی لا یعلمہ احد غیرہ ثم قال
کیف یقرأ عبد اللہ واللیل اذا یغشی
فقرأت علیہ واللیل اذا یغشی
والنھار اذا تجلی وما خلق الذکر

سے کہا کہ خوف نہ کھاؤ، میں نے اپنا یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے
بیان کیا اور انھوں نے آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے، تو آں حضورؐ
نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ کاش رات میں بھی نماز
پڑھا کرتا۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات
میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

۹۲۸ - ہم سے یحیی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن
وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری
نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن حفصہ
رضی اللہ عنہا کے: کہ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا تھا، عبداللہ مرد صالح ہے۔

۴۰۳ - عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

۹۲۹ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل
نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے
علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ
کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی صالح ہمنشین عطا فرمائیے پھر
میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا تھوڑی ہی دیر بعد
ایک بزرگ آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا، آپ
کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں
نے دریافت فرمایا، آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کی، کوفہ۔
آپ نے فرمایا، کیا تمھارے یہاں ابن ام عبد، صاحب النعلین،
صاحب وسادہ و مطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں
ہیں؟ کیا تمھارے ہاں وہ نہیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے (کہ وہ انھیں
کبھی غلط راستے پر نہیں لے جا سکتا۔ مراد عمار رضی اللہ عنہ سے ہے)
کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے
بہت سے رازہائے سربستہ کے حامل ہیں، جنھیں ان کے سوا اور کوئی
نہیں جانتا (پھر ان کی موجودگی کے باوجود وہاں سے آنے کی کیا ضرورت
تھی؟) اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا، عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت
"واللیل اذا یغشیٰ"، کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انھیں

والأنثى قال والله لقد اقرانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم من فيه الى فيّ ۔

٩٣٠ ۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن مغيرة عن ابراهيم قال ذهب علقمة الى الشام فلما دخل المسجد قال اللهم يسر لي جليسا صالحا فجلس الى ابي الدرداء فقال ابو الدرداء ممن انت قال من اهل الكوفة قال اليس فيكم او منكم صاحب السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة قال قلت بلى قال اليس فيكم او منكم الذي اجاره الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم يعني من الشيطان يعني عمارا قلت بلى قال اليس فيكم او منكم صاحب السواك او السِّرار قال بلى قال كيف كان عبد الله يقرأ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى﴾ قلت ﴿وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى﴾ قال مازال بي هؤلاء حتى كادوا يستنزلوني عن شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

باب ٤٠٤ مناقب ابي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه

٩٣١ ۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا عبد الاعلى حدثنا خالد عن ابي قلابة قال حدثني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ۔

٩٣٢ ۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا شعبة

پڑھ کر سنائی کہ "واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلی وماخلق الذکر والانثیٰ"، اس پر آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے اسی طرح یاد کرایا تھا۔

۹۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک صالح ہمنشین عطا فرمائیے۔ چنانچہ آپ کو ابو درداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار نہیں ہیں کہ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ دی تھی؛ آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت "واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلی" کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ (ماخلق کے حذف کے ساتھ) "الذکر والانثیٰ" پڑھا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ شام والے ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جس طرح میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا (اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹا دیں۔

۴۰۴۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۳۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں۔ اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)

۹۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

عن ابی اسحاق عن صلة عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاھل نجران لَاَبعَثَنَّ یعنی علیکم اَمِینًا حَقَّ اَمِینٍ فاشرف اصحابہ فبعث ابا عبیدة رضی اللہ عنہ۔

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا۔ میں تمھارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہوگا تمام صحابہؓ کو اشتیاق تھا لیکن آں حضورؐ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

باب ۴۰۵ ذِکرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ

۴۰۵ - مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

باب ۴۰۶ مَنَاقِبُ الحَسَنِ وَالحُسَیْنِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا

۴۰۶ - حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

قال نافع بن جبیر عن ابی ھریرة عانق النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن

نافع بن جبیر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔

۹۳۳ - حَدَّثَنَا صدقة حدثنا ابن عیینة حدثنا ابو موسی عن الحسن سمع اَبَا بَکْرَةَ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسنُ الی جنبہ ینظر الی الناس مرة والیہ مرة ویقول ابنی ھٰذا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللہَ اَنْ یُصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ المُسْلِمِیْنَ۔

۹۳۳ - ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، انھوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ آں حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۹۳۴ - حَدَّثَنَا مسدد حدثنا المُعْتَمِرُ قال سمعت ابی قال حدثنا ابوعثمان عن اسامة بن زید رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یاخذہ والحسن ویقول اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا اَوْ کما قال۔

۹۳۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت رکھیئے۔ او کما قال۔

۹۳۵ - حَدَّثَنِیْ محمد بن الحسین ابن ابراھیم قال حدثنی حسین بن محمد حدثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اُتِیَ عُبَیْدُ اللہِ بْنُ زِیَادٍ برأس الحسین علیہ السلام فجعل فی طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وقال فِیْ حُسْنِہٖ شَیْئًا فقال انس کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان

۹۳۵ - مجھ سے محمد بن حسین ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حسین علیہ السلام کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا گیا تو بدبخت اس پر لکڑی سے مارنے لگا اور آپ کے حسن و خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا (کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا) اس پر انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے

مخضوبا بالوسمۃ۔

۹۳۶۔ حدثنا حجاج بن المنهال حدثنا شعبة قال اخبرني عدي قال سمعت البراء رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه۔

۹۳۷۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله قال اخبرني عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحارث قال رأيت ابا بكر رضي الله عنه وحمل الحسن وهو يقول بأبي شبيه بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شبيه بعلي وعلي يضحك۔

۹۳۸۔ حدثني يحيى بن معين وصدقة قالا اخبرنا محمد ابن جعفر عن شعبة عن واقد بن محمد عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال ابو بكر ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في اهل بيته۔

۹۳۹۔ حدثني ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن انس وقال عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري اخبرني انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي۔

۹۴۰۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن ابي يعقوب سمعت ابن ابي نعم سمعت عبد الله بن عمرو سأله عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله

آپ نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا۔

۹۳۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حسن رضی اللہ عنہ آپ کے شانۂ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔

۹۳۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی انھیں ابن ابی ملیکہ نے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں، میرے باپ ان پر فدا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں، علی سے نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے۔

۹۳۸۔ مجھ سے یحیٰی بن معین اور صدقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں واقد بن محمد نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی خوشنودی) آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

۹۳۹۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے اور عبد الرزاق نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں تھا۔

۹۴۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انھوں نے ابن ابی نعم سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے (تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟) اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں،

عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا.

جبکہ یہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں آں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے لیے دو پھول ہیں۔

باب ۴۰۷ مناقب بلال بن رباح مولى ابي بكر رضي الله عنهما.

وقال النبي صلى الله عليه وسلم سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة.

۴۰۷ - ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جنت میں اپنے آگے میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تھی۔

۹۴۱ - حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة عن محمد ابن المنكدر اخبرنا جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان عمر يقول ابو بكر سيدنا واعتق سيدنا يعني بلالا.

۹۴۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور انہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انہوں نے آزاد کیا ہے، آپ کی مراد بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

۹۴۲ - حدثنا ابن نمير عن محمد بن عبيد حدثنا اسماعيل عن قيس ان بلالا قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني لنفسك فامسكني وان كنت انما اشتريتني لله فدعني وعمل الله.

۹۴۲ - ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے قیس نے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو پھر اپنے پاس ہی رکھیئے، اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجئے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے۔

باب ۴۰۸ ذكر ابن عباس رضي الله عنهما

۴۰۸ - ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

۹۴۳ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره وقال اللهم علمه الحكمة.

۹۴۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما دیجئے۔

باب ۴۰۹ مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

۴۰۹ - خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۴۴ - حدثنا احمد بن واقد حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذ جعفر فاصيب

۹۴۴ - ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہ رض کو سنا دی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ لیے ہوئے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔

ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۔

اب جعفر رضی اللہ عنہ نے علَم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علَم اٹھالیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے حضور اکرمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیادت میں مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔

باب ۴۱۰ مناقب سالم مولی ابی حذیفۃ رضی اللہ عنہ ۔

۴۱۰ ۔ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

۹۴۵ ۔ حَدَّثَنَا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابراہیم عن مسروق قَالَ ذُكِرَ عبد اللہ عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اِسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود فَبَدَأَ بہ وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل قَالَ لا ادری بدأ بابی او بمعاذ ۔

۹۴۵ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے چار اشخاص سے قرآن سیکھو۔ عبد اللہ بن مسعود، آں حضورؐ نے ابتداء عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی، اور ابوحذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم انھوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ آں حضورؐ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا یا معاذ رضی اللہ عنہ کا۔

باب ۴۱۱ مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۱۱ ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

۹۴۶ ۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن سلیمان قال سمعت ابا وائل قال سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عبد اللہ بن عمرو اِنَّ رَسُولَ اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۔

۹۴۶ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا۔ انھوں نے ابو وائل سے سنا، کہا کہ میں نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ کی ذات سے یہ ممکن تھا۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کے عادات و اخلاق سب سے عمدہ ہوں۔ اور آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود ابوحذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم)

۹۴۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا

۹۴۷ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے مغیرہ نے، ان سے علقمہ نے کہ میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے کسی (صالح) ہمنشین

مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ ۔

کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرمائیے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آرہے تھے۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے سوچا، شاید میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا، تمھارا وطن و مولد کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کیا تمھارے یہاں صاحب النعلین، صاحب وساد و مطہرہ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمھارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنھیں شیطان سے (اللہ کی پناہ مل چکی ہے؟ کیا تمھارے یہاں سربستہ رازوں کے جاننے والے نہیں ہیں کہ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (پھر دریافت فرمایا کہ) ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت واللیل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ "واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی" آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا۔ لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن ابی اسحاق عن عبدالرحمن بن زيد فقال سألنا حذيفة عن رجل قريب السمت والهدى من النبی صلى الله عليه وسلم حتى ناخذ عنه فقال ما اَعرفُ احدا اقربَ سمتًا وهديًا ودَلًّا بالنبی صلی الله عليه وسلم من ابن اُمّ عَبْدٍ ۔

۹۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبدالرحمن بن زید نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عادات و اخلاق اور طور وطریق میں سب سے زیادہ قریب کون صحابی تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاق طور طریق اور سیرت و عادت میں ابن ام عبد سے زیادہ آں حضور سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن العلاء حدثنا ابراهيم بن يوسف بن ابی اسحاق قال حدثنی الاسود بن يزيد قال سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلٰى

۹۴۹۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ مجھ سے اسود بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے ایک فرد ہیں، کیونکہ آنحضور کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی دکثرت آمدورفت ہم دیکھا کرتے تھے۔

باب ۴۱۲ ذِكرُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۲۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الحسن بن بشير حدثنا المُعَافِيُّ عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مُلَيْكَةَ قال اوتر معاوية بعد العشاء بركعة و عنده مولى لابن عباس فقال دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۵۰۔ ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معافی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی صرف ایک رکعت نماز پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک مولا (کریب) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (اور یقیناً ان کے پاس آں حضور کے قول وفعل میں سے کوئی چیز ہوگی)۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابن ابي مريم حدثنا نافع بن عمر حدثني ابن ابي مليكة قيل لابن عباس هل لك في امير المؤمنين مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ۔

۹۵۱۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے انھوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي ركعتين بعد العصر

۹۵۲۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے بیان کیا، انھوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے تو ان سے منع فرمایا تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔)

باب ۴۱۳ مناقب فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام

۴۱۳۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

وقال النبي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وسلم فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رض جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا ابو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور ابن مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۵۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی۔

نے فرمایا، فاطمہ رض میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

باب ۴۱۴ فضل عائشة رضی الله عنها

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۵۴۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال ابو سلمة ان عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما یا عائش هذا جبریل یقرئك السلام فقلت وعلیه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا ارى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۹۵۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا یا عائش! یہ جبریل تشریف رکھتے ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ وہ کچھ ملاحظہ فرماتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

۹۵۵۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة قال وحدثنا عمرو اخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی موسى الاشعری رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كمل من الرجال كثیر ولم یكمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثرید على سائر الطعام۔

۹۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا (مصنف نے) اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں عمرو بن مرہ نے انھیں مرہ نے اور انھیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل اٹھے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے، جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۶۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنی محمد بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك رضی الله عنه یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فضل عائشة علی النساء كفضل الثرید علی الطعام۔

۹۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، عائشہ رض کی فضیلت عورتوں میں ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۷۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجید حدثنا ابن عون عن القاسم بن محمد ان عائشة اشتكت فجاء ابن عباس فقال یا ام المؤمنین تقدمین علی فرط صدق علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی ابی بكر۔

۹۵۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ (عیادت کے لیے) آئے اور عرض کی ام المؤمنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

۹۵۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا

۹۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

شعبۃ عن الحکم سمعت ابا وائل قال لما بعث علیّ عمّارًا والحسن الی الکوفۃ لیستنفرھم خطب عمار فقال انی لأعلم انھا زوجتہ فی الدنیا و الاٰخرۃ و لکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ او ایاھا۔

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور انھوں نے ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمھیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی کا اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی)

۹۵۹۔ حدثنا عبید ابن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا انھا استعارت من اسماء قلادۃ فھلکت فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من اصحابہ فی طلبھا فادرکتھم الصلوٰۃ فصلوا بغیر وضوء فلما اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم شکوا ذالک الیہ فنزلت اٰیۃ التیمم فقال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر قط الا جعل اللہ لک منہ مخرجا و جعل للمسلمین فیہ برکۃ۔

۹۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریۃً لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا آں حضورؐ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کی، اس کے بعد تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تمھیں اللہ خیر کا بدلہ دے، خدا گواہ ہے کہ تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل تمھارے لیے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس میں برکت پیدا فرمائی۔

۹۶۰۔ حدثنی عبید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان فی مرضہ جعل یدور فی نسائہ و یقول این انا غدا حرصا علی بیت عائشۃ قالت عائشۃ فلما کان یومی سکن۔

۹۶۰۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں بھی ازواج مطہرات کی باری کی پابندی فرماتے رہے البتہ یہ دریافت فرماتے رہے کہ کل کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟ کیونکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کی باری کے خواہشمند تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ کو سکون ہوا۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چودھواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پندرھواں پارہ ۱۵

باب ۴۱۴ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا هشام عن ابيه قال كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وانا نريد الْخَيْرَ كما تريده عائشة فمري رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يامر الناس ان يهدوا اليه حيث ما كان وحيث ما دار قالت فذكرت ذلك ام سلمة للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالت فاعرض عني فلما عاد الي ذكرت له ذاك فاعرض عني فلما كان في الثالثة ذكرت له فقال يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ صحابہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) اپنا ہدیہ پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میری سوکنیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جمع ہوئیں اور کہا، اے ام سلمہ! بخدا، لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لیے عائشہ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہئے کہ لوگوں سے فرماویں کہ ہدیہ بھیجنے میں کسی خاص باری کے منتظر نہ رہا کریں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا ان کا بیان تھا کہ اس پر آنحضورؐ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر جب آپؐ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا، آپؐ نے اس مرتبہ بھی اعراض فرمایا، تیسری مرتبہ جب میں نے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! عائشہ کے معاملہ میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ گواہ ہے کہ تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوا عائشہ کے بستر کے (رضی اللہ عنہن)

باب ۴۱۵ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا۔

۴۱۵۔ انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقبؓ اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دار الاسلام اور ایمان میں ان کے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں، محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں اس سے

۹۶۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا۔

جو کچھ انھیں ملتا ہے۔

۹۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انصار اپنا نام آپ حضرات نے خود اختیار کیا تھا (قرآن مجید میں اس کے ذکر سے پہلے) یا آپ حضرات کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہمیں یہ خطاب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ (غیلان کی روایت ہے کہ) ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شرکت کے واقعات بیان کرتے تھے اور میری طرف یا (انھوں نے اسطرح بیان کیا کہ) قبیلہ ازد کے ایک شخص کیطرف[۱] متوجہ ہو کر فرماتے تمھاری قوم (انصار) نے فلاں فلاں مواقع پر فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

۹۶۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

۹۶۳۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی جنگ کو (جو اسلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی مقدر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آں حضور تشریف لائے تو مدینہ میں انصار کی جماعت افتراق و تشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کیے جا چکے تھے یا زخمی کیے جا چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضورؐ سے پہلے اس لیے مقدر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے

۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

۹۶۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو التیاح نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضورؐ نے قریش کو (غزوۂ حنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ) دیا تو (اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے) بعض انصار نے کہا، خدا کی قسم، یہ تو عجیب بات ہوئی، ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مالِ غنیمت انھیں کو دیا جا رہا ہے، اس کی اطلاع جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپؐ نے انصار کو بلایا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، جو مجھے اطلاع ملی ہے

[۱] راوی کو شک ہے کہ ان دو جملوں میں سے غیلان رحمۃ اللہ علیہ نے کونسا جملہ کہا تھا؟ بہر حال دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے آپ قبیلہ ازد ہی کے ایک فرد تھے۔

قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ۔

گیا وہ صحیح ہے؟ ظاہر ہے کہ انصار جھوٹ نہیں بول سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کردیا کہ آنحضورؐ کو اطلاع صحیح ملی ہے (لیکن یہ نصار کی نوخیز یود کو غلطی ہے اور صرف وقتی جوش کی وجہ سے) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہونگے تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انھیں کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

باب ۴۱۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۶ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا۔

اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

۹۶۵ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا (یوں بیان کیا) ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انھیں کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کہلوانا پسند کرتا، ابو ہریرہؓ نے فرمایا، آنحضور پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے یہ کوئی غلط بات نہیں فرمائی تھی، انصار نے آپ کو اپنے یہاں ٹھہرایا تھا اور آپ کی مدد کی تھی، یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے علاوہ) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

باب ۴۱۷ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ۔

۴۱۷ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرتے ہیں۔

۹۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّيْ أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَاقْسِمْ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ

۹۶۶ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کرایا (سعد رضی اللہ عنہ نے) عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں انصار کے سب سے دولتمند افراد میں سے ہوں، اس لیے آپ میرا آدھا مال لے لیجئے۔ اور میری دو بیویاں ہیں آپ انھیں دیکھ لیجئے اور جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتلایئے۔

أُطَلِّقُهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ۔

میں اسے طلاق دے دوں گا، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں! اس پہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ بنی قینقاع کا بازار انھیں بتا دیا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوئے (کچھ کاروبار کر کے) تو ان کے ساتھ کچھ پنیر اور گھی تھا پھر آپ اسی طرح روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے (اور کاروبار کرتے) آخر ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو جسم پہ (خوشبو کی) زردی کا اثر تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے شادی کر لی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا مہر کتنا ادا کیا؟ عرض کی کہ سونے کی ایک گٹھلی یا (یہ کہا کہ) ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔ ابراہیم کو شبہ تھا۔

۹۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۹۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (مدینہ ہجرت کر کے) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت دولتمند تھے، آپ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا، انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اس لیے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دینا چاہتا ہوں اور میرے یہاں دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہو گی، میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گذر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، پھر وہ (بازار سے) اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھی اور پنیر (نفع کا) بچا نہیں لیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جسم پہ زردی کا نشان تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کر لی ہے آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، مہر کیا دیا؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۹۶۸ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ

۹۶۸۔ ہم سے ابوہمام صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِي التَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے کہا، (یا رسول اللہ) کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے۔ آن حضورؐ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انصار نے (مہاجرین سے) کہا، پھر آپ حضرات یہ صورت اختیار کر لیں کہ کام ہماری طرف سے آپ کو دیا کریں اور کھجور کے پھلوں میں ہمارے شریک ہو جائیں مہاجرین نے کہا، ہم نے آپ حضرات کی بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

باب ۴۱۸ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۴۱۸۔ انصار کی محبت

۹۶۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

۹۶۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتا ہے، پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔

۹۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

باب ۴۱۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

۴۱۹۔ انصار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

۹۷۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا، اللہ! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ

۹۷۲۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ

ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ۔

مجھے ہشام بن زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو فرمائی، پھر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

بَابٌ ۴۲۰ أَتْبَاعُ الْأَنْصَارِ

۴۲۰۔ انصار کے حلیف

۹۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ۔

۹۷۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انھوں نے، انھوں نے ابوحمزہ سے سنا اور انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انصار نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہر نبی کے حلیف ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے دے (کہ انھیں بھی انصار کہا جائے اور ان کے ساتھ بھی وہ مراعات کی جائیں جو ہمارے ساتھ ہوں) تو آنحضور نے اس کی دعا فرمائی۔ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث بیان کی تھی۔

۹۷۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ۔ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

۹۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انصار کے ایک فرد ابوحمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی، ہر قوم کے حلیف ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے دے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان کے حلیفوں کو بھی انھیں میں سے قرار دیجئے، عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا تذکرہ ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہا تھا۔

بَابٌ ۴۲۱ فَضْلُ دُورِ الْأَنْصَارِ۔

۴۲۱۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت

۹۷۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۹۷۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ۔ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

۹۷۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُوْ سَاعِدَةَ۔

۹۷۷ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَیْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِی الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اَخِیْرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُیِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَیْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِیَارِ۔

ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنو نجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو الحارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا، اور خیر انصار کے تمام ہی گھرانوں میں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے قبیلوں کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان سے کہا بھی گیا کہ آپ کے قبیلہ پر بہت سے قبیلوں کو آنحضورؐ نے فضیلت دی ہے اور عبدالصمد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے اسید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی۔ (اور اس روایت میں یوں ہے کہ) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

۹۷۶۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے کہ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ انصار میں سب سے بہتر یا انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر، بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے گھرانے ہیں۔

۹۷۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے پھر عبد الاشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابو اسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانوں کی نشاندہی کی اور ہمیں سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمھارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔

باب ۴۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۹۷۹ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

۹۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلٰى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ فَإِنَّهُ سَيُصِيْبُكُمْ بَعْدِيْ أُثْرَةٌ۔

باب ۴۲۳ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار سے کہ "صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)"

اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۷۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنا دیجئے، آنحضورؐ نے فرمایا، میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

۹۷۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی۔

۹۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ آپ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے یہاں جانے کے لیے سفر کر رہے تھے، انس رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی اراضی انھیں عطا فرما دیں، انصار نے عرض کی ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک آں حضورؐ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اسی جیسی زمین نہ عطا فرمائیں (ہم سے قبول نہیں کر سکتے) آں حضورؐ نے فرمایا جب آج انکار کیا ہے تو پھر (میرے بعد بھی) صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جایا کرے گی۔

۴۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے اللہ! انصار

فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۹۸۱ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ۔

۹۸۲ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا

فَاَجَابَهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ۔

۹۸۳ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

باب ۴۲۴ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۹۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَاءُ

اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمایئے۔"

۹۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوایاس نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمایئے اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح! اور انھوں نے بیان کیا "پس انصار کی مغفرت کیجیے۔"

۹۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ انصار غزوۂ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) یہ شعر پڑھتے تھے "ہمیں وہ ہیں جنھوں نے محمد سے عہد کیا ہے جہاد کا، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔" آنحضورؐ نے جب سنا تو اس کا جواب یوں دیا "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں ہے۔ پس انصار و مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرمایئے۔"

۹۸۳۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اس وقت آنحضورؐ نے یہ دعا فرمائی "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمایئے۔"

۴۲۴۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

۹۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضورؐ نے انھیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کی ضیافت کریں) ازواج

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهٖ اَنَّهُمَا يَاْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ؛

نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضورؐ نے فرمایا ان کی کون ضیافت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلالو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انھیں سُلادو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سُلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انھوں نے اسے بجھا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات نے (اپنے بچوں سمیت) فاقہ سے گزاردی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا یا یہ فرمایا کہ، پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور (انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ (دوسرے صحابہؓ کو) اگرچہ خود فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں"

باب ۴۲۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔

۴۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "انصار کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو"

۹۸۵ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ اَخُوْ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبِيْ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ

۹۸۵۔ مجھ سے ابو علی محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدان کے بھائی شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گذرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رو رہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رو رہے ہیں؟ اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے (یہ آنحضورؐ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ

قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضورؐ باہر تشریف لائے سر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان ہیں، انھوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انھیں ملنا چاہیے تھا (جنت) وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لیے تم لوگ بھی ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرتے رہنا۔

۹۸۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ اَمْرًا يَضُرُّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

۹۸۶۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں شانوں سے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور (سر مبارک پر) ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، امابعد اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں با اختیار ہو جس کے ذریعہ کسی کو نقصان و نفع پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرنی چاہیئے اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرنا چاہیئے۔

۹۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

۹۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان ہیں، ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لیے ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کیا کرو اور خطا کاروں سے درگذر کیا کرو۔

بَابُ ۴۲۶ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۸۸ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۸۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ

يَقُوْلُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٩٨٩ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا فَضْلُ ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِيْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نزاکت پر حیرت کرنے لگے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا، تمھیں اس کی نرمی پر حیرت ہے، سعد بن معاذؓ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس حدیث کی روایت قتادہ اور زہری نے بھی کی ہے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۹۸۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ کے داماد فضل بن مساور نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوسفیان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا۔ اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء رضی اللہ عنہ تو اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں کہ چارپائی (جس پر معاذ رضی اللہ عنہ کی نعش رکھی ہوئی تھی) ہل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے درمیان دشمنی تھی[1] (زمانۂ جاہلیت میں) میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش رحمان ہل گیا۔

[1] اس عداوت اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو انصار کے دو قبیلوں، اوس و خزرج کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں تھی، لیکن ظاہر ہے کہ اسلام کے بعد اس کے اثرات ایک فیصدی بھی باقی نہیں رہ گئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور براء رضی اللہ عنہ کا تعلق خزرج سے تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اس پرانی دشمنی کی وجہ سے انھوں نے حدیث پوری طرح نہیں بیان کی۔ یہ کلمات صحابہؓ کے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق ہیں وہ آپس میں معاصر تھے، مرتبہ میں بھی کوئی زیادہ فرق نہیں تھا اور سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اس لیے بشری تقاضوں کے ماتحت وہ ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہنے کے مجاز ہو سکتے ہیں، لیکن ہم اس طرح کی کوئی بات زبان پر نہیں لا سکتے اور نہ ہمارے لیے یہ جائز ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں اس طرح کا تغیر و تبدل صحابہؓ کی شان سے قطعاً مستبعد ہے۔ وہ اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہیں کہ ان کی ذات کے ساتھ اس طرح کا کوئی شبہ بھی ذہن میں لایا جائے۔ بہرحال حدیث دونوں طرح آئی ہے اور دونوں صورتوں کی محدثین نے یہ تشریح کی ہے کہ اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک امر عظیم اور ایک حادثہ عظیم بتایا گیا ہے۔ آپ کے مرتبہ کو گھٹانا کسی کے بھی پیش نظر نہیں تھا۔

۹۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

۹۹۰۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک قوم (یہودبنی قریظہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام محاصرہ میں) نماز پڑھنے کے لیے منتخب کیا تھا تو آں حضور نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر شخص کے لیے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ نے فرمایا، اے سعد! انھوں نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) فرشتے کے حکم کے مطابق۔

بَابٌ ۴۲۷ مَنْقَبَةُ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۴۲۷۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی منقبت۔

۹۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ۔ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۹۱۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر دو صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک نور ان کے آگے آگے تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ نور بھی الگ الگ ہو گیا اور معمر نے ثابت کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) اور حماد نے بیان کیا انھیں ثابت نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کے ساتھ۔

بَابٌ ۴۲۸ مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۲۸۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۹۹۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن چار افراد ابن مسعود، ابوحذیفہ کے مولا سالم، ابی اور معاذ بن جبل رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے سیکھو۔

باب ۴۲۹ مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۴۲۹ - سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے مرد صالح تھے

۹۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

۹۹۳ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو عبدالحارث کا، پھر بنو ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور آپ اسلام میں بڑا رسوخ رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے، آں حضورؐ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے آپ سے کہا گیا کہ آں حضورؐ نے آپ پر بہت سے قبائل کو فضیلت دی ہے۔

باب ۴۳۰ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۰ - ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۹۹۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوگئی ہے۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن چار اشخاص سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، آں حضورؐ نے ابتداء انھیں کے نام سے کی، اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

۹۹۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ

۹۹۵ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا، انھوں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپکو سورۃ لم یکن الذین

عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى ۔

باب ۴۳۱ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۹۶ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ ۔

باب ۴۳۲ مَنَاقِبِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۹۹۷ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْشُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا ۔

کفروا "، سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعیین بھی فرمائی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

۴۳۱ ۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۶ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

۴۳۲ ۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۷ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر جب صحابہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضورؐ کی حفاظت کر رہے تھے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں آپ نے توڑ دی تھیں۔ اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے گذرتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کے تیر ابو طلحہ کو دے دو۔ آنحضورؐ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے اُچک کر دیکھنے لگتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، اُچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں، کہیں کوئی تیر آں حضورؐ کو نہ لگ جائے، میرا سینہ آنحضورؐ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔ اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازار اٹھائے ہوئے غازیوں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول تھیں۔ (پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے)۔ (کپڑا انھوں نے اتنا اٹھا رکھا تھا کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سُرعت کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لیے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انھیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

باب ۴۳۳ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

۹۹۹ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ

۴۳۳ - عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، وہ عمر بن عبیداللہ کے مولا ابو النضر کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے واسطہ سے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت " وشہد شاہد من بنی اسرائیل" الآیۃ۔ انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (راوی حدیث عبداللہ بن یوسف نے) بیان کیا کہ آیت کے نزول کے متعلق مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

۹۹۹ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر سمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے قیس بن عبادہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع وخضوع کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انھوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے، میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا اور عرض کی، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ اہل جنت میں سے ہیں اس پر انھوں نے فرمایا، خدا کی قسم کسی کے لیے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو، اور میں تمھیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضورؐ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت (العروۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضورؐ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام ہے اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخت) عروۃ الوثقی ہے۔

عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ۔

اس لیے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔ یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ منصف (خادم) کے بجائے وصیف کا لفظ ذکر کیا۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَجِيْءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِيْ بَيْتٍ۔ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ۔

۱۰۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ نے فرمایا آؤ تمھیں میں ستو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک (باعظمت) مکان میں داخل ہو گے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے) پھر آپ نے فرمایا، تمھارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں، اگر تمھارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمھیں ایک تنکے، جو کے ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ وہ بھی سود ہے۔ نضر، ابو داؤد اور وہب نے شعبہ کے واسطے سے (اپنی روایتوں میں) البیت (گھر) کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ۴۳۴ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

۴۳۴۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح، اور آپ کی فضیلت۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔ حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ۔

۱۰۰۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبادہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا اور مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے زمانہ میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل خاتون تھیں۔ اور (اس امت میں) خدیجہ سب سے افضل ہیں۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ

۱۰۰۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے لکھ کر بھیجا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں، میں محسوس کرتی تھی، آپ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آنحضورؐ کی زبان سے میں ان کا ذکر برابر سنتی رہتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو حکم دیا تھا کہ انھیں (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضورؐ کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

۱۰۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں جتنے غیرت میں محسوس کرتی تھی، اتنی کسی عورت کے معاملے میں نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ سے میرا نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آنحضورؐ جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیں۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔

۱۰۰۴۔ مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضورؐ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضورؐ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضورؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

۱۰۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی! جہاں نہ کوئی شور و غل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

۱۰۰۶ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

۱۰۰۶ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السّلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، یارسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لیے آرہی ہیں جس میں سالن (یا فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انھیں سلام پہنچا دیجیے اور میری طرف سے بھی! اور انھیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیجیے۔ جہاں نہ شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن۔ اور اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضورؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادا یاد آگئی، آپ چونک اُٹھے اور فرمایا، خداوندا یہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی (دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے[1]۔

باب ۴۳۵ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۴۳۵۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۷ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ۔ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ

۱۰۰۷ـ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہ میں نے قیس سے سُنا، آپ نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب میں اسلام میں داخل ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (گھر کے اندر آنے سے) نہیں روکا۔ (جب بھی میں نے اجازت چاہی) اور جب بھی آنحضورؐ مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ اور قیس کے واسطہ سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ

[1] مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصّے ہوئے کہ چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوگئیں اور اللہ کے حضور میں توبہ کی اور پھر کبھی اس طرح کی گفتگو آں حضور کے سامنے نہیں کی۔

يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

عنہ نے فرمایا، زمانۂ جاہلیت میں "ذوالخلصہ" نامی ایک بت کدہ تھا۔ اسے "الکعبۃ الیمانیۃ یا الکعبۃ الشامیۃ" بھی کہتے تھے۔ آں حضورؐ نے مجھ سے فرمایا ذی الخلصہ (کے وجود سے میں جس اذیّت میں مبتلا رہوں) کیا تم مجھے اس سے نجات دلا سکتے ہو؟ انھوں نے بیان کیا، کہ پھر میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چلا، انھوں نے بیان کیا، اور ہم نے بت کدے کو مسمار کر دیا اور اس میں جسے بھی پایا قتل کر دیا۔ پھر ہم آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

بابٌ ۴۳۶ ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۴۳۶۔ حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۸ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمہ بن رجاء نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین واضح طور پر شکست کھا چکے تھے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو (قتل کر دو یا ان کی مدد کرو) چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر پل پڑے اور انھیں قتل کرنا شروع کر دیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد (یمان رضی اللہ عنہ) بھی وہیں موجود تھے! انھوں نے باواز بلند کہا اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں۔ میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا، بخدا، اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہٹے جب تک انھیں قتل نہ کر لیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا، اللہ تمھاری مغفرت کرے۔ (ہشام نے بیان کیا کہ) میرے والد نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ برابر یہ کلمہ دعائیہ (کہ اللہ ان کے والد کے قاتلوں کی مغفرت کرے کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا) کہتے رہے تا آنکہ اللہ سے جا ملے۔

بابٌ ۴۳۷ ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۴۳۷۔ ہندؓ[1] بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر۔

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

اور عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان

[1] یعنی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔

زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللهِ. قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا. قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا وَقَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ. فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي. وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ

۱ کے واسطہ سے بیان کی تھی کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے، دین (خالص) کی تلاش و جستجو میں! وہاں ان کی ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا، ممکن ہے میں تمھارا دین اختیار کر لوں، اس لیے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کے عذاب کے ایک حصّہ کے لیے (جو ایک مختصر مدت تک مرنے کے بعد ہوگا) تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں اللہ کے عذاب ہی سے بچنے کے لیے کر رہا ہوں! اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی میرے اندر ذرا بھی طاقت نہیں اور مجھ میں یہ طاقت ہو بھی کیسے سکتی ہے! کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟ عالم نے کہا کہ میری نظر میں تو صرف ایک "دین حنیف" ہے۔ زید نے پوچھا، دین حنیف کیا ہے؟ عالم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السّلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زیدؓ یہاں سے چلے آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ ان سے بھی اپنا مقصد بیان کیا، اس نے بھی یہی کہا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اوپر اللہ کی لعنت کے ایک حصّہ کے لیے تیار نہ ہو جاؤ۔ زید نے کہا میں اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لیے تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں اللہ کی لعنت کے تحمّل کی مجھ میں قطعاً طاقت نہیں، اور میں اس کا تحمل کر بھی کس طرح سکتا ہوں! کیا تم میرے لیے اس کے سوا کسی اور دین کی نشاندہی کر سکتے ہو، اس نے کہا میری نظر میں تو صرف ایک دین حنیف ہے انھوں نے پوچھا، دینِ حنیف سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کہا کہ دینِ ابراہیم جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب ابراہیم علیہ السّلام کے متعلق ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین سے باہر نکل کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم پر ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تھا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کھڑے ہو کر یہ کہتے سنا، اے معشر قریش! خدا کی قسم میرے سوا اور کوئی تمھارا

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

باب ۴۳۸ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۰ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ اِنِّيْ لَسْتُ اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ اِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَاِعْظَامًا لَهٗ۔ قَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا تُحُدِّثَ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام لانے کے بعد حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابھی اس میں اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے پھر انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ابوسفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) بال بچوں کو کھلا پلا دیا کروں؟ آنحضورؐ نے فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دستور کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۴۳۸۔ زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

۱۰۱۰۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے (وادی) بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی، یہ واقعہ نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کیا اور جن لوگوں نے دسترخوان بچھایا تھا ان سے کہا کہ اپنے بتوں کے نام پر جو تم ذبیحہ کرتے ہو، میں اسے نہیں کھاتا، میں تو وہی ذبیحہ کھا سکتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا گیا ہو، زید بن عمرو قریش پر ان کے ذبیحے کے بارے میں نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے، اس نے اس کے لیے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، اسی نے اس کے لیے زمین پر گھاس اگائی ہے اور پھر تم لوگ اللہ کے نام کے سوا دوسرے دیوتوں کے ناموں پر اسے ذبح کرتے ہو۔ زید نے یہ کلمات ان کے ان افعال پر اعتراض اور ان کے اس عمل کو بہت بڑی جرأت قرار دیتے ہوئے کہے تھے۔ موسیٰ نے بیان کیا! ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور مجھے یقین ہے کہ انھوں نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ

مَا تَقْتُلُهَا اَنَا اَكْفِيكَهَا مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا۔

باب ۴۳۹ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

۱۰۱۱ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهُ۔

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

باب ۴۴۰ اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ

یہاں دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی کو زندہ درگور کرنا چاہتے۔ تو اسے بچانے کی زید کوشش کیا کرتے تھے اور ایسے شخص سے جو اپنی بیٹی کو مار ڈالنا چاہتا، کہتے، اسکی جان نہ لو، اس کے تمام اخراجات میرے ذمہ رہیں گے چنانچہ لڑکی کو اپنی پرورش میں لے لیتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اب اگر تم چاہو تو میں لڑکی کو تمھارے حوالے کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو اب بھی میرے ذمہ اس کے تمام اخراجات رہنے دو۔

۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر

۱۰۱۱۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ عنہ اس کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آں حضورؐ سے کہا، اپنا تہبند گردن پر رکھ لو، اس طرح پتھر کی خراش لگنے سے بچ جاؤ گے۔ (آنحضورؐ نے جونہی ایسا کیا، آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی نظر آسمان پر گڑ گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ۔ میرا تہبند لاؤ۔ پھر آپ کا تہبند باندھا گیا۔

۱۰۱۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بیت اللہ کے چاروں طرف دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ ہی کے چاروں طرف نماز پڑھتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے وہاں دیوار بنوائی۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ یہ دیوار بھی چھوٹی تھی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے اضافہ کروایا۔

۴۴۰۔ دور جاہلیت

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشورا کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (ابتداء اسلام میں) اسے باقی رکھا تھا۔ آں حضورؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا

كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ -

تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ جس کا جی چاہے عاشورا کا روزہ بھی رکھے اور اگر کوئی نہ رکھے تو اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں۔

۱۰۱۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ -

۱۰۱۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور (حاجیوں کے) نشاناتِ قدم مٹ چکیں، پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) تشریف لائے تو آنحضورؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے تبدیل کر دیں (اور پہلے عمرہ کریں) صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (اس عمرہ اور حج کے دوران میں) کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمام چیزیں (جو احرام نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں)۔

۱۰۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ

۱۰۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو بیان کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطہ سے بیان کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ (مکہ کی) دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر ڈھک گیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ (عمرو بن دینار) بیان کرتے تھے کہ اس کا واقعہ بڑا بھیانک ہے۔

۱۰۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ

۱۰۱۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے ابو بشر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک خاتون سے ملے۔ ان کا نام زینب تھا (رضی اللہ عنہا)، آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں، دریافت فرمایا کیا بات ہے، یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کیساتھ حج کر رہی ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، بات کرو، اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بات کی اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں، انھوں نے پوچھا، کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے

أَيُّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ۔

آپ کا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انھوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو، میں ابوبکر ہوں، اس کے بعد انھوں نے پوچھا، جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، اس پر تمھارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمھارے ائمہ (سربراہ) اس پر قائم رہیں۔ خاتون نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟ آپ نے [illegible] تمھاری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو اگر انھیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے! انھوں نے کہا کہ تھے، آپ نے فرمایا، ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ، فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

۱۰۱۷۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں۔ اسلام لائیں اور مسجد میں ان کے رہنے کے لیے تھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں لیکن جب گفتگو سے فارغ ہو جاتیں تو کہتیں

"اور ہار والا دن بھی ہمارے رب کی عجائبات میں سے ہے،
کہ اسی نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی"،

انھوں نے جب کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی چمڑے کا ایک (سرخ اور مرصع) ہار پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی۔ اتفاق سے ایک چیل کی اس پر نظر پڑی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی، گھر والوں نے مجھے اس کے لیے متہم کیا (کیونکہ انھیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا) اور مجھے سزائیں دینے شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر اڑنے لگی پھر اس نے وہی ہار نیچے گرا دیا۔ گھر والوں نے اسے اٹھا لیا تو میں نے ان سے کہا، اسی کے لیے تو تم لوگ مجھے الزام دے رہے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

۱۰۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے آبا و اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضورؐ نے انھیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۰۱۹۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ اور جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازہ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر دو مرتبہ یہ کہتے تھے کہ ”جس طرح اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۰۲۰۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک دھوپ ثبیر پہاڑی پہ نہ جاتی، قریش (حج میں) مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسًا دِهَاقًا قَالَ مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔

۱۰۲۱۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) ”وَكَأْسًا دِهَاقًا“ کے متعلق فرمایا کہ (معنی ہیں) ”بھرا ہوا جام جس کا دور مسلسل چلے“ عکرمہ نے بیان کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا، وہ فرماتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت میں (یہ لفظ استعمال کرتے تھے) ”اسقنا کاساً دهاقاً“

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا

۱۰۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے“ ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز

اللہ باطل وکاد امیۃ بن ابی الصلت ان یسلم۔

بے حقیقت ہے" اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت مسلمان ہوجاتا۔

۱۰۲۳۔ حدثنا اسماعیل حدثنی اخی عن سلیمان عن یحیی بن سعید عن عبد الرحمن ابن القاسم عن القاسم بن محمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج وکان ابو بکر یاکل منہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابو بکر فقال لہ الغلام تدری ما ھذا فقال ابو بکر وما ھو قال کنت تکھنت لانسان فی الجاھلیۃ وما احسن الکھانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی بذلک فھذا الذی اکلت منہ فادخل ابو بکر یدہ فقاء کل شیء فی بطنہ۔

۱۰۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انھیں کچھ محصول دیا کرتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے (اس اطمینان کے بعد کہ جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے) ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے استعمال کرلیا۔ پھر اس نے کہا آپ کو معلوم ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی۔ حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دی ہے جو اب آپ تناول بھی فرما چکے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں۔

۱۰۲۴۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان اھل الجاھلیۃ یتبایعون لحوم الجزور الی حبل الحبلۃ قال وحبل الحبلۃ ان تنتج الناقۃ ما فی بطنھا ثم تحمل التی نتجت فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک۔

۱۰۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ "حبل الحبلہ" تک (قیمت کی ادائیگی کے وعدہ پر) اونٹ کا گوشت (وغیرہ) بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر وہ نوزائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی تھی۔

۱۰۲۵۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا مھدی قال غیلان بن جریر کنا ناتی انس بن مالک فیحدثنا عن الانصار وکان یقول لی فعل قومک کذا وکذا یوم کذا وکذا فعل قومک کذا وکذا یوم کذا وکذا۔

۱۰۲۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی کہ غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمھاری قوم نے فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا، فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا۔

باب ۴۴۱ باب القسامۃ فی الجاھلیۃ۔

۴۴۱۔ زمانۂ جاہلیت میں قسامہ۔

۱۰۲۶۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا قطن ابو الھیثم حدثنا ابو یزید المدنی عن عکرمۃ

۱۰۲۶۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے قطن ابوالہیثم نے، ان سے ابویزید مدنی نے، ان سے عکرمہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَقَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ

نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جاہلیت میں سب سے پہلا قسامہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا، ہاشمی مزدور، اپنے مستاجر کے ساتھ ایلہ گیا۔ وہاں کہیں اس مزدور کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گزرا، اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور بھائی سے کہا مجھے کوئی رسّی دے دو جس سے میں اپنی بوری کا منہ باندھ لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے۔ اس نے ایک رسی اسے دے دی اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) پھر جب انھوں (مزدور اور مستاجر) نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے، لیکن ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس نے پوچھا، یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا، کیا بات ہے؟ مزدور نے کہا کہ اس کی رسّی موجود نہیں ہے۔ مالک نے پوچھا کیا ہوئی اس کی رسی؟ بیان کیا کہ یہ کہہ کر چھڑی سے مالک نے اسے مارا اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک یمنی شخص گزر رہا تھا، ہاشمی مزدور نے پوچھا، کیا حج کے لیے اس سال تم مکّہ جاؤ گے؟ اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے۔ لیکن میں جاتا رہتا ہوں۔ اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو، کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لیے جاؤ، تو پکارنا، اے قریش! جب وہ تمھارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تمھارے پاس آجائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انھیں بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے لیے قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے بعد مزدور مر گیا پھر جب اس کا مستاجر مکہ آیا تو ابو طالب کے یہاں بھی آگیا جناب ابو طالب نے دریافت کیا، ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم اپنے ساتھ مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، (لیکن وہ مر گیا تو) میں نے اسے دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی۔ کچھ دنوں کے بعد وہی یمنی شخص جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا اور آواز دی اے قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش، اس نے آواز دی اے بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہیں

قتلت صاحبنا وإن شئت حلف خمسون من قومك إنك لم تقتله. فإن أبيت قتلناك به. فأتى قومه فقالوا نحلف. فأتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا مكان مائة من الإبل يصيب كل رجل بعيران هذان بعيران فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان فقبلهما وجاء ثمانية وأربعون فحلفوا، قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية وأربعين عين تطرف.

لوگوں نے بتایا تو اس نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لیے کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اب جناب ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پسند کر لو۔ اگر تم چاہو تو سو اونٹ دیت میں دے دو، کیونکہ تم نے ہمارے قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تمھاری قوم کے پچاس افراد اس کی قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گے تو ہم تمھیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم کھالیں گے۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی۔ اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب! اگر آپ مہربانی کرتے اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کرتے اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) اس سے وہاں قسم نہ لیتے۔ جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا، اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے اس طرح ہر شخص پر دو دو اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ دو اونٹ میری طرف سے آپ قبول کر لیجئے۔ اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے۔ جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس شخص آئے اور انھوں نے قسم کھالی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے۔

١٠٢٧ - حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان يوم بعاث يوما قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم وقد افترق ملؤهم وقتلت سراتهم

۱۰۲۷- مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے (مصلحت کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے برپا کر دی تھی، آں حضورؐ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔ اور زخمی

۱۵ کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا، قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔ تو ایسی صورت میں اس محلہ کی ایک بڑی تعداد سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کوئی علم ہی رکھتے ہیں۔ قسامہ کا جو طریقہ دورِ جاہلیت میں رائج تھا، اسلام نے اس میں کسی ترمیم کے بغیر اسے باقی رکھا۔ احناف کی یہی رائے ہے۔

وَجُرِّحُوْا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ اَبَا السَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاَسْمِعُوْنِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوا الْحَطِيْمُ فَاِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِيْ سَوْطَهٗ اَوْ نَعْلَهٗ اَوْ قَوْسَهٗ۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ۔

ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کو اس لیے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے اسلام میں بسہولت داخل ہو جائیں اور ابن وہب نے بیان کیا انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں بکیر بن اشج نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے ان سے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، صفا اور مروہ کی بطن وادی میں سعی سنت نہیں ہے، یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو یہاں سے بس جلدی ہی سے دوڑ کر گزرا کریں گے۔

۱۰۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں مطرف نے خبر دی، انھوں نے ابوالسفر سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا، اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں تم سے کیا بیان کرتا ہوں اور (جو کچھ تم نے سمجھا ہے) وہ مجھے سناؤ، ایسا نہ ہو کہ تم لوگ یہاں سے اٹھ کر (بغیر سمجھے) چلے جاؤ اور پھر کہنے لگو کہ ابن عباس نے یوں کہا۔ جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو اسے حطیم کے پیچھے سے طواف کرنا چاہیئے، اور اسے حطیم نہ کہا کرو، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھایا کرتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا[1]۔

۱۰۲۹۔ ہم سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا اس کے چاروں طرف بہت سے بندر جمع ہو گئے تھے۔ اس بندر نے زنا کی تھی اس لیے سبھوں نے مل کر اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اس پر پتھر مارے۔

۱۰۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے نسب کے معاملے میں طعنہ زنی اور میت پر نوحہ بھی ہے، تیسری عادت کے متعلق (عبیداللہ) بھول گئے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت نچھتروں سے بارش مانگنا تھی۔

[1] عرب کی عادت تھی کہ جب کسی اہم معاملہ میں ثبوت نہ ملتا اور قسم کھانی پڑتی تو یہیں آکر قسم کھایا کرتے تھے اور اس کے ثبوت کے طور پر کوئی چیز یہاں ڈال جایا کرتے تھے۔ اور اسے اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک ان کی قسم کا صحیح ہونا نہ ثابت ہو جاتا۔ اور اسی لیے اس حصے کو حطیم کہتے ہیں ابن عباس رض نے حطیم کی اسی مناسبت کے پیش نظر اسے حطیم کہنے سے منع کیا تھا لیکن امت نے اس سلسلے میں ابن عباس رض کی اتباع نہیں کی اور بغیر کسی نکیر کے اسے حطیم ہی کہتے چلے آئے ہیں۔

باب ۴۴۲ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

۴۴۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔
محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضورؐ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا، اور پھر آپ نے وفات فرمائی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۴۴۳ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ۔

۴۴۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ

۱۰۳۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے قیس سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین مکہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضورؐ سیدھے بیٹھ گئے، چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلی امتوں میں (مسلمانوں پر اس طرح مظالم ڈھائے گئے کہ) لوہے کی کنگھوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گذار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انھیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انھیں ان کے دین سے نہ

عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ۔

۱۰۳۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۰۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

۱۰۳۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

پھر سکا، اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی تمام وکمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک (تنہا) جائے گا اور (راستے میں) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ "سوا بھیڑیئے کے کہ اس سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں خوف ہوگا"۔

۱۰۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں اس نے کنکریاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۰۳۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھتے ہوئے) سجدہ کی حالت میں تھے۔ قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے اتنے میں عقبہ بن معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا، اس کی وجہ سے آنحضورؐ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی، آنحضورؐ نے بھی ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا امیہ کے بجائے آپ نے بددعا) ابی بن خلف (کے حق میں فرمائی) شبہ راوی حدیث شعبہ کو تھا۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنوئیں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا ابی کے، کہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ ہو گیا تھا۔ اس لیے کنوئیں میں نہیں پھینکا جا سکا۔

۱۰۳۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی یا (منصور نے اس طرح) بیان کیا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے

قال أمرني عبد الرحمن بن أبزى قال سل ابن عباس عن هاتين الآيتين ما أمرهما ولا تقتلوا النفس التي حرم الله ومن يقتل مؤمنا متعمدا فسألت ابن عباس فقال لما أنزلت التي في الفرقان قال مشركو أهل مكة فقد قتلنا النفس التي حرم الله ودعونا مع الله إلها آخر وقد أتينا الفواحش فأنزل الله إلا من تاب وآمن فهذه لأولئك وأما التي في النساء الرجل إذا عرف الإسلام وشرائعه ثم قتل فجزاؤه جهنم فذكرته لمجاهد فقال إلا من ندم

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان میں مطابقت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے (ایک آیت) "ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ" اور (دوسری آیت) "ومن یقتل مومنا متعمدا"[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا، ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا، ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے (پھر اسلام میں داخل ہو کر ہمیں کیا فائدہ پہنچ جائے گا؟) اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ "الا من تاب وآمن"، (وہ لوگ اس حکم میں مستثنا ہیں جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں) تو یہ آیت ان کے حق میں تھی۔ لیکن سورہ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کرلیں۔

١٠٣٦ - حدثنا عياش بن الوليد حدثنا الوليد بن مسلم حدثني الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير عن محمد بن إبراهيم التيمي قال حدثني عروة بن الزبير قال سألت ابن عمرو بن العاص أخبرني بأشد شيء صنعه المشركون بالنبي صلى الله عليه وسلم قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجر الكعبة إذ أقبل عقبة بن أبي معيط فوضع ثوبه في عنقه فخنقه خنقا شديدا فأقبل أبو بكر حتى أخذ بمنكبه ودفعه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتقتلون رجلا أن يقول ربي الله الآية. تابعه ابن إسحاق.

۱۰۳۶ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور . . . . اپنا کپڑا حضور اکرمؐ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپؐ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے اور انھوں نے بدبخت کا کندھا پکڑ کر آنحضورؐ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لیے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ الآیہ۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی (اور بیان کیا کہ) مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اور عبدہ نے

[1] پہلی آیت سے توبہ کے بعد معافی کا اور دوسری آیت سے مطلقاً وجوب جزاء کا ثبوت ہوتا ہے، تو ان دونوں میں توفیق کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَۃُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قِیْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

بیان کیا۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اور محمد بن عمر نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

باب ۴۴۵ اِسْلَامُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَۃَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَۃُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْ بَکْرٍ۔

۱۰۳۸۔ مجھ سے عبداللہ بن حماد آملی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے ان سے وبرہ نے اور ان سے ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے، جب آں حضورؐ کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وعنہم کے سوا اور کوئی (مسلمان نہیں) تھا۔

باب ۴۴۵ اِسْلَامُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔

۱۰۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں دوسرے حضرات جنھیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے بھی اسی دن اسلام لائے اور میں اسلام میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا۔

باب ۴۴۶ ذِکْرُ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔

۴۴۶۔ جنوں کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا"

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَیْلَۃَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْكَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّهٗ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَۃٌ۔

۱۰۴۰۔ مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات ... جنوں نے قرآن مجید سنا تھا، اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی۔ مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضورؐ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

باب ۴۴۷ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو اور قضاء حاجت کے لیے (پانی کا) ایک برتن لیے آنحضورؐ کے ساتھ تھے، آپ برتن لیے ہوئے آنحضورؐ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ ابوہریرہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجے کے لیے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور ہاں، ہڈی اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا، میں انھیں اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضورؐ کے قریب اسے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ آنحضورؐ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ہڈی اور لید کے لانے سے آنحضورؐ نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ اس لیے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے! تو انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا، میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لیے ان کے کھانے کی چیز بن جائے۔

۴۴۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۲۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا، وادی مکہ کے لیے سواری تیار کر لو اور اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، میرے لیے معلومات حاصل کر کے لاؤ، اس کی باتوں کو خود غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا، ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضورؐ کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق و عادات کی تلقین کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لیے میں نے تمھیں بھیجا تھا، مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے خود

وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ فَاِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتُ فَاتَّبِعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ

رخت سفر باندھا، پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، ابوذر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضورؐ کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے، علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے (علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے) ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رختِ سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آگئے یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے کہ علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گذرے اور سمجھ گئے کہ ابھی یہ شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا آپ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، تیسرا دن جب ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کر لیں کہ میری راہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انھیں صورتِ حال کی اطلاع دی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم۔ اچھا صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے (راستے میں) کوئی ایسی بات محسوس کی جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب) گویا مجھے پیشاب کرنا ہے (اس وقت آپ میرا انتظار نہ کریں) اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آجائیں (تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ دونوں حضرات ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں) میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہوں۔ آپ بھی داخل ہو جائیں انھوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے تا آنکہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، آنحضورؐ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا، اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انھیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آجاؤ) ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی

حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ اِلَى الشَّامِ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَاَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بیانگ دہل کلمۂ توحید و رسالت کا اعلان کروں گا چنانچہ آنحضورؐ کے یہاں سے واپس آپ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں" سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آگئے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کے اوپر اپنے کو ڈال کر قریش سے فرمایا، افسوس! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اس شخص کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمھارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اس طرح ان سے آپ کو بچایا۔ پھر ابو ذر رضی اللہ عنہ دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بری طرح آپ پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اس دن بھی عباسؓ نے ہی آپ کو بچایا۔

باب ۴۴۸ اِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۴۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا اِرْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ.

۴۴۸ - سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے، مجھے اس وجہ سے باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن جو کچھ تم لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے (انھیں قتل کر کے) اس کی وجہ سے اگر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے[۱]

باب ۴۴۹ اِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۴۴ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ.

۱۰۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا اِذْ

۴۴۹ - عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۴۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ہم ہمیشہ غالب رہے۔

۱۰۴۵۔ ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے دادا زید بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ (اسلام لانے کے بعد، قریش سے) خوفزدہ ہو کر گھر

---

[۱] گویا حضرت سعید رضی اللہ عنہ انقلابِ زمانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، ایک مسلمان سے جو ان کا عزیز و قریب بھی تھا اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے، اور کیونکہ وہ کافر تھے اس وجہ سے ایک مسلمان کو انھوں نے جذبۂ انتقام کی وجہ سے باندھ رکھا تھا۔ لیکن اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا، خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان جلیل القدر صحابی مبشر بالجنہ کو جو ان کا امیر بھی ہے کس بیدردی سے قتل کر ڈالا ہے

جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ ۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ ۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو عمرو عاص بن وائل سہمی اندر آیا، دھاری دار حلہ اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا، اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا جو زمانۂ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا بات ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمھاری قوم میرے قتل پر تُلی بیٹھی ہے کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا "تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا" جب اس نے یہ کلمہ کہہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں بھی اپنے کو امان میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں لے رہا ہے۔ اس نے پوچھا، کدھر کا رُخ ہے؟ انھوں نے کہا اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے۔

۱۰۴۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ ریشم کی قبا پہنے ہوئے۔ اس شخص نے لوگوں سے کہا ٹھیک ہے عمر بے دین ہو گیا، لیکن یہ مجمع کیسا ہے؟ میں اسے پناہ دے چکا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ مجمع اسی وقت چھٹ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گزرا آپ نے فرمایا، یہ میرا خیال غلط ہے، یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے، یا زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے۔ اچھا اس شخص کو میرے پاس بلاؤ وہ شخص بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بھی یہی بات دہرائی۔ اس پر اس نے کہا، ایک مسلمان سے جس طرح کا سوال آج کیا جا رہا ہے میں نے

اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِیْ قَالَ کُنْتُ کَاهِنَهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهٖ جِنِّیَّتُكَ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا یَوْمًا فِی السُّوْقِ جَاءَتْنِیْ اَعْرِفُ فِیْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا مِنْ بَعْدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهٗ فَصَرَخَ بِهٖ صَارِخٌ لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ یَقُوْلُ یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ
حَتّٰی اَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ
نَادٰی یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ
رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا
نَشِبْنَا اَنْ قِیْلَ هٰذَا
نَبِیٌّ

۱۰۴۸ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنَا قَیْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَاَیْتُنِیْ مُوْثِقِیْ عُمَرُ عَلَی الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتُهٗ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ یَّنْقَضَّ۔

بَابٌ ۷۵۰ اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ۔

۱۰۴۹ ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ

ایسا کبھی نہیں دیکھا! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میں تمہارے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ۔ اس نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ غیب کی جو اطلاعات جنیہ تمہارے پاس لائی تھی اس کی سب سے حیرت انگیز کوئی خبر سناؤ؟ شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا، جنوں کے متعلق تمہیں نہیں معلوم جب سے انھیں آسمانی خبروں کے سننے سے روک دیا گیا ہے، وہ کس درجہ مایوس اور خوفزدہ ہیں اور اب ان کی آمد و رفت بستیوں میں نہیں ہوگی، بلکہ اونٹوں کے ساتھ جنگل ہی رہیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے سچ کہا، ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچھڑا لایا اور بت پر اُسے ذبح کر دیا اس پر کسی چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی اس نے کہا اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے۔ ایک فصیح شخص کہے گا کہ "تیرے سوا (اے اللہ) کوئی معبود نہیں" تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کیے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے۔ اتنے میں پھر وہی آواز آئی۔ اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانیوالا امر ظاہر ہونے والا ہے، ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں بھی کھڑا ہو گیا، کچھ ہی دن گذرے تھے کہ کہا جانے لگا، نبی مبعوث ہو گئے ہیں۔

۱۰۴۸ ـ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو مجھے اور اپنی بہن کو اس لیے باندھ رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے تم نے جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر اس پر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔

۷۵۰ ـ شق قمر۔

۱۰۴۹ ـ مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی،

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اہل مکہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آنحضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے (اللہ کے حکم سے) دکھا دیئے (وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے تھے کہ) حراء پہاڑ ان دونوں کے درمیان حائل تھا۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۱۰۵۰ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے، آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا، چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا۔ اور ابوالضحیٰ نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے، ان سے ابونجیح نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے، اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۱ - ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۱۰۵۲ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے (آنحضورؐ کے معجزہ کے طور پر)

بَابُ ۷۵۱ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ

۷۵۱ - حبشہ کی ہجرت۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھریلے میدانوں کے درمیان۔ چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے، وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماء رضی اللہ عنہا کی روایات نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۵۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ ۔ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہیں۔

۱۰۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی انھیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی، انھیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے کہ ان دونوں حضرات نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہا، آپ اپنے ماموں (امیرالمومنین) عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے ولید کی غلطیوں پر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا۔ عبیداللہ نے بیان کیا، چنانچہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی، آپ کو ایک خیرخواہانہ مشورہ دینا تھا، اس پر انھوں نے فرمایا، میاں! تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن مخرمہ اور ابن عبدیغوث کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انھوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا۔ سب میں نے بیان کر دیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ ابھی میں اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا آدمی میرے پاس (بلانے کے لیے) آیا۔ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تمھیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ڈالا ہے آخر میں وہاں سے چلا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم ابھی جس خیرخواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی، آپ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے آنحضورؐ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ آنحضورؐ پر ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کو) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اور آنحضورؐ کے طریقوں کو دیکھا ہے ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا ہے (اس کی شراب نوشی کے سلسلے میں) اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ (پوری طرح شرعی ثبوت حاصل کر کے) اس پر حد قائم کریں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے

مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا
قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ
بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ
وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى
تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ
أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ
عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي
تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ
ابْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ
جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ
وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ
وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ
الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ
مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي
كَانَ لَهُمْ

۱۰۵۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً
رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ
إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا

عرض کی کہ نہیں، لیکن آنحضورؐ کا علم اس طرح حاصل کیا جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں (مامون ومحفوظ) ہوتی ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کلمۂ شہادت پڑھ کر فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا آنحضورؐ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے، میں اس پر ایمان لایا، اور جیسا کہ تم نے کہا، میں نے دو ہجرتیں کیں، میں حضورؐ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا اور آپ سے بیعت بھی کی، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کوئی خیانت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی اور اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی، اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی، اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا؟ عبید اللہ نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ بیان کیا کہ آخر (گواہی گزرنے کے بعد) ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگوائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں۔ حضرت علی رضؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطہ سے (عثمان رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح) بیان کیا "کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا"

۱۰۵۴ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی

عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِیْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

۱۰۵۵ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ سَعِیْدٍ السَّعِیْدِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ وَاَنَا جُوَیْرِیَۃٌ فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَۃً لَّھَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ سَنَاہْ سَنَاہْ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ یَعْنِیْ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

۱۰۵۶ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْكَ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ کَیْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِیْ نَفْسِیْ۔

۱۰۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمْ اَنْتُمْ یَا اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ھِجْرَتَانِ۔

باب ۷۵۲ مَوْتِ النَّجَاشِیِّ۔

۱۰۵۸ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ

قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور گرجوں میں اس طرح کی تصویریں رکھتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا، سَنَاہْ سَنَاہْ۔ حمیدی نے بیان کیا، یعنی حسن، حسن (بمعنی عمدہ)

۱۰۵۶۔ ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور ہم آنحضور کو سلام کرتے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے واپس (مدینہ) آئے اور (ہم نے نماز پڑھتے میں) آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے؟۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (بارگاہ رب العزت میں حاضری کی)۔ (سلیمان اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے ابراہیم سے پوچھا، ایسے موقعہ پر آپ کیا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

۱۰۵۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی پر سوار ہوئے (آنحضور کی خدمت میں پہنچنے کے لیے) لیکن اتفاق سے ہوا نے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو ہجرت کرکے وہاں موجود تھے) ہم انھیں کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر مدینہ کا رخ کیا اور آنحضور سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آنحضور نے فرمایا، تم نے اے کشتی والو! دو ہجرتیں کی ہیں۔

۷۵۲۔ نجاشی کی وفات

۱۰۵۸۔ ہم سے ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰى أَخِيْكُمْ أَصْحَمَةَ۔

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ أَوِ الثَّالِثِ

۱۰۶۰ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلِيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

بَابُ ۴۵۳ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح اس دنیا سے اٹھ گیا، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی کا نام) کی نماز جنازہ پڑھ لو۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی اور ہم صف باندھ کر آنحضورؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، اور چار مرتبہ آں حضور نے نماز میں تکبیر کہی اس روایت کی متابعت عبدالصمد نے کی۔

۱۰۶۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔ اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز جنازہ کے لیے) مصلّی (مدینہ سے باہر جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی) میں صحابہؓ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

۴۵۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کا عہد وپیمان

۱۰۶۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

باب ۴۵۴ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ۔

۱۰۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا قصد کیا تو فرمایا، انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔

۴۵۴۔ جناب ابو طالب کا واقعہ

۱۰۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کرتے تھے اور آپ کے لیے لڑتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا (یہی وجہ ہے کہ) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے درک اسفل میں ہوتے۔

۱۰۶۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ان کے والد نے کہ جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دیجئے، اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے لیے) ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا، اے ابو طالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے! یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں ان کے لیے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے دعا مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی ہے وہ دوزخی ہیں۔ اور آیت نازل ہوئی بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے" (بلکہ تمام تر یہ دولت اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر موقوف ہے)

۱۰۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

اَللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ۔

بیان کی ان سے ابن الہاد نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ کی مجلس میں آپ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن انھیں میری شفاعت کام آ جائے اور انھیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

۱۰۶۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ۔

۱۰۶۶۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابوحازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطے سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے دماغ کا بھیجا اس سے کھولیگا۔

باب ۴۵۵ حَدِيْثِ الْاِسْرَاءِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

۴۵۵۔ حدیث المعراج

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا"

۱۰۶۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

۱۰۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھ دیکھ کر۔

باب ۴۵۶ اَلْمِعْرَاجِ

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى

۴۵۶۔ معراج

۱۰۶۸۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبریل علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک، میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ

شَعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ
فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ
ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ
أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ
قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ
فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى
السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى
وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى
فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَا هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ ...
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ

انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک! (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ آنحضورؐ کے سینے کے اوپر سے ناف تک (چاک کیا) پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منتہائے نظر پہ پڑتا تھا۔ (آنحضورؐ نے فرمایا کہ) مجھے اس پہ سوار کیا گیا اور جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چلے۔ آسمان دنیا پہ پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ اس پہ آواز آئی، خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔
جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السّلام کو دیکھا۔ جبریل علیہ السّلام نے فرمایا، یہ آپ کے جد امجد آدم ہیں۔ انھیں سلام کیجیے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی! جبریل علیہ السّلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پہ آئے۔ وہاں بھی دروازہ کھلوایا۔ آواز آئی کون صاحب ہیں۔ بتایا کہ جبریل پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا آپ کو انھیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ پھر آواز آئی، انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السّلام موجود تھے۔ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السّلام نے فرمایا یہ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السّلام ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے جبریل علیہ السّلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انھیں لانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پہ آواز آئی۔

وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى
قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

انھیں خوش آمدید کہا، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور
جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السّلام موجود تھے۔ جبریل
علیہ السّلام نے فرمایا، یہ یوسف علیہ السّلام ہیں، انھیں سلام کیجئے میں نے سلام
کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی!
پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے
دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبریل! پوچھا گیا اور
آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، پوچھا، کیا انھیں بلانے
کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید، کیا ہی
اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا، جب میں وہاں ادریس علیہ السّلام
کی خدمت میں پہنچا تو جبریل علیہ السّلام نے فرمایا کہ، یہ ادریس علیہ السّلام ہیں،
انھیں سلام کیجئے، میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور فرمایا،
خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے
اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا، کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا گیا، آپ
کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے
کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، اب آواز آئی خوش آمدید کیا ہی
اچھے آنے والے ہیں وہ۔ یہاں جب میں ہارون علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر
ہوا تو جبریل علیہ السّلام نے بتایا کہ آپ ہارون ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے
انھیں سلام کیا۔ انھوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح
بھائی، یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ
کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبریل آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب
بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے
آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے
والے ہیں وہ۔ میں جب وہاں موسیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل
علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ موسیٰ علیہ السّلام ہیں انھیں سلام کیجئے میں نے سلام
کیا اور انھوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی۔
جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا آپ رو کیوں رہے ہیں؟
تو انھوں نے فرمایا، میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔ لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت
سے زیادہ داخل ہوں گے۔ پھر جبریل علیہ السّلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی

ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

طرف گئے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب! جواب دیا کہ جبرئیل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جدامجد ہیں، انھیں سلام کیجئے۔ فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے پھر سدرۃ المنتہیٰ کو میرے سامنے کردیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل! یہ کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا۔ وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا، میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ کو حکم ہوا، میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرے سابقہ لوگوں سے پڑچکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لیے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کردی گئیں۔ پھر جب میں واپسی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پھر وہی سوال کیا۔ میں دوبارہ بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوا اور اس وقت بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا اور اس مرتبہ بھی انھوں نے اپنی پہلی رائے کا اظہار کیا۔ پھر بارگاہِ رب العزت میں حاضر

وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ
أَمْضَيْتُ
فَرِيضَتِي
وَخَفَّفْتُ
عَنْ عِبَادِي۔

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ .... الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

بَابُ ۷۵۷ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ۔

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ

ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر وہی کہا۔ اب بارگاہِ رب العزۃ میں حاضر ہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم باقی رہا۔ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اب کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے۔ آپ رب کے دربار میں پھر حاضر ہو کر تخفیف کے لیے عرض کیجیے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ ربّ العزۃ سے بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں اسی پر راضی اور خوش ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی "میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا۔"

۱۰۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس" (اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات کرایا گیا تھا جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا۔ اور قرآن مجید میں جس "الشجرۃ الملعونۃ" کا ذکر آیا ہے وہ سینڈھ کا درخت ہے۔

۷۵۷۔ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے وفود کی آمد اور بیعتِ عقبہ۔

۱۰۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن کعب نے، جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔ تو آپ ہی چلنے پھرنے میں ان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ تفصیل کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ "اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا میرے نزدیک (لیلۃ عقبہ کی بیعت)

بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ ابْنُ مَعْرُوْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۷۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان میں سے ایک براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِي وَخَالَايَ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

۱۰۷۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے والد اور میرے دو ماموں بیعت عقبہ کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۰۷۴۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا اور انھیں ابو ادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ کے پاس صحابہؓ کی ایک جماعت تھی، کہ آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری کا ارتکاب نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے، پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا (بشرطیکہ شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو) اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو اس کے لیے کفارہ بن جائے گی، اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کی راہ ہے۔ چاہے تو اس پر سزا دے اور چاہے معاف کر دے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آنحضورؐ سے ان امور پر بیعت کی۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ

۱۰۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے، ان سے صنابحی نے، اور

النقباء عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ انہ قال انی من النقباء الذین بایعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال بایعناہ علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل النفس التی حرم اللہ ولا ننتہب ولا نعصی بالجنۃ ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاء ذلک الی اللہ۔

سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے (عقبہ کی رات میں)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضورؐ سے اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے جنت کے بدلے میں، اگر ہم اس عہد میں پورے اترے۔ لیکن اگر ہم نے اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا۔

باب ۴۵۸ تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ وقدومہا المدینۃ وبنائہ بہا۔

۴۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی۔

۱۰۷۶۔ حدثنی فروۃ بن ابی المغراء حدثنا علی بن مسہر عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تزوجنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین فقدمنا المدینۃ فنزلنا فی بنی الحارث بن خزرج فوعکت فتمرق شعری فوفی جمیمۃ فاتتنی امی ام رومان وانی لفی ارجوحۃ ومعی صواحب لی فصرخت بی فاتیتہا لا ادری ما ترید بی فاخذت بیدی حتی اوقفتنی علی باب الدار وانی لانہج حتی سکن بعض نفسی ثم اخذت شیئا من ماء فمسحت بہ وجہی وراسی ثم ادخلتنی الدار فاذا نسوۃ من الانصار فی البیت فقلن علی الخیر والبرکۃ وعلی خیر طائر فاسلمتنی الیہن فاصلحن من شانی فلم یرعنی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی فاسلمتنی الیہ وانا یومئذ بنت تسع سنین۔

۱۰۷۶۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کرکے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انھوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہوگئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انھوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے مونہہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنھوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے انھیں کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سنگار اور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آنحضورؐ نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال[۱] کی تھی۔

۱۰۷۷۔ حدثنا معلی حدثنا وہیب عن ہشام ابن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی

۱۰۷۷۔ ہم سے معلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

[۱] حجاز چونکہ گرم ملک ہے اس لیے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر تعجب نہ ہونا چاہیے۔ جو ممالک سرد ہیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

۱۰۷۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی۔ آنحضورؐ نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال کی تھی پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھی۔

باب ۴۵۹ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔

۴۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی مدینہ کی طرف ہجرت۔

عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں کہ جہاں کھجور کے باغات ہیں، میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، لیکن یہ سرزمین تو شہر "یثرب" کی تھی۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر دے گا۔ پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انھوں نے (دنیا میں) اپنے (اعمال کا) پھل نہیں دیکھا، انھیں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، احد کی لڑائی میں آپ شہید کیے گئے تھے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی (کفن دیتے

أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

وقت) جب ہم ان کی اس چادر سے ان کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں (تاکہ چھپ جائے) اور ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں بھی) ان کے اعمال کا پھل انھیں ملا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا۔ وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے کسی عورت سے شادی کرنا ہوگا تو وہ بھی اپنے اسی مقصد تک پہنچ سکے گا۔ لیکن جن کا ہجرت سے مقصد اللہ اور اس کے رسول ہوں گے تو اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے سمجھی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۰۸۱۔ مجھ سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد (مکہ سے مدینہ کی) ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

۱۰۸۲۔ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتا تھا (کفر کی آبادیوں سے) اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج (سرزمین عرب میں) انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لیے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۰۸۳۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہ ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ

اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

رضی اللہ عنہا نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے راستے میں، مَیں اس سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور انھیں (ان کے وطن مکہ سے) نکالا، اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور ابان بن یزید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (یہ الفاظ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے) مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

۱۰۸۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا تھا، پھر آپ پر مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تیرہ سال تک وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گذارے جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال کی تھی۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

۱۰۸۵۔ مجھ سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا (نزول وحی کے سلسلے بعد) اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا

۱۰۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابوالنضر نے، ان سے عبید یعنی ابن حنین نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے پھر فرمایا، اپنے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لیے پسند کر لے۔ یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اُسے پسند کر لے۔ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں ملنے والی چیز کو پسند کر لیا، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، ہمارے ماں باپ آنحضورؐ پر فدا ہوں، ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ -

۱۰۸۷ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْيَوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ

اس طرزِ عمل پر حیرت ہوئی بعض لوگوں نے کہا، ان بزرگوں کو دیکھئے، آنحضورؐ تو ایک بندے کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آنحضورؐ پر فدا ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی تعلق ان کے ساتھ کافی ہے مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوا ابوبکر کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازہ کے۔

۱۰۸۷ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دینِ اسلام کا متبع پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں صبح وشام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہوں۔ پھر جب (مکہ میں) مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کرکے نکلے۔ جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی۔ وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے پوچھا، ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور (آزادی کے ساتھ) اپنے رب کی عبادت کروں گا۔ ابن الدغنہ نے کہا، لیکن ابوبکر! تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہیئے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتے ہو میں تمھیں پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ چنانچہ آپ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن الدغنہ قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابوبکر جیسے شخص کو نہ خود نکلنا چاہیئے اور نہ اُسے نکالا جانا چاہیئے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالدوگے

فقال لهم إن أبا بكر لا يخرج مثله ولا يخرج أتخرجون رجلا يكسب المعدوم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقري الضيف ويعين على نوائب الحق فلم تكذب قريش بجوار ابن الدغنة وقالوا لابن الدغنة مر أبا بكر فليعبد ربه في داره فليصل فيها وليقرأ ما شاء ولا يؤذينا بذلك ولا يستعلن به فإنا نخشى أن يفتن نساءنا وأبناءنا فقال ذلك ابن الدغنة لأبي بكر فلبث أبو بكر بذلك يعبد ربه في داره ولا يستعلن بصلاته ولا يقرأ في غير داره ثم بدا لأبي بكر فابتنى مسجدا بفناء داره وكان يصلي فيه ويقرأ القرآن فينقذف عليه نساء المشركين وأبناؤهم وهم يعجبون منه وينظرون إليه وكان أبو بكر رجلا بكاء لا يملك عينيه إذا قرأ القرآن وأفزع ذلك أشراف قريش من المشركين فأرسلوا إلى ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا إنا كنا أجرنا أبا بكر بجوارك على أن يعبد ربه في داره فقد جاوز ذلك فابتنى مسجدا بفناء داره فأعلن بالصلاة والقراءة فيه وإنا قد خشينا أن يفتن نساءنا وأبناءنا فانهه فإن أحب أن يقتصر على أن يعبد ربه في داره فعل وإن أبى إلا أن يعلن بذلك فسله أن يرد إليك ذمتك فإنا قد كرهنا أن نخفرك ولسنا مقرين لأبي بكر الاستعلان قالت عائشة فأتى ابن الدغنة إلى أبي بكر فقال قد علمت الذي عاقدت لك عليه فإما أن تقتصر على ذلك وإما أن ترجع إلي ذمتي فإني لا أحب أن تسمع العرب أني

جو محتاجوں کی امداد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابوبکر سے کہدو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز پڑھیں اور جو بھی چاہتے ہیں پڑھیں، اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اس کا اظہار و اعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، یہ باتیں ابن الدغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی آکر کہہ دیں، کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کرتے رہے نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت قرآن کرتے تھے لیکن پھر انھوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنائی جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت اور پسندیدگی کے ساتھ انھیں دیکھتے رہا کرتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ اس صورت حال سے مشرکین قریش کے سردار گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب ابن الدغنہ گیا تو انھوں نے اس سے کہا کہ ہم نے ابوبکر کے لیے تمھاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انھوں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنا کر برسر عام نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس لیے تم انھیں روکو اور اگر انھیں یہ شرط منظور ہو کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اعلان و اظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمھاری پناہ واپس دے دیں۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمھاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں۔ لیکن ہم ابوبکر کے اس اعلان و اظہار کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ابن الدغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب یا آپ اس شرط پر قائم رہیے یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمھاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ

أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ- قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمھاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنھیں ہجرت کرنا تھی انھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات سرزمین حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی، لیکن آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لیے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کی رفاقتِ سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں کیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر تھی کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ رومال ڈالے تشریف لا رہے ہیں۔ آنحضورؐ کا معمول ہمارے یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے، آنحضورؐ پہ میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابوبکر رضؓ نے آپؐ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ پھر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لیے سب کو اٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پہ فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے باپ آنحضورؐ پہ فدا ہوں، یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقتِ سفر کا شرف حاصل ہو سکے گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پہ فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجیے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، لیکن قیمت سے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لیے تیاریاں شروع کر دیں اور کچھ زادِ سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑ گیا، عائشہ رضی

قطعة من نطاقها فربطت به على فم الجراب فبذلك
سميت ذات النطاق قالت ثم لحق رسول الله صلى
الله عليه وسلم وأبو بكر بغار في جبل ثور فكمنا
فيه ثلاث ليال يبيت عندهما عبد الله بن أبي بكر
وهو غلام شاب ثقف لقن فيدلج من عندهما
بسحر فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع
أمرا يكتادان به إلا وعاه حتى يأتيهما بخبر حين
يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة
مولى أبي بكر منحة من غنم فيريحها عليهما حين
تذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسل و
هو لبن منحتهما ورضيفهما حتى ينعق بها
عامر بن فهيرة بغلس يفعل ذلك في كل ليلة
من تلك الليالي الثلاث واستأجر رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رجلا من
بني الديل وهو من عبد بن عدي هاديا خريتا
والخريت الماهر بالهداية قد غمس حلفا
في آل العاص بن وائل السهمي وهو على دين
كفار قريش فأمناه فدفعا إليه راحلتيهما و
واعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحلتيهما صبح
ثلاث وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل
فأخذ بهم طريق السواحل قال ابن شهاب وأخبرني
عبد الرحمن بن مالك المدلجي وهو ابن أخي
سراقة بن مالك بن جعشم أن أباه أخبره
أنه سمع سراقة بن جعشم يقول جاءنا رسل
كفار قريش يجعلون في رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأبي بكر دية كل واحد منهما من قتله
أو أسره فبينما أنا جالس في مجلس من مجالس
قومي بني مدلج أقبل رجل منهم حتى قام
علينا ونحن جلوس فقال يا سراقة إني قد رأيت

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گذاریں، عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات وہیں جا کر گذارا کرتے تھے، یہ نوجوان لیکن بہت سمجھدار تھے اور ذہین پایا تھا سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گذاری ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سنتے اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کے لیے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آ کر پہنچاتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ آپ حضرات کے لیے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے آپ حضرات اسی پر رات گذارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کر لیا جاتا تھا۔ صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کا ان کا یہی دستور تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی الدیل جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن وائل سہمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔ قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گذار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے کر (آگیا) اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتلانے والا، ان حضرات کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے، ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبد الرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں۔ کہ ان کے والد نے انھیں خبر دی اور انھوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سو اونٹ دیئے جائیں گے میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا، سراقہ! ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے۔

آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ
سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ
وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ
فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي
أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ
فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ
فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ
يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ . . .
فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ
فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا
سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا
فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا
ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا
اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ
مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي
أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي
حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ
مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ
الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَ
عَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ
يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ
لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ

ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر
اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو
لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے
اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا، میں نیزے کی نوک سے
زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا[۵]، میں گھوڑے
کے پاس آکر اس پر سوار ہوا اور صبا رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی سرعت
کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر الامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی
وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور
اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی
کہ آیا میں انھیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں
پسند نہیں کرتا تھا (یعنی میں انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا) لیکن میں دوبارہ
اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی، پھر میرا گھوڑا
مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑائے لیے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی، آنحضورؐ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے
لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے
کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس
کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لیے ڈانٹا، میں نے اسے اٹھانے کی کوشش
کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا، بڑی مشکل سے جب اس نے
پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا
غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے
فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت
میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لیے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے
ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک برے
ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اسی سے مجھے یقین ہو
گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت غالب آکر رہے گی، اس لیے میں
نے آنحضورؐ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لیے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے

[۵] یہ سب کارروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا پیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضورؐ واقعی ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ ان صاحب کو نہیں مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر دینا چاہیئے۔

مِنْ اَدِيْمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ

پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضورؐ نے اُسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لیے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضورؐ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پہ تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پیش کی۔ ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کو آنحضورؐ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے اور آنحضورؐ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گرمی کی وجہ سے (دوپہر کو) انھیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب! تمہارے بزرگ آ گئے جن کا تمھیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضورِ اکرمؐ کا مقام حرّہ پہ پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اور پیر کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ انصار کے جن افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضورِ اکرمؐ پہ دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ حضورِ اکرمؐ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پہ قائم ہے (قرآن کے بیان کے مطابق) وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی اور حضورِ اکرمؐ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضورؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضورؐ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آکر

رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هبة حتى ابتاعه منهما ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللبن هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ۔ هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ۔

بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہیل اور سہل (رضی اللہ عنہما) دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھلیان لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جا سکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضورؐ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمتاً ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ اینٹوں کے ڈھونے میں شریک تھے، اینٹ ڈھوتے وقت آنحضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے کہ "یہ بوجھ خیبر[1] کے بوجھ نہیں ہیں،، بلکہ اس کا اجر و ثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکی ہے" اور آنحضورؐ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آخرت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمائیے"۔ اس طرح آپؐ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال کیا جن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں یہ اب تک معلوم نہیں کہ آنحضورؐ نے اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو کسی موقعہ پر استعمال کیا ہو۔

. . . .

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

۱۰۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میرے پٹکے کے سوا اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کر لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام ذات النطاقین (دو پٹکوں والی) پڑ گیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

۱۰۸۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی،

---

[1] خیبر مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے لیے مشہور تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور اناج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں اور اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ۔

ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضور اکرمؐ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے گھوڑے (کا پاؤں) زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرونگا آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پیاس محسوس ہوئی۔ اتنے میں ایک چرواہا گذرا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک بکری کا) تھوڑا سا دودھ دوہا اور وہ دودھ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں لاکر پیش کیا جسے آپؐ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی۔

۱۰۹۰ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى۔

۱۰۹۰۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، انھیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہوچکی تھی، میں مدینہ کے لیے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں قیام کیا اور یہیں عبداللہ (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے پھر میں انھیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضورؐ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپ نے عبداللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضورؐ نے ان کے لیے دعا کی اور اللہ سے ان کے لیے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے مولود ہیں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس روایت کی متابعت خالد بن مخلد نے کی، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے لیے نکلیں تو حاملہ تھیں۔

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام (ہجرت کے بعد) ہوئی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں انھیں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آنحضورؐ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں اسے ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا۔

١٠٩٢ - حدثنا محمد حدثنا عبد الصمد
حدثنا ابي حدثنا عبد العزيز بن صهيب حدثنا
انس بن مالك رضي الله عنه قال اقبل نبي الله
صلى الله عليه وسلم الى المدينة وهو مردف
ابا بكر وابو بكر شيخ يعرف ونبي الله صلى الله
عليه وسلم شاب لا يعرف قال فَيَلْقَى الرجل
ابا بكر فيقول يا ابا بكر من هذا الرجل الذي
بين يديك فيقول هذا الرجل يهديني السبيل
قال فيحسب الحاسب انه انما يعني الطريق
وانما يعني سبيل الخير فالتفت ابو بكر
فاذا هو بفارس قد لحقهم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ هذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبي الله
صلى الله عليه وسلم فقال اللهم
اصْرَعْهُ فصرعه الفرس ثم قامت
تُحَمْحِمُ فقال يا نبي الله مرني بم
شئت قال فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ اَحَدًا
يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ اول النهار جاهدًا
على نبي الله صلى الله عليه وسلم وكان
آخر النهار مَسْلَحَةً له فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى الله عليه وسلم جانب الحَرَّةِ ثُمَّ
بعث الى الانصار فجاءوا الى نبي الله صلى الله
عليه وسلم فسلموا عليهما وقالوا اركبا
آمنين مُطَاعَيْنِ فركب نبي الله صلى
الله عليه وسلم وابو بكر وحفوا دونهما
بالسلاح فقيل في المدينة جاء نبي الله
جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم فاشرفوا

۱۰۹۲ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان
کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب
نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی،
آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کرکے)
تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، ابوبکرؓ
عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے
لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نوجوان معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ
عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے[1]۔ بیان کیا کہ اگر راستے میں کوئی شخص ملتا
اور پوچھتا کہ اے ابوبکر رضؓ! یہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ
جواب دیتے کہ آپ مجھے راستہ بتلاتے ہیں۔ ابوبکر رضؓ کی مراد خیر اور
بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ابوبکر رضؓ مڑے تو ایک سوار
نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچنے ہی والا تھا۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ
یہ سوار آگیا اور اب ہمارے قریب پہنچنے ہی والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی اسے مڑ کر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرادے، چنانچہ
گھوڑا اسے کر زمین پر گر گیا، پھر جب وہ ہنہناتا ہوا اٹھا تو سوار (سراقہ)
نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا
بیان کیا کہ وہی شخص جو صبح آپ کے خلاف کوشش کر رہا تھا۔ شام جب ہوئی
تو آپ کا حامی تھا اس کے بعد حضور اکرمؐ حرہ کے قریب اترے اور انصار کے
پاس آدمی بھیجا۔ حضرات انصار رضوان اللہ علیہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی، آپ حضرات سوار
ہو جائیں آپ کی حفاظت اور اطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی چنانچہ آنحضور
اور ابوبکر رضؓ سوار ہو گئے اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے
حلقہ میں لے لیا، اتنے میں مدینہ میں بھی سب کو معلوم ہو گیا کہ آں حضور تشریف
لا چکے ہیں، سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے بلندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ
کے نبی آ گئے، اللہ کے نبی آ گئے۔ آنحضور مدینہ کی طرف چلتے رہے اور مدینہ

[1] حضور اکرمؐ ابوبکر رضؓ سے دو سال کئی مہینے عمر میں بڑے تھے، لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے، اس لیے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان ہیں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کی تعبیر کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ چونکہ تاجر تھے اور اکثر اطراف عرب کا سفر کرتے رہتے تھے، اس لیے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

ينظرون ويقولون جاء نبي الله جاء نبي الله
فاقبل يسير حتى نزل جانب دار ابي ايوب فانه
ليحدث اهله اذ سمع به عبد الله بن سلام
وهو في نخل لاهله يخترف لهم فعجل ان
يضع الذي يخترف لهم فيها فجاء وهي معه
فسمع من نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع
الى اهله فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اي
بيوت اهلنا اقرب فقال ابو ايوب انا يا نبي الله هذه
داري وهذا بابي قال فانطلق فهيئ لنا مقيلا قال
على بركة الله. فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم
جاء عبد الله بن سلام فقال اشهد انك رسول
الله وانك رسول الله وانك جئت بحق وقد
علمت يهود اني سيدهم وابن سيدهم واعلمهم
وابن اعلمهم فادعهم فاسألهم عني قبل ان يعلموا
اني قد اسلمت فانهم ان يعلموا اني قد اسلمت
قالوا فيّ ما ليس فيّ فارسل نبي الله صلى الله عليه وسلم
فاقبلوا فدخلوا عليه فقال لهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا معشر اليهود ويلكم اتقوا الله فوالله
الذي لا اله الا هو انكم لتعلمون اني رسول الله
حقا واني جئتكم بحق فاسلموا قالوا ما نعلمه
قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم قالها ثلاث مرار
قال فاي رجل فيكم عبد الله بن سلام قالوا
ذاك سيدنا وابن سيدنا واعلمنا وابن اعلمنا قال
افرأيتم ان اسلم حاشى ما كان
ليسلم قال افرأيتم ان اسلم
ان اسلم قالوا حاشى لله ما كان
ليسلم قال افرأيتم ان اسلم
قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال
افرأيتم ان اسلم قالوا حاشى لله

پہنچ کر ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب سواری سے اتر گئے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہود کے عالم) نے اپنے گھر والوں سے آنحضورؐ کا تذکرہ سنا، وہ اس وقت اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھے۔ اور کھجور جمع کر رہے تھے۔ انہوں نے (سنتے ہی) بڑی عجلت کے ساتھ جو کچھ کھجور جمع کر چکے تھے۔ اسے رکھ دینا چاہا۔ لیکن جب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جمع شدہ کھجور ان کے ساتھ ہی تھی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور اپنے گھر واپس چلے آئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہمارے (ننہالی) اقارب میں کس کا گھر یہاں سے زیادہ قریب ہے؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرا اے اللہ کے نبیؐ! یہ میرا گھر ہے۔ اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر چلیے۔ ہمارے لئے قیلولہ کی کوئی جگہ منتخب کر دیجئے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ پھر آپ دونوں تشریف لے چلیے۔ اللہ کی برکت کی ساتھ۔ آنحضورؐ ابھی ان کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔ کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یہ یہودی میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ اور ان میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے متعلق انہیں کچھ معلوم ہو۔ بلائیے اور ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے۔ کیونکہ انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں اسلام لا چکا ہوں۔ تو میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں کہنی شروع کر دیں گے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ اے معشر یہود! افسوس تم پر اللہ سے ڈرو۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم لوگ خوب جانتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں اور یہ بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں۔ پھر اب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم تو نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور انہوں نے آنحضورؐ سے اس طرح تین مرتبہ کہا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ اچھا عبداللہ بن سلام تم میں کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے (تورات اور شریعت موسوی کے) اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے! حضورؐ

ما كان ليسلم قال يا ابن سلام أخرج عليهم فخرج فقال يا معشر اليهود اتقوا الله فوالله الذي لا إله إلا هو إنكم لتعلمون أنه رسول الله وأنه جاء بحق فقالوا كذبت فأخرجهم رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اکرمؐ نے فرمایا۔ اگر وہ اسلام لائیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا۔ کہنے لگے۔ اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لانے لگے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ابن سلام! اب ان کی سامنے آجاؤ۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آگئے۔ (قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لئے بیٹھے تھے تاکہ یہود آپ کو دیکھ نہ سکیں) اور کہا اے معشر یہود! خدا سے ڈرو۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے۔ کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا تم جھوٹے ہو پھر آنحضورؐ نے ان سے باہر چلے جانے کیلئے فرمایا۔

١٠٩٣۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع يعني عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال كان فرض للمهاجرين الأولين أربعة آلاف في أربعة وفرض لابن عمر ثلاثة آلاف وخمسمائة فقيل له هو من المهاجرين فلم نقصته من أربعة آلاف فقال إنما هاجر به أبواه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه۔

١٠٩٣۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے تمام مہاجرین اولین کا وظیفہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا۔ لیکن ابن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمر بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کر کے لائے تھے۔ اس لئے وہ ان حضرات مہاجرین کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے خود ہجرت کی تھی۔

١٠٩٤۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٠٩٤۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابو وائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

١٠٩٥۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الأعمش قال سمعت شقيق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله ووجب أجرنا على الله فمنا من مضى لم يأكل من أجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم أحد فلم نجد شيئا نكفنه فيه إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه فإذا غطينا رجليه خرج رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نغطي رأسه

١٠٩٥۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے شقیق بن سلمہ سے سنا۔ کہا کہ ہم سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ تعالٰی ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔ پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔ اور یہاں اپنا کوئی اجر انہوں نے نہیں پایا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ اُحد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی۔ اور ان کے کفن کیلئے ہمارے پاس ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے حکم دیا کہ آپ کا سر چھپا دیا جائے اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دیا جائے اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہوں

بِهَا وَنَجْعَلُ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ۔

١٠٩٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي ۔

١٠٩٧ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ

نے اپنے اس عمل کا پھل اس دنیا میں دیکھی، پایا اور اب وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶ - ہم سے یحییٰ بن بشیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے میرے والد نے آپ کے والد کو کیا جواب دیا تھا! انہوں نے کہا کہ نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا۔ اے ابوموسیٰ! کیا تم اس پر راضی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام، آپ کے ساتھ ہماری ہجرت، آپ کے ساتھ ہمارا جہاد، اور ہمارا تمام عمل جو ہم نے آپ کی زندگی میں کیا تھا۔ ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پا جائیں۔ جو ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم، میں اس پر راضی نہیں ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جہاد کیا۔ نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کئے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا۔ ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ اس پر میرے والد نے کہا، لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ حضور اکرمؐ کی زندگی میں کیا ہوا ہمارا عمل محفوظ رہا ہے۔ اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ ان سب سے اس کے بدلہ میں ہم نجات پا جائیں اور برابر پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے۔ اس پر میں نے کہا، خدا گواہ ہے۔ آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے

۱۰۹۷ - مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ یا ان کے واسطہ سے یہ روایت مجھ تک پہنچی۔ کہ ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے ان سے ابوعثمان نے بیان کیا۔ اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی۔ تو آپ غصے ہو جایا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قیلولہ کر رہے تھے۔ اس لئے ہم گھر واپس آئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آنحضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ اور فرمایا کہ جا کر دیکھ آؤ۔ آنحضورؐ ابھی بیدار ہوئے یا نہیں۔ چنانچہ میں آیا آنحضورؐ بیدار ہو چکے تھے اس لئے اندر چلا گیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر میں عمر رضی اللہ عنہ

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا
إِلَيْهِ نَهْرُوِلُ هُوَ وَلَهُ حَتَّى دَخَلَ
عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ
أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ
قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِا
الرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا
حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا
صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ
فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی اللّٰه
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا
بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ
مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ
فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ
مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ
قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ
انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ
وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ

کے پاس آیا اور آپ کو حضور اکرمؐ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی! اس کے بعد
ہم بڑی تیزی کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں تقریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے
عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ اور آنحضورؐ سے بیعت لی۔ اور میں نے بھی (دوبارہ) بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے شریح بن مسلمہ نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی
اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عازب
رضی اللہ عنہ (براء رضی اللہ عنہ کے والد) سے ایک کجاوہ خریدا۔ اور میں آپ
آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر پہنچانے لایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ
سے عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق
پوچھا تو آپ نے بیان فرمایا۔ کہ چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ اس لئے ہم (غار سے)
رات کے وقت باہر آئے۔ اور پوری رات اور دن بہت تیزی کے ساتھ چلتے
رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب
پہنچے۔ تو اس کا تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پوستین بچھا دی۔ جو میرے ساتھ
تھی۔ آنحضورؐ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی دیکھ بھال کرنے لگا اتفاق
سے ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی
طرف آ رہا تھا۔ اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا۔ جس کیلئے ہم یہاں آئے
تھے۔ (یعنی سایہ حاصل کرنا) میں نے اس سے پوچھا۔ لڑکے! تمہارا تعلق کس سے
ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں سے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بکریوں سے
کچھ دودھ حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک
کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے؟ اس نے اس کا
بھی جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے

حاشیہ ۱؎) کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپ کی اور آپ کے والد عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس
طرح کی کوئی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے۔

حاشیہ ۲؎) یعنی حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ میں نے آنحضورؐ سے بیعت ہجرت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کر لی تھی۔ اور اس
کی صورت یہ پیش آئی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ہجرت تو اپنے والدین کے ساتھ ہی کی تھی۔

رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ.

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَأَ لَوْنُهَا.

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

کہا کر پہلے اس کا تھن جھاڑ لو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے کچھ دودھ دوہا۔ میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ یہ پانی میں نے حضور اکرم کے لیے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی میں نے دودھ کے برتن) پر بہایا اور جب دودھ کے نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ تو میں اسے آنحضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کی نوش فرمائیے۔ یا رسول اللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ جس سے مجھے انتہائی مسرت وخوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے پھر کوچ شروع کیا۔ اور گماشتے ہماری تلاش میں تھے۔ براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار آ رہا تھا میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ اور دریافت فرمایا بیٹی طبیعت کیسی ہے؟

۱۰۹۹۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن وساج نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں ایسا نہیں تھا۔ جس کے بال سفید ہو رہے ہوں۔ اس لیے آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا اور دحیم نے بیان کیا۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن وساج نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ اس لیے انہوں نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا جس سے آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی۔ پھر جب آپ نے ہجرت کی۔ تو اسے طلاق دے آئے۔ اس عورت سے پھر اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی تھی۔ یہ شخص شاعر تھا اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہا ہے۔ (بدر کی جنگ میں ان کی شکست اور قتل کیے جانے پر) مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيْزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّيْ بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِيْ بَعْدَ قَوْمِيْ مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

بَابُ ۳۶۰۔ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کردیا جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے مزین ہوا کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! کہ انہوں نے ہمیں گانے والی باندیوں اور معزز بادہ نوشوں سے محروم کردیا۔

ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی رہی۔ لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میری سلامتی کا کیا سوال باقی رہ جاتا ہے یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی "الّو" بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے"۔

۱۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے جو سر اٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم (باہر) نظر آئے میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا۔ تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابو بکر! خاموش رہو ہم ایسے دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے۔

۱۱۰۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس، ہجرت تو بہت بڑی چیز ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اس کا زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ادا کرتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹنیوں کا دودھ دوسرے محتاجوں کو بھی دودھ پینے کیلئے دے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا۔ انہیں گھاٹ پر لے جا کر (محتاجوں کے لیے) دوہتے ہو انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر تم سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی عمل بھی ضائع جانے نہیں دے گا۔

۳۶۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی۔ انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے، پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہما آئے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ ۔

۱۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات (مدینہ کے) مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے بیس صحابہؓ کو ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ میں نے کبھی انہیں کسی بات پر اس قدر مسرور اور خوش نہیں دیکھا۔ لڑکیاں بھی (خوشی میں) کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضور اکرم ﷺ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ سبح اسم ربک الاعلیٰ بھی سیکھ چکا تھا۔ (ان مہاجرین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کیلئے مدینہ آگئے تھے۔)

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ ۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

۱۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار چڑھ آیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی، والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا، آپ کی طبیعت کیسی ہے! حضرت بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھتے تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ (ترجمہ) ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ اور موت تو جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بخار میں جب کچھ تخفیف ہوتی تو زور زور سے روتے اور یہ شعر پڑھتے "کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ میں ایک رات بھی وادی مکہ میں گذار سکوں گا۔ جب کہ میرے ارد گرد (خوشبودار گھاس) اذخر اور جلیل ہوں گی۔ اور کیا ایک دن بھی مجھے ایسا مل سکے گا۔ جب میں مقام مجنہ کے پانی پر جاؤں گا۔ اور کیا شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں ایک نظر دیکھ سکوں گا" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ

۱۱۰۶. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

۱۱۰۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

اطلاع دی تو آپ نے دعا دی۔ اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دیجئے جتنی مکہ کی تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہاں کی آب وہوا کو صحت بخش بنا دیجئے۔ ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد (اناج ماپنے کے پیمانے) میں برکت عنائت فرمایئے اور یہاں کے بخار کو مقام جحفہ میں کر دیجئے۔

۱۱۰۶ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن عدی نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ح۔ اور بشر بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ اور انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا! اما بعد! کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا۔ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے تھے جنہیں لے کر آنحضورؐ سے میں نے بیعت کی۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے آپ کی نہ کبھی نافرمانی کی اور نہ کبھی لاگ لپیٹ سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۱۰۷ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھے یونس نے خبر دی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے اپنے خیمے کی طرف واپس آ رہے تھے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج کا واقعہ ہے۔ تو ان کی مجھ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ (عمر رضی اللہ عنہ حاجیوں کو خطاب کرنے والے تھے۔ اس لئے) میں نے عرض کی اے امیر المومنین، موسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں۔ (اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمائیں) کیونکہ وہ دار الہجرۃ اور دار السنۃ ہے۔ اور وہاں اہل فقہ، معزز اور صاحب رائے اصحاب رہتے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم ٹھیک کہتے ہو) مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں کو خطاب کر دوں گا۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ؟ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكِ عَمَلُهُ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

۱۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ (ان کی والدہ) ام علاء رضی اللہ عنہا۔ ایک انصاری خاتون جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی۔ تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھے۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو میں نے کہا ابو سائب (عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری تمہارے متعلق گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام واکرام سے نوازا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام واکرام سے نوازا ہے؟ میں نے عرض کی مجھے علم تو اس سلسلہ میں کچھ نہیں ہے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ! لیکن اور کسے اللہ تعالیٰ نوازے گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس میں واقعی کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایک یقینی امر (موت) سے وہ دوچار ہو چکے ہیں۔ خدا گواہ ہے۔ کہ میں بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں۔ لیکن میں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خود اپنے متعلق نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے عرض کی، پھر خدا کی قسم! اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تزکیہ نہیں کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت حاضر ہوئی۔ اور آپؐ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔

۱۱۰۹۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ بعاث کی لڑائی کو (جو انصار کے قبائل اوس وخزرج کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آں حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شیرازہ بکھرا پڑا تھا۔ اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ یہ گویا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔

۱۱۱۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ
بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ
لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ
بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي
حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ
أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ
قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ
حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ
يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ
الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَ
رْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي
النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوا لَا
وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ
مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَ
كَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ
فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ
فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ
وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔ عید الفطر یا عید الضحیٰ کا موقع تھا۔ دو لڑکیاں یوم بعاث سے متعلق ۔۔۔ وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جنہیں انصار کے شعراء نے اپنے مفاخر میں کہے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطانی گانے بجانے دو مرتبہ (آپ نے یہ جملہ دہرایا) لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، ابو بکر! انہیں پڑھنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالصمد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو مدینہ کے بالائی علاقہ کے ایک قبیلہ میں آپؐ نے (سب سے پہلے) قیام کیا جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا بیان کیا کہ آنحضورؐ نے وہاں چودہ دن قیام کیا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ بنی النجار کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ بیان کیا کہ انصار بنی النجار آپؐ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا گویا اس وقت بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہیں اور بنی النجار کے انصار آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر آپ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب اتر گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی تک جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا وہیں آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے تھے۔ وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے اس کے لیے قبیلہ بنی النجار کے افراد کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے بنو النجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کر لو (جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کی، نہیں، خدا گواہ ہے۔ ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں لے سکتے انہوں نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں۔ جو میں تم سے بیان کروں گا۔ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں اس میں ویرانہ تھا۔ اور چند کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ بیان کیا کہ کھجور کے تنے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کر دیئے گئے۔ (دیوار کا کام دینے کے لیے) اور اس میں دروازہ بنانے کے لیے پتھر رکھ دیئے انس رضی اللہ عنہ

ذَالِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ ٭

بَابٌ ۳۶۱ اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

۱۱۱۲- حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ ابْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ ٭

بَابٌ ۳۶۲ مَتٰى اَرَّخُوا التَّارِيْخَ

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ ٭

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ٭

بَابٌ ۳۶۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

نے بیان کیا کہ صحابہؓ جب پتھر منتقل کر رہے تھے۔ تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور آپ فرماتے جاتے تھے۔ کہ اے اللہ! آخرت ہی کی خیر خیر ہے پس آپ انصار اور مہاجرین کی مدد فرمائیے۔

۳۶۱- حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام؟

۱۱۱۲- مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن حمید زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز سے سنا۔ آپ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کر رہے تھے۔ کہ آپ نے مکہ میں (مہاجر کی) اقامت کے سلسلے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کو (حج میں) طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

۳۶۲- سنہ کی ابتدا کب سے ہوئی؟

۱۱۱۳- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ سنہ ہجری کا، شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے سال سے ہوا اور نہ آپ کی وفات کے سال سے۔ بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سال ہوا۔

۱۱۱۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پہلے) نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو وہ فرض رکعتیں چار ہو گئیں۔ البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی ہی حالت پر باقی رکھی گئی۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی ہے۔

۳۶۳- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیجئے اور جو مہاجر مکہ میں انتقال کر گئے ان کے لئے آپؐ کا اظہار رنج والم۔

۱۱۱۵- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے۔ ان سے عامر بن سعد بن مالک نے اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ ؞

باب ۴۶۴ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ؞

کے موقع پر میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ اس مرض میں میرے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میرے پاس مال و دولت کافی ہے۔ اور صرف میری ایک لڑکی پس ماندگان میں ہے۔ تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر آدھے کا کر دوں؟ فرمایا کہ سعد! بس ایک تہائی کا کر دو۔ یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو، اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے کہ، تم اپنی اولاد کو چھوڑ کر۔ اور جو کچھ بھی (جائز طریقہ پر) خرچ کرو گے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ اللہ تمہیں اس لقمہ پر بھی اجر دے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا! (یہیں مکہ میں بیماری کی وجہ سے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے۔ بہر حال تم جو بھی عمل کرو گے۔ اور اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی ہو تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا۔ اور شاید تم ابھی اور زندہ رہو گے۔ تم سے بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) نفع پہنچے گا۔ اور بہتوں کو (غیر مسلموں کو) نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے۔ اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کیجئے۔ (کہ وہ ہجرت کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس آجائیں۔ لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہیں! آنحضور ان کے لئے اظہار رنج و الم کر رہے تھے۔ کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ (حالانکہ وہ مہاجر تھے، رضی اللہ عنہ) اور احمد بن یونس اور موسیٰ نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ "تم اپنے ورثہ کو چھوڑ دو" (اپنی اولاد (ذریت) کو چھوڑ دو کے بجائے)

۴۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا! عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضور نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور نے حضرت سلمان فارسی اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ

۱۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کرکے آئے۔ تو آنحضورؐ نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرایا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیش کش کی کہ ان کے اہل ومال میں سے آدھا وہ قبول کرلیں۔ لیکن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اہل ومال میں برکت عنائت فرمائے آپ تو مجھے بازار کا راستہ بتا دیں چنانچہ انہوں نے تجارت شروع کردی۔ اور پہلے دن، انہیں کچھ پنیر اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ کہ ان کے کپڑے پر (خوشبو کی) زردی کا اثر ہے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کی یارسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کرلی ہے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ آن حضورؐ نے فرمایا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۱۱۱۷۔ مجھ سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے حمید نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ آنحضور سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کیلئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامتؑ کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنتؑ کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور یہ کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جواب ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضورؐ نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہے۔ جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا وہ ٹکڑا ہوگا۔ جو کلیجی کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور بچہؑ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں

اَیُعْلِمُوْا بِاِسْلَامِیْ فَجَاءَتِ الْیَھُوْدُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ قَالُوْا خَیْرُنَا وَ ابْنُ خَیْرِنَا وَ اَفْضَلُنَا وَ ابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَعَادَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالُوْا شَرُّنَا وَ ابْنُ شَرِّنَا وَ تَنَقَّصُوْہُ قَالَ ھٰذَا کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْھَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِیْکٌ لِیْ دَرَاھِمَ فِی السُّوْقِ نَسِیْئَۃً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَیَصْلُحُ ھٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ بِعْتُھَا فِی السُّوْقِ فَمَا عَابَہٗ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ نَحْنُ نَتَبَایَعُ ھٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَیْسَ بِہٖ بَاْسٌ وَمَا کَانَ نَسِیْئَۃً فَلَا یَصْلُحُ وَالْقَ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَۃً فَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَہٗ۔ وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّۃً فَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّۃً فَقَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَنَحْنُ نَتَبَایَعُ وَقَالَ نَسِیْئَۃً اِلَی الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ۔

کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ پھر آپ نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ! یہودی بڑے افترا پرداز لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہو۔ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں۔ چنانچہ چند یہودی آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا۔ کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے اس سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آنحضورؐ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا۔ اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب سے بدترین فرد ہے۔ اور سب سے بدترین کا بیٹا، فوراً تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسولؐ اللہ اسی کا مجھے ڈر تھا۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے۔ انہوں نے ابومنہال سے سنا اور ان سے عبدالرحمٰن بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں اُدھار چند درہم فروخت کئے۔ میں نے اس سے کہا۔ سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ، خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل گرفت نہیں سمجھا۔ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو ہم اس طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ خرید و فروخت کی۔ اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ادھار پر معاملہ کیا۔ تو پھر یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی تم مل کر اس کے متعلق پوچھ لو۔ کیونکہ وہ ہم سب سے بڑے تاجر تھے۔ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا۔ سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے یہاں مدینہ تشریف لائے تو ہم (اس طرح کی) خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ اور بیان کیا کہ ادھار موسم تک کے لئے یا (یوں بیان کیا) کہ حج تک کیلئے۔

باب ۴۶۶ اِتْيَانَ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

هَادُوْا: صَارُوْا يَهُوْدَ. وَاَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا. هَائِدٌ تَائِبٌ ⁂

۴۶۶ - جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات (قرآن مجید میں) هَادُوْا کے معنی ہیں کہ یہود ہو گئے لیکن هُدْنَا، تبنا کے معنی میں ہے دہم نے توبہ کی، هَائِدٌ بمعنی تَائِبٌ ⁂

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِي الْيَهُوْدُ ⁂

۱۱۱۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دس یہود (کے احبار و علماء) مجھ پر ایمان لائیں۔ تو تمام یہود مسلمان ہو جائیں۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ ⁂

۱۱۲۰۔ مجھ سے احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوعمیس نے خبر دی۔ انہیں قیس بن مسلم نے۔ انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْفَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهِ ⁂

۱۱۲۱۔ ہم سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعونیوں پر فتح عنایت فرمائی تھی۔ چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری بہ نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۲۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اہل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ ۔

بَابُ ۴۶۷ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِيْ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰى رَبٍّ ۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ ۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِيْ الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ ۔

کتاب بھی اپنے سروں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے۔ جن امور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نہیں ہوتا تھا۔ آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں آنحضور بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ مجھ سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوبشر نے خبر دی۔ انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفہ کے حصے بخرے کر دیے۔ اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

۴۶۷۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان۔

۱۱۲۴۔ مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ کہ میرے والد نے بیان کیا ح۔ اور ہم سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ آپ تقریباً دس مالکوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے۔

۱۱۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے ان سے ابوعثمان نے بیان کیا۔ کہ میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ میں رام ہرمز (فارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوعوانہ نے خبر دی۔ انہیں عاصم احول نے، انہیں ابوعثمان نے اور ان سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے[1]

الحمد للہ تفہیم البخاری کا پندرھواں پارہ مکمل ہوا

[1] خود سلیمان فارسی رضی اللہ کی عمر ساڑھے تین سو سال ہے۔ اور آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام کے وصی سے ثابت ہے فطرت کا زمانہ یہاں آپ نے چھ سو سال بتایا۔ لیکن محققین نے لکھا ہے۔ کہ ساڑھے پانچ سو ہے۔ بیان میں اتنی مدت کا فرق شمسی اور قمری سال کے حساب کے فرق کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد ____ علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی

تفسیر مظہری اردو ____ ۱۲ جلدیں ____ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی

قصص القرآن ____ ۴ حصے در ۲ جلد کامل ____ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی

تاریخ ارض القرآن ____ علامہ سید سلیمان ندوی

قرآن اور ماحولیات ____ انجینئر شفیع حیدر دانش

قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن ____ ڈاکٹر حقانی میاں قادری

لغات القرآن ____ مولانا عبدالرشید نعمانی

قاموس القرآن ____ قاضی زین العابدین

قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ____ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ____ جان پینرس

اعمال قرآنی ____ مولانا اشرف علی تھانوی

قرآن کی باتیں ____ مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد ____ مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند

تفہیم المسلم ۳ جلد ____ مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

جامع ترمذی ۲ جلد ____ مولانا فضل احمد صاحب

سنن ابوداؤد شریف ۳ جلد ____ مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند

سنن نسائی ۳ جلد ____ مولانا فضل احمد صاحب

معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ جلد، حصے کامل ____ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ____ مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید

ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد ____ مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری

الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح ____ از امام بخاری

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ ____ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند

تقریر بخاری شریف ____ ۴ حصص کامل ____ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

تجرید بخاری شریف ____ ایک جلد ____ علامہ حسین بن مبارک زبیدی

تنظیم الاشتات ____ شرح مشکوٰۃ اردو ____ مولانا ابوالحسن صاحب

شرح اربعین نووی ____ ترجمہ و شرح ____ مولانا مفتی عاشق الہی البرنی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱، پاکستان، فون و فیکس (۲۶۳۱۸۶۱ (۰۲۱)

اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز، قرآن پاک، دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے، فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔